



125 سبق آموز حکایات و واقعات پر مشتمل گلدستہ

سرمایہ آخرت



دورانِ مطالعہ ضرورتاً ان کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے، ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

[illegible]

125 سبق آموز حکایات و واقعات پر مشتمل گلدستہ

سرمایہ آخرت

مؤلف

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ

مولانا حکیم ابوالحسنان محمد رمضان علی قادری

پیش کش:

مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)

(شعبہ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الہدیٰ واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب: سرمایہ آخرت
 مؤلف: مولانا محمد رمضان علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تخریج)
 سن طباعت: ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۵ھ، ستمبر 2014ء
 ناشر: مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ❖ کراچی: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ❖ لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ❖ سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ❖ کشمیر: چوک شہیدان، میرپور فون: 058274-37212
- ❖ حیدر آباد: فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ❖ ملتان: نزدیکی والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ❖ اوکاڑہ: کالج روڈ، مقابل غوثیہ مسجد، نزدیکی تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ❖ راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کیمٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ❖ خان پور: ڈرائی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- ❖ نواب شاہ: چکرا بازار، نزدیکی MCB فون: 0244-4362145
- ❖ سکھر: فیضان مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- ❖ گوجرانوالہ: فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- ❖ پشاور: فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

E. mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجار: کسی اور کو یہ کتاب چھپنے کی اجازت نہیں

فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
38	میرا طبیب میرے حال سے بے خبر نہیں	7	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
38	تو سائل نہیں بلکہ تاجر ہے	11	پیش لفظ
41	امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کا ارشاد	16	توکل، قناعت، استغناء
41	سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم	24	یہ دنیا کہیں تم کو بھی تباہ نہ کر دے
43	سچ بتاؤ تیسری روٹی کہاں گئی	25	مختصر نصیحت
46	اس کے لیے کیا دعا کروں	26	تو صدیق اکبر بے اختیار رو پڑے
47	دنیا کسی کی دوست نہیں	27	طلبِ دنیا کا وبال
48	جو شخص اللہ کا ہو رہتا ہے	27	دنیا کے لیے بے صبری کا انجام
49	لا لچی کتا	28	دنیا کے حریصوں کا حشر
50	جواب لا جواب	30	اسی کی برکت سے تجھے رزق مل رہا ہے
51	حضرت زک کا گھوڑا	31	تم پر عطا شدہ سبقت لے گئے
51	ہاں ایک حاجت ہے	32	قلم اٹھ چکے، دفتر خشک ہو چکے
52	کمالِ استغناء، یہ میرا فرض منصبی ہے	33	جنت والوں کے بادشاہ
53	توکل کی نادر مثال	35	فقیروں کے پاس دولت ہے
54	ثقف ہے ان دلوں پر، کمالِ توکل	35	میرے برگزیدہ لوگ کہاں ہیں؟
55	توحید ناقص، پُر اسرار رقعہ	36	توکل کی دعا
57	شاہِ سنجہ کو غوثِ اعظم کا جواب	37	طبیب ہی نے مجھے بیمار کیا ہے
57	پانچ بد خصلتیں	37	توکل کا بے نظیر نمونہ

75	خانہ بدوشوں کا کتا	58	تو نگری دل سے ہے نہ کہ مال سے
77	اگر گدھے کے سر پر سیٹنگ ہوتے	59	ہم نے دنیا کو طلاق دے رکھی ہے
78	اندھے کی بیوی	60	حضرت سعید ابن المسیب کا ارشاد
80	خلعت سلطان عشق	60	آیاتم دیناروں کیلئے روتے ہو
81	عزت مال و دولت سے نہیں	60	اس کے دانت توڑ دیئے جائیں
81	شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بیان	62	عزت اور ذلت کی زندگی
82	اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ ہمارے گھر میں	63	تیرا رزق تیری تلاش میں ہے
82	ڈالتے ہو	64	بے اعتمادی کا انجام، اعتمادِ کامل
83	جب تو مرے گا ہمارا رزق کُشاہ ہوگا	65	غلاموں کا غلام
84	تو اب تیسری بات بتانے میں کیا فائدہ	66	میں انبیاء کا وارث بنا تو فرعون و ہامان کا
86	چینی کی غذا اور اس کی حرص	66	ننگے پاؤں
86	اب کون سی چیز باقی رہ گئی	67	سیاہ پوشی کی وجہ، جیسے پیر ویسے مرید
87	دو دروازے	68	پنچ کے کتے
87	حضرت ابوعلی و قاق کی پگڑی	69	سعادت مند بیوی
88	مجھے امارت کی ضرورت نہیں	70	روزی کا دار و مدار عقلمندی پر نہیں
88	تم مجھ کو اس فتنہ سے دور ہی رکھو	71	سوال کرنے سے مر جانا بہتر ہے
89	اور نمک کہاں سے آیا؟	72	سلطان کی ملاقات سے فرار
91	یہ روٹیاں ہماری نہیں	73	میں جاگیر قبول نہیں کر سکتا
92	کھانے والا گیا دینے والا موجود ہے	73	یہ تو رعایا کا ہی حق ہے
93	تو پھر خردوں کا مال کس کام کا	74	یہ چیزیں ضرورت مندوں کو دی جائیں
93	شان تو کُل وقاعت	74	فقیروں کو مال و دولت سے کیا کام

133	حضرت بلال اور مشرک تاجر	95	شانِ بے نیازی
135	صدقہ دو (خیرات کرو)	97	مُتَوَكِّل شہزادی
136	مجھے یہ بھی گوارا نہیں	98	ایثار و سخاوت
137	ایثار و سخاوت صدیق اکبر رَضِيَ اللہ عَنْہُ	119	ابلیس کے دوست اور دشمن
138	ایثار و سخاوت علی مرتضیٰ رَضِيَ اللہ عَنْہُ	120	صدقہ برہان ہے
140	ایثار و اُحْسَنَات کا بے مثال مظاہرہ	121	تین باتیں قسمیہ کہہ سکتا ہوں
141	ایثار کی بے نظیر مثال	122	اہل و عیال پر خرچ کرنا زیادہ اجر کا
144	خیرات کرنے والوں پر طعنہ زنی کرنے	122	مُوجِب ہے
144	والے منافق	123	سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان
146	ایثار کا بے نظیر مظاہرہ	123	بُجود و سخاوت
147	مال کا وبال	124	شانِ عطائے حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
150	اَبُو اللہِ خُدا کو بشارتِ جنت	125	سُوال سے بچنے کی ترغیب
152	جذبہِ ایثار کی انتہا	126	شانِ سخاوتِ محمدی
153	انصارِ مدینہ کا جذبہِ ایثار، بکری کی سری	126	امت کے غریبوں پر کرم
154	اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِيَ اللہ عَنْہَا کی شانِ سخاوت	127	عالمِ بخیل کی نسبتِ جاہلِ خیر زیادہ محبوب ہے
155	صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس	128	ہر نیک کام صدقہ ہے
156	حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہ عَنْہُ کی شانِ سخاوت	128	ایک درہم لاکھ درہم سے افضل
157	آدھی روٹی کا مُعاوضہ	129	اگر یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے
159	باقی ماندہ چادر کسے دی جائے	129	کمالِ سخاوت
160	جائیدادِ شفع	130	عطائے رسول اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
160	عثمان غنی رَضِيَ اللہ عَنْہُ کی شانِ سخاوت	131	حضور کی چادر میرا کفن بنے

175	عطاءے غوثِ اعظم قدس سرہ	161	بیرِ رومہ
176	سحائے غوثِ اعظم قدس سرہ	162	مسجد نبوی کی توسیع
177	جمع کرنا ہمارا شیوہ نہیں	162	یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں
177	لوگوں کو ٹھنڈا پانی ہی پلا دو	163	سخاوت کے بادشاہ
178	شانِ سخاوت	164	عبداللہ بن جعفر اور حبشی غلام
179	بلکہ سب تمہارا ہے	166	میں اللہ کو کیا جواب دیتا
179	یہ مرد مال کیوں رکھ چھوڑا ہے	166	تو میں تجھے انتظار کی زحمت نہ دیتا
180	ان میں کون زیادہ سخی ٹھہرا	167	ایشیا و سخاوت کی انوکھی مثال
182	حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ سخاوت	168	اتنی سی بات کیلئے چندہ کیوں کرتے ہو
182	ملکہ جہاں کی سخاوت	168	خیر میں اسراف نہیں
183	کریم النفس خلیفہ	168	عثمان کو اب کچھ نقصان نہیں ہو سکتا
184	اب فرحت حاصل ہوئی ہے	169	امام مالک اور امام شافعی رضی اللہ عنہما
185	یا اللہ اس کی بیماری طویل کر دے	169	روٹی کے ٹکڑے
186	شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد	170	چھٹی ہیرِ بجا لوں
186	پھل دار درخت کو لوگ پتھر مارتے ہیں	171	ارشاد شیخ سعدی
187	جو دو سحائے تخت دھنی	171	آج بچے کیلئے جوتا خرید رہے ہیں
188	میں نے بچ کے کتوں کو بھی اسی حالت	172	اتنے سے معاملہ پر یہ جھگڑے
189	میں دیکھا ہے	172	تمہارے دروازے پر تھیلی پڑی ہے
190	سونے کی سل	173	اسے اٹھا لو
191	ماخذ و مراجع	174	امام اعظم کی شانِ سخاوت
			دس ہزار روپیہ کا قرضہ معاف

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”جلد سرمایہ آخرت جمع کرلو“ کے بیس حروف کی نسبت سے اس کتاب کو
پڑھنے کی ”20 تئیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نَبِیُّہُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہِ یعنی مسلمان کی نیت
اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿2﴾ جتنی اچھی تئیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تَعُوْذُ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا
(اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں تئیں پُرمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ
کی رضا کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿6﴾ شَیْ الْوَسْخِ اِس کا باؤضو اور
﴿7﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت
کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں
جہاں ”سرکار“ کا اِشْمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا
﴿12﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی
نسخے پر) عندا الضرورت (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿14﴾ کتاب

مکمل پڑھنے کے لیے بہ نیت حصول علم دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿15﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿16﴾ اس روایت ”عَنْ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزُلُ الرَّحْمَةُ“ (حلیۃ الاولیاء، الحدیث: ۱۰۷۵، ج ۷، ص ۳۳۵، دارالکتب العلمیۃ) یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے، پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے بزرگان دین کے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرا صالحین کی برکتیں لوٹوں گا ﴿17﴾ اس حدیث پاک ”تَهَادُوا تَحَابُّوا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی (مؤطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱، دارالمعرفۃ بیروت) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق تعداد میں) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا ﴿18﴾ جن کو دوں گا حتی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے (مثلاً 12) دن کے اندر اندر مکمل کر لیں ﴿19﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ساری اُمت کو ایصالِ ثواب کروں گا ﴿20﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا سنتوں بھرا بیان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کا مرتب کردہ رسالہ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے حدیث حاصل فرمائیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدینة العلمیة

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا
ابوبلال، محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی
دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم
رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مُتَعَدّد مجالس کا قیام عمل
میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمیة“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی
کے علماء و مفتیانِ کرام کَثَرُہُمُ اللَّهُ تَعَالَى پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور
اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿۱﴾ شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿۲﴾ شعبہ درسی کتب

﴿۳﴾ شعبہ اصلاحی کتب ﴿۴﴾ شعبہ تراجم کتب

﴿۵﴾ شعبہ تفتیش کتب ﴿۶﴾ شعبہ تخریج

”المدینة العلمیة“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم

البرکت، عظیم المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی

بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی رگراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتّٰی الْوَسْع سہل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بِشْمُول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد خضر اشہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

انسانی طبیعت میں فطری طور پر قہے کہانیوں سے دلچسپی پائی جاتی ہے لیکن اس فطری شوق کی تکمیل کے لیے بد قسمتی سے رومانی ناولوں، ڈائجسٹوں اور مختلف قسم کے میگزینز وغیرہ کا سہارا لیا جاتا ہے جن میں عشق و محبت کے گندے شہوت انگیز افسانے، لڑکے اور لڑکیوں میں دوستیاں کرنے، انہیں نبھانے اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے انداز، جاسوسی اور ایکشن کے نام پر چھوٹے اور فرضی قہے، حیا سوز وغیرہ اخلاقی کہانیاں اور نہ معلوم کیا کچھ ہوتا ہے۔ آج کے نوجوان طبقے میں پائی جانے والی بے راہ روی اور آزاد خیالی کی ایک بڑی وجہ یہی ناول اور میگزین ہیں جن کی بدولت غیر محسوس انداز میں معاشرے میں طرح طرح کی بُرائیاں سر اٹھا رہی ہیں لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس فطری خواہش سے جنگ کرنے کی بجائے اس کا رخ صحیح سمت میں موڑا جائے اور بجائے ناول اور میگزینز پڑھنے کے با مقصد اور سبق آموز قصص و واقعات کا مطالعہ کیا جائے اس طرح تکمیل شوق کے ساتھ ساتھ اصلاح کا سامان بھی کیا جاسکتا ہے۔

پنڈ و نصائح کے باب میں بھی حکایات و واقعات کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور یہ تجربہ سے ثابت ہے کہ وعظ و نصیحت کے انداز میں براہ راست کی گئی بات سے عام

طباع مانوس نہیں ہو پاتیں لیکن جب وہی بات کسی واقعہ یا تمثیل کے سانچے میں ڈھال کر کہی جائے تو اسے ذہن نشین ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔

قرآن و حدیث میں سابقہ امتوں کے سبق آموز تذکرے موجود ہیں جن میں عبرت و نصیحت کے بے شمار مدنی پھول ہیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور اسلاف کرام رَحْمَتُہُمُ السَّلام کی مبارک زندگیوں کے پُر کیف اور پُر سوز واقعات بھی اپنے اندر بے پناہ تاثیر رکھتے ہیں۔ ہمیں چاہیے ان پاکیزہ اور مقدس ہستیوں کی عبادات و ریاضات، اخلاص و تقویٰ، عدل و صدق، حُسنِ اخلاق اور دیگر صفات کا دل کی گہرائی کے ساتھ مطالعہ کریں اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں اس طرح ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ ان مبارک ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی عبادت کا ذوق و شوق نصیب ہوگا، اخلاق و کردار میں بہتری آئے گی اور دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

اس سلسلے میں علماء و مشائخ کی مختصر اور مفصل کئی کتب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے مثلاً حضرت شیخ سعدی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بوستانِ سعدی، مولانا جلال الدین رومی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مثنوی مولانا روم، علامہ ابن جوزی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیون الحکایات، حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تذکرۃ الاولیاء اور ان کے علاوہ سیر الاولیاء، روض الفائق، قلیوبی شریف وغیرہ بھی معروف ہیں نیز اس حوالے سے ”مکتبۃ المدینہ“ کی درج ذیل مطبوعات کا مطالعہ بھی انتہائی مفید و دلچسپ ہے:

عجائب القرآن و غرائب القرآن، عیون الحکایات، حکایتیں اور نصیحتیں، حضرت عمر

بن عبدالعزیز (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ) کی 425 حکایات، 152 رحمت بھری حکایات، کرامات

صحابہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ)، صحابہ کرام (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کی ایمان افروز حکایات اور خاص طور پر بچوں کے لیے نور کا کھلونا، فرعون کا خواب، نور والا چہرہ اور بیٹا ہوتا ایسا۔ زیر نظر کتاب ”سرمایہ آخرت“ کو بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی کہا جاسکتا ہے۔ یہ مولانا حکیم ابوالحسن محمد رمضان علی قادری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی تالیف ہے جو ایک معروف عالم دین تھے اور باب الاسلام سندھ کے علاقے ”بجھورو“ (ضلع ساگھر) سے تعلق رکھتے تھے۔

سرمایہ آخرت میں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نہایت سادہ انداز میں بڑی دلچسپ اور سبق آموز حکایات جمع کی ہیں۔ جا بجا قرآنی آیات اور احادیث نبوی بھی نقل فرمائی ہیں۔ اردو، فارسی اور عربی میں اشعار بھی تحریر کیے ہیں اور اہل علم کے ذوق کے لیے کہیں کہیں فارسی اور عربی عبارات بھی نقل کر دی ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ واقعات و حکایات کے حوالہ جات بھی تحریر کر دیئے ہیں یوں اس کتاب کی اہمیت و افادیت اور بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مجلس ”المدينة العلمية“ اس کتاب کو بہتر انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے جس میں عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کیے گئے کام کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

☆..... المدينة العلمية کے انداز کے مطابق اس کتاب کو بھی زیور تخریج سے آراستہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور احادیث و واقعات کی مقدور بھر تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے

حوالہ جات بالتفصیل لکھے گئے ہیں یعنی کتاب، باب، فصل، جلد و صفحہ نمبر اور رقم الحدیث

کے ساتھ (مثلاً ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ماجاء في شان الصور، ۱۹۵/۴، الحديث ۲۴۳۹)۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کا حوالہ مراجع حدیث سے دیا جائے لیکن کئی مقامات پر باوجود کوشش کے حدیث کی کتاب سے حوالہ نہ مل سکا تو مجبوراً دوسری کتاب سے حوالہ دیا گیا ہے۔

☆..... جن کتب سے تخریج کی گئی ہے آخر میں ان تمام کی فہرست ”مآخذ و مراجع“ کے نام سے بنائی گئی ہے اور اس فہرست میں مصنفین و مؤلفین کے نام مع سن وفات، مطابع اور سن طباعت بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

☆..... چند ایک مقامات پر ضرورتاً حواشی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور آخر میں ”علمیہ“ لکھا گیا ہے۔

☆..... جا بجا مشکل اور غیر معروف الفاظ پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح اعلام (یعنی بزرگان دین، روایت کرنے والوں یا دیگر کے ناموں) پر بھی اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے۔

☆..... آیات میں قرآنی رسم الخط (خط عثمانی) برقرار رکھنے کے لیے تمام آیات ایک مخصوص قرآنی سافٹ ویئر سے (Corel Draw کے ذریعے) پیسٹ کی گئی ہیں۔

☆..... کنز الایمان کا ذوق رکھنے والوں کیلئے حاشیہ میں ترجمہ کنز الایمان بھی پیش کیا گیا ہے۔

☆..... آیات و تراجم کا تقابل کنز الایمان (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) سے دومرتبہ کیا گیا ہے۔

☆.....علاماتِ ترقیم (Punctuation Marks) یعنی کاما، فل اسٹاپ، کالن، انورٹڈ

کاماز (Inverted Commas) وغیرہ کا ضرورتاً اہتمام کیا گیا ہے۔

☆.....کتاب کو خوبصورت بنانے کے لیے ہیڈنگز (Headings)، قرآنی آیات، بعض

عبارات، نمبرنگ اور باؤڈرو وغیرہ کی ترکیب ڈیزائننگ سافٹ ویئر Corel Draw کے ذریعے کی گئی ہے۔

☆.....دومرتبہ پوری کتاب کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے

پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور علمائے کرام رَحِمَہُمُ

اللہُ السَّلَام بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری ضیائی مدظلہ العالی کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے

جو خامیاں رہ گئیں انہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ قارئین

خصوصاً علماء کرام اَمَّتْ فِیْہُمْ سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی

قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مطلع فرمائیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں

اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس ”المدينة

العلمیة“ اور دیگر مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تخریج المدینة العلمیة

تَوَكَّلْ، قَنَاعَت، اسْتِغْنَاء

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْيَدِ يُزْجَعُ الْأُمُورُ
كُلُّهَا فَاَعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۖ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۲۳﴾ (۱)

(پ ۱۲، رکوع ۱۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب (اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا) اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے، تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

تَوَكَّلْ کے لغوی معنی ہیں اعتماد اور بھروسہ کرنا، اپنے عجز کا اقرار کرنا، اپنے کام کو کسی کے حوالے کرنا، کسی کو وکیل بنانا۔

تَوَكَّلْ کے شرعی معنی ہیں صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا۔ (۲)

دنیا عالمِ اسباب ہے، اللہ تعالیٰ نے دنیا اور دین کے جملہ امور کو اسباب و وسائل سے متعلق اور وابستہ کیا ہے اور اسی نے انسان کو اسباب و وسائل اختیار کرنے کا حکم فرمایا

۱..... ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔ (پ ۱۲، سورہ ۱۲۳)

۲..... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان حال التوکل، ج ۴، ص ۳۲۰ ماحوذاً
وخزائن العرفان، پ ۴، ال عمران، تحت الآية: ۱۵۹ و اردو لغت، ج ۵، ص ۷۱۵

ہے اور اسباب و وسائل سے کام لینے اور تدبیر کرنے کی خاطر انسان کو عقل و فہم اور تصرف کرنے کی قدرت، قوت اور اختیار دے کر واضح کر دیا ہے کہ

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم، رکوع ۶) ^(۱)

انسان کو وہی کچھ ملے گا جو وہ کوشش کرتا ہے۔

یعنی انسان کی دنیا اور آخرت کے جملہ امور و معاملات میں کامیابی یا ناکامی اس کی جدوجہد اور سعی و کوشش کا نتیجہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ انسان کی تمام تر جدوجہد، سعی و کوشش اور اسباب و وسائل اختیار کرنے سے نتائج کا مرتب ہونا یا نہ ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت پر موقوف ہے۔

پس حقیقت کا تقاضا یہی ہے کہ انسان حکم الہی کی تعمیل میں اسباب و ذرائع اور وسائل کو اختیار کرے، اپنے دنیاوی اور دینی امور کو سرانجام دینے میں حتیٰ الوسع بھرپور جدوجہد کرے، اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ضرور کوشش کرے، ہر تدبیر سے کام لے لیکن اس کا اعتماد اور بھروسہ نہ تو اسباب و ذرائع پر ہو، نہ اپنی جدوجہد یا کوشش و تدبیر پر بلکہ اس کا اعتماد اور بھروسہ صرف اللہ پر ہو جو فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ^(۲) اور عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ^(۳) ہے۔

کیسے سعادۂ میں امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْیِ فرماتے ہیں: اسباب کو چھوڑ

①..... ترجمہ کنز الایمان: آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ (پ ۲۷، النجم: ۳۹)

②..... ترجمہ کنز الایمان: ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا۔ (پ ۳۰، البروج: ۱۶)

③..... ترجمہ کنز الایمان: ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ ۲۸، التغابن: ۱)

دینا تو کُل نہیں بلکہ تو کُل یہ ہے کہ دل سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھے اسباب پر نہ رکھے، آدمی خلاق پر نظر نہ رکھے اور کسی سبب پر بھی اعتماد نہ کرے، صرف مُسَبِّبِ الْأَسْبَاب کی ذات پر ہی اعتماد کرے۔^(۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

وَعَلَى اللَّهِ فليتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿۱۷﴾ (پ ۱۳، ع ۱۴)^(۲)

اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۳۹﴾ (پ ۴، ال عمران)^(۳)

بے شک جو لوگ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں اللہ ان کو دوست رکھتا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: تو کُل بدن کو عِبُوْدِيَّت میں ڈالنا، قلب کو رُبُوْبِيَّت کے ساتھ متعلق رکھنا، عطا پر شکر، بلا پر صبر کا نام ہے۔^(۴)

(خزائن العرفان)

حضرت اُس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں اپنے اُونٹ کو باندھ کر (اللہ تعالیٰ پر) تو کُل کروں یا اُونٹ کو کھلا چھوڑ دوں اور تو کُل کروں؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام

①..... کیمیائے سعادت، توحید و توکل، ص ۹۳۶

②..... ترجمہ کنز الایمان: اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔ (پ ۱۳، ابراہیم: ۱۲)

③..... ترجمہ کنز الایمان: بے شک تو کُل والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (پ ۴، ال عمران: ۱۵۹)

④..... خزائن العرفان، پ ۱۳، ابراہیم، تحت الآیۃ ۱۲:

نے فرمایا: اس کو باندھ دے اور (پھر) تو کُٹ کر۔ (ترمذی)^(۱)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: خوشی ہے اس کیلئے جسے اسلام کی ہدایت ملی ہو، معیشت بقدرِ بَسْر اوقات حاصل ہو اور وہ اس پر قانع ہو۔ (ترمذی، نسائی)^(۲)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: اگر کسی آدمی کے پاس دو وادیاں سونے کی بھری ہوں تو وہ ان کے علاوہ تیسری کی بھی خواہش کرے گا اور نہیں بھرتی آدمی کے پیٹ کو (کوئی بھی چیز) سوائے خاک کے، اور جو کوئی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم)^(۳)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: آدمی (جو جوں) بوڑھا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دو چیزیں جو ان ہوتی (چلی جاتی) ہیں، ایک اَسَل (یعنی امید) دوم حُبُّ المال (یعنی مال کی محبت)۔ (بخاری، مسلم)^(۴)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے بجز اس کے جو اس میں سے اللہ کے لیے ہو۔^(۵)

①.....ترمذی، کتاب صفة القيامة، ۲۳۲/۴، الحديث: ۲۵۲۵

②.....ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ۱۵۶/۴، الحديث: ۲۳۵۶

③.....بخاری، کتاب الرقاق، باب ما يُتَّقَى من فتنۃ المال، ۲۲۸/۴، الحديث: ۶۴۳۶ و مسلم،

کتاب الزکاة، باب لو ان لابن آدم وادین لا یتغی ثالثا، ص ۵۲۲، الحديث: ۱۰۴۸

④.....بخاری، کتاب الرقاق، ۲۲۴/۴، الحديث: ۶۴۲۱ و مسلم، کتاب الزکاة، باب کراهۃ

الحرص علی الدنیا، ص ۵۲۱، الحديث: ۱۰۴۷

⑤.....شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الامل، ۳۴۱/۷، الحديث: ۱۰۵۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: انسان کے دل کے ہر جنگل میں ایک شاخ

ہے (انسان کا دل ایک ہے مگر اس کے لیے فکریں، غم بہت ہیں، روٹی کپڑا، مکان، بیماریوں میں علاج، آپس کی مخالفتیں، عداوتیں وغیرہ وغیرہ فکروں، غموں کے جنگل ہیں جن میں سے ہر ایک کا تعلق انسان کے دل سے ہے) تو جو اپنے دل کو ان تمام شاخوں کے پیچھے ڈال دے (اس طرح کہ اپنے دل میں ہر فکر و غم کو جگہ دے دے، آخرت کی فکروں کو فراموش کر دے، دنیا کی ہر فکر کے پیچھے بھاگا پھرے) اللہ پرواہ نہیں کرے گا کہ کسی جنگل میں اسے ہلاک کر دے، (ایسے دنیا دار کی طرف اللہ تعالیٰ توجہ کرم نہیں کرے گا، اسے فکروں اور غموں سے آزاد نہ کرے گا، مرتے وقت تک وہ انہی میں گرفتار رہے گا، آخر اسی حال میں مرجائے گا، عام دنیا داروں، مال داروں کا یہی حال دیکھا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسی زندگی سے محفوظ رکھے، آمین) اور جو اللہ پر توکل (بھروسہ) کرے اللہ اسے گھائیوں سے بچائے گا۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ) ^(۱)

ایسے مُتَوَكِّل مومن پر رنج و غم اولاً تو آئیں گے نہیں اگر آئیں گے تو پانی کی طرح بہہ جائیں گے اگر کچھ ٹھہر بھی گئے تو مُتَوَكِّل کا دل ان کا اثر نہیں لیتا اس کا دل اللہ کی یاد میں منحور رہتا ہے۔

تیرا درد میرا درد ماں ترا غم مری خوشی ہے مجھے درد دینے والے تیری بندہ پروری ہے
اُسے فتنہائے محشر نہ جگاسکیں گے ہرگز تیرا نام لیتے لیتے جسے نیند آگئی ہے
(مرآۃ شرح مشکوٰۃ) ^(۲)

①..... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب التوکل والیقین، ۴/۵۳، الحدیث: ۴۱۶۶ و مشکوٰۃ،

کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الثالث، ۲/۲۶۶، الحدیث: ۵۳۰۹

②..... مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ۷/۱۲۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: بندے کا رزق اس کو اس طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح اس کی موت اس کو ڈھونڈتی ہے۔^(۱) (ابونعیم حلیہ)

مقصد یہ ہے کہ موت کو تم تلاش کرو یا نہ کرو بہر حال تمہیں پہنچے گی، یونہی تم رزق کو تلاش کرو یا نہ کرو ضرور پہنچے گا ہاں رزق کی تلاش سنت ہے، موت کی تلاش ممنوع مگر میں دونوں یقینی۔^(۲) (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: اگر تم اللہ پر کما حقہ توکل کرو تو تم کو ویسے ہی رزق عطا کرے جیسے کہ پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔^(۳) (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حق توکل یہ ہے کہ فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو جانے، بعض نے فرمایا کہ کسب کرنا اور نتیجہ اللہ پر چھوڑنا حق توکل ہے، جسم کو کام میں لگائے دل کو اللہ سے وابستہ رکھے تجربہ سے ثابت ہے کہ اللہ پر توکل کرنے والے بھوکے نہیں مرتے۔^(۴)

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رزق نہ رکھیں ساتھ میں پیچھی اور درویش جن کا رب پر آسرا ان کو رزق ہمیشہ^(۵)

①.....حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۸۸/۶، الحدیث: ۷۹۰۸

②.....مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ۱۲۶/۷

③.....ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب التوکل والیقین، ۴/۴۵۲، الحدیث: ۴۱۶۴ و مشکوٰۃ،

کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الثانی، ۲/۲۶۴، الحدیث: ۵۲۹۹

④.....مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ۱۱۳/۷

⑤.....مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ۱۱۳/۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: کوئی جان نہ مرے گی حتیٰ کہ اپنا رزق پورا کر لے، خبردار! اللہ سے ڈرتے رہو تلاش رزق کے لیے درمیانی راہ اختیار کرو (حلال ذرائع سے روزی کماؤ، حرام ذرائع سے بچو، حرام ذرائع سے روزی کمانا افراط ہے اور بالکل کمائی نہ کرنا، بیکار بیٹھ رہنا تفریط) اور رزق میں دریگنا تم کو اس پر نہ اُکسائے کہ تم اللہ کی نافرمانی سے رزق ڈھونڈنے لگو، (اگر کبھی روزی کم ملے یا کچھ روز کے لیے نہ ملے تو چوری، جُور، رشوت، خیانت اور غصب وغیرہ سے روزی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، حلال کام کئے جاؤ، اس کی مہربانی سے امید رکھو) کیونکہ اللہ کے پاس کی چیزیں اس کی فرمانبرداری سے ہی حاصل کی جاسکتی ہیں۔^(۱) (شرح سنن بیہقی، مشکوٰۃ)

یعنی سب کی روزی اللہ ہی کے پاس ہے اگر تم نے اسے حرام ذریعہ سے حاصل کیا تو وہ حرام ہو کر تم تک پہنچی رب بھی ناراض ہوا مگر ملا وہی جو تمہارا حصہ تھا اور اگر حلال ذریعہ سے حاصل کیا تو وہ حلال ہو کر تمہارے پاس پہنچا اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو گیا ملا تمہارا حصہ ہی نیز اس میں قاعدہ بتایا گیا کہ کسی سے کچھ لینا ہو تو اسے راضی کر کے لو، اللہ سے سب کچھ لینا ہے تو اسے ہمیشہ خوش کرنے کی کوشش کرو نیز رزق سے مراد صرف کھانا نہیں بلکہ کھانا پینا، پانی، ہوا، دھوپ، زمین پر چلنا وغیرہ سب ہی ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ کی دی ہوئی روزی ہیں۔ بندہ کی پیدائش سے پہلے ہی اس کی سانسیں، پانی، غذا سب مقرر ہو جاتی ہیں، جب بندہ طے شدہ حصہ استعمال کر لیتا ہے تب اسے موت آتی ہے۔ دیکھا

①..... شرح السنہ، کتاب الرقاق، باب التوکل... إلخ، ۷/۳۳۰، الحدیث: ۴۰۰۸ ملخصاً

و مشکاة، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، ۲/۲۶۴، الحدیث: ۵۳۰۰

گیا ہے کہ بعض لوگ مرتے وقت کئی کئی دن بے ہوش پڑے رہتے ہیں صرف سانس لیتے رہتے ہیں کچھ کھاتے پیتے نہیں کیونکہ ابھی ان کے حصے کی ہوا میں کچھ سانس باقی ہوتی ہیں، اپنا کھانا، پانی پورا استعمال کر چکے ہوتے ہیں وہ سانس پوری کرنے کے لیے اس طرح پڑے رہتے ہیں اور پوری کر چکنے کے بعد مرتے ہیں۔^(۱) (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: ہلاک ہو جائے دنیا کا بندہ، روپیہ پیسہ کا بندہ اور اعلیٰ کپڑوں کا بندہ کہ اگر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے وہ ہلاک ہو جائے برباد ہو جائے اور جب کاٹا لگے تو نہ نکلے۔^(۲)

(بخاری، مشکوٰۃ)

یہ کلمات بد دعا کے ہیں کہ ایسا بندہ خدا کرے ہلاک، بگلوں سار، ذلیل و خوار ہو جائے اور جب کسی مصیبت میں پھنسے تو کوئی اسے نکالنے والا نہ ہو پھنسا ہی رہے۔ ممکن ہے کہ یہ جملہ خبر یہ ہو یعنی ایسا آدمی ذلیل و خوار رہتا ہے، مصیبت میں اس کا کوئی غمخوار نہیں ہوتا۔^(۳) (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری غربتی دور کر دوں

①.....مرآۃ المناجیح، توکل اور صبر کا بیان، ۷/۱۱۴، ۱۱۵ ملقطاً

②.....بخاری، کتاب الجہاد والسير، باب الحراسة... إلخ، ۲/۲۲۷، الحدیث: ۲۸۸۷

و مشکوٰۃ، کتاب الرقاق، الفصل الاول، ۲/۲۴۲، الحدیث: ۵۱۶۱

③.....مرآۃ المناجیح، نرمی دل کی باتیں، ۵/۷

گا (کمائی میں برکت، دل میں فراغت حاصل ہوگی) اور اگر تویہ نہ کرے گا (اپنا دل دنیا میں لگا دے گا، کبھی آخرت کی طرف مائل نہ ہوگا) تو تیرا ہاتھ کام کاج سے بھردوں گا اور تیری فقیری (محتاجی) بند نہ کروں گا۔^(۱) (احمد، ابن ماجہ)

یعنی اگر تو نے اپنے کو دنیا کی فکروں میں ہی لگا دیا، تیرے دل میں دُنیا اُتر گئی تو تو کام کرے گا زیادہ فکر کرے گا زیادہ لیکن ملے گا وہی جو تیرے مقدر میں ہے تو مالدار ہو کر بھی محتاج ہی رہے گا، دل کا چین اللہ کی بڑی نعمت ہے، یہ اس کے ذکر سے نصیب ہوتا ہے۔^(۲) (مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر مال و اعضاء میں بڑائی دی گئی ہے تو (اسے چاہیے کہ) اس شخص کو بھی دیکھ لے جو اس سے نیچے (کمزور) ہے۔^(۳) (بخاری، مسلم)

یہ دنیا کہیں تم کو بھی تباہ نہ کر دے

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہ عَنْہُ کو رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بحرین کی مہم پر بھیجا، فتح پا کر جب وہ وہاں سے واپس آئے تو بہت سا مال غنیمت ساتھ لائے، نماز فجر سے فارغ ہو کر حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لے جانے لگے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے کھڑے ہو گئے، حضور عَلَیْہِ

①..... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الہم بال دنیا، ۴/۲۵، الحدیث: ۴۱۰۷

②..... مرآۃ المناجیح، دل نرم کرنے کی باتیں، ۱۵/۷

③..... بخاری، کتاب الرقاق، باب لی نظر الی من ہوا سفلاً... إلخ، ۴/۲۴۴، الحدیث: ۶۴۹۰

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے ان کو دیکھ کر تہنّم فرماتے ہوئے کہا: مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے یہ سُن لیا ہے کہ ابو عبیدہ (رَضِيَ اللہ عَنْہ) کچھ مال لایا ہے۔ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ہاں! یا رسول اللہ (صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تنگدستی دور کر دی، بخدا! میں تمہاری محتاجی (تنگدستی) سے خائف نہیں ہوں البتہ اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم پر دنیا کی فراخی (مال کی کثرت) اس قدر نہ ہو جائے جس قدر کہ تم سے پہلے لوگوں پر ہو گئی تھی اور تم بھی اسی طرح دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ جیسے کہ وہ راغب ہو گئے تھے، اور پھر دنیا انہی کی طرح تم کو بھی تباہ کر دے۔^(۱)

(بخاری، مسلم)

مختصر نصیحت

حضرت ابو ایوب انصاری رَضِيَ اللہ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ اَصَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھ کو کچھ نصیحت مختصر ارشاد فرمائیے، حضور عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا: نماز ایسی پڑھ جیسے کوئی رخصت ہونے والا پڑھتا ہے (یعنی یہ خیال کر کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو، دوبارہ پڑھنے کی مہلت نہ ملے) اور نہ ایسی بات کر کہ جس سے کل معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید رہ۔ (یعنی دوسروں کے مال و متاع میں طمع نہ رکھ)۔^(۲) (ابن ماجہ، حاکم)

①.....بخاری، کتاب المغازی، ۲۲/۳، الحدیث: ۴۰۶۵

②.....ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحکمة، ۴/۴۵۵، الحدیث: ۴۱۷۱

توصدق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بے اختیار روپڑے

حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے پیئے کو پانی طلب کیا، آپ کی خدمت میں شہد ملا ہوا پانی پیش کیا گیا، جب آپ نے منہ کو لگایا تو بے اختیار روپڑے اور اس قدر روئے کہ حاضرین بھی رونے لگے، حاضرین تو رو کر چپ ہو گئے لیکن صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ برابر روتے چلے گئے یہاں تک کہ حاضرین نے جانا کہ ہم آپ سے رونے کا سبب بھی نہ دریافت کر سکیں گے، پھر جب آپ نے اپنی آنکھیں پونچھ ڈالیں تو حاضرین نے عرض کی: اے نائب رسول (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! آپ اس قدر کیوں روئے؟

فرمایا: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کسی سے فرماتے ہیں: مجھ سے دُور ہو جا حالانکہ وہاں (بظاہر) میرے علاوہ اور کوئی بھی نہ تھا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کس کو دور کرتے ہیں؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اس وقت دنیا مُجْتَمِعٌ ہو کر میرے سامنے آئی، میں نے اس کو کہا: دور ہو جا، وہ دوبارہ آئی اور مجھ سے کہنے لگی: آپ تو مجھ سے بچ رہیں گے مگر آپ کے بعد کے لوگ تو مجھ سے بچ نہیں سکیں گے۔^(۱)

(حاکم، بیہقی، بزاز)

ہست دنیا پیر زال و پُرفریب میکند پیر و جوان را نا شکیب

۱..... شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل... إلخ، ۷/۳۴۳، الحدیث: ۱۰۵۱۸

عارفان دادند او را صد طلاق ہر کہ عاشق شد بر او او گشت عاق
دنیا پر فریب بڑھیا ہے بوڑھے اور جوان کو بے صبر بنا دیتی ہے خدا شناسوں نے اس کو
سو¹⁰⁰ طلاقیں دیں جو اس پر عاشق ہوا خدا کا نافرمان ہو گیا۔

طلب دنیا کا وبال

حضور سرور کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص کا یہ حال ہو جائے
کہ دنیا ہی اس کا بڑا مقصود ہو تو وہ اللہ کی طرف سے کسی چیز میں نہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے
دل کو چار خصلتیں لازم کر دیتا ہے، ایک ایسا فکر و تردد جو اس سے کبھی منقطع نہیں ہوتا۔
دوم: ایسی مشغولیت کہ اس سے کبھی فارغ نہیں ہوتا۔
سوم: ایسی محتاجی کہ کبھی غنا کو نہیں پہنچتا۔ (یعنی ہمیشہ حاجت مند ہی رہتا ہے)
چہارم: ایسی آرزو کہ کبھی اس کی انتہا کو نہیں پہنچتا یعنی اس کی آرزوئیں کبھی پوری
نہیں ہو پاتیں۔^(۱) (اوسط طبرانی، ابو منصور دیلمی)

دنیا کے لیے بے صبری کا انجام

حضور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے
آئیں گے کہ ان کے (نیک) اعمال وادی تہامہ کے پہاڑوں کی مانند ہوں گے، ان
کے لیے حکم ہوگا کہ ان کو جہنم میں لے جاؤ۔ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول
اللہ!.....¹ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱/۱۴۷، الحدیث: ۴۷۱ و فردوس الاخبار، ۲/۲۹۶،

الحدیث: ۶۲۲۷

اللہ! (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کیا وہ لوگ نمازی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! وہ لوگ نمازیں بھی پڑھتے ہوں گے اور روزے بھی رکھتے ہوں گے اور رات کا کچھ حصہ جاگ کر اللہ کی عبادت بھی کرتے ہوں گے، لیکن ان میں (بُری) بات یہ ہوگی کہ جب دنیا کی کوئی چیز ان کے سامنے آتی اس پر کود پڑتے تھے۔^(۱) (یعنی حصول دنیا کے لیے جائز و ناجائز کی پروا نہ کرتے تھے) (ابونعیم درحلیہ)

دنیا کے حریصوں کا حشر

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ وَسَلَام اپنے حواریوں کے ساتھ سفر میں تھے، انہوں نے ایک ایسا گاؤں دیکھا جس کے باشندے مکانوں اور گلی کوچوں میں مَرے پڑے تھے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ وَسَلَام نے فرمایا: یہ لوگ غَضَبِ الہی کا شکار ہو گئے ہیں ورنہ ایک دوسرے کو دُفن کرتے۔ حواریوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! کیا ہی اچھا ہو کہ ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ کس جرم کی پاداش میں ہلاک کئے گئے ہیں؟

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ وَسَلَام نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: اے ہمارے رب! ہم کو ان لوگوں کی تباہی کا سبب بتا دے۔ حکم ہوا: رات کے وقت انہیں پکار کر انہی سے پوچھ لینا۔ جب رات ہوئی تو آپ نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر پکارا، ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا، بولا: اے روح اللہ! ہم شام کو حسبِ معمول اچھی طرح سوئے تھے لیکن عَلٰی الصَّبَاحِ جہنم میں جا پڑے۔ آپ نے پوچھا: اس کا کیا سبب ہوا؟ اس نے جواب

①.....حلیۃ الاولیاء، ۱/۲۳۳، الحدیث: ۵۷۵ ملخصاً و احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا،

دیا: ہم دنیا پر فریفتہ تھے اور نافرمانوں، بدکاروں کے کہنے پر چلتے تھے، آپ نے پوچھا: تم لوگ دنیا کو کس قدر چاہتے تھے؟ وہ بولا: جس قدر بچا اپنی ماں کو چاہتا ہے کہ جب سامنے آئی تو خوش ہو گیا اور جب چلی گئی تو رنجیدہ ہو کر رونے لگا۔ آپ نے پوچھا: تیرے ساتھی کیوں جواب نہیں دیتے؟ اس نے بتایا: ان سب کے منہ میں آگ کی لگائیں ہیں، ان کی باگیں تہذیب مزاج اور کڑے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تو کس طرح جواب دے رہا ہے؟ اس نے کہا: میں ان کی بد اعمالیوں میں شریک نہ تھا لیکن چونکہ میں ان کے ساتھ رہتا تھا اس لیے عذاب کی لپیٹ نے مجھے بھی نہ چھوڑا۔ آپ نے پوچھا: اب تو کس حال میں ہے؟ وہ بولا: اب میں دوزخ کے کنارے لٹکا ہوا ہوں معلوم نہیں کہ دوزخ سے بچ رہوں گا یا اسی میں دھکیل دیا جاؤں گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو مخاطب کر کے فرمایا: عافیت کے ساتھ جو کی روٹی نمک سے کھا لینا اور ٹاٹ کا لباس پہننا اور گھوڑے پر سو رہنا بھی غنیمت ہے۔^(۱) (احیاء العلوم)

حضور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: جو شخص اپنی دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت رکھتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے پس اختیار کرو اس کو جو باقی رہنے والی ہے فنا ہو جانے والی پر۔^(۲) (احمد، طبرانی، حاکم، بزار)

حضور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: دنیا کی محبت ہر ایک خطا (گناہ) کی

①..... (احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۵۳)

②..... (المستدرک، کتاب الرقاق، ۵/۴۵۴، الحدیث: ۷۹۶۷)

جڑ ہے۔^(۱) (نیہتی در شعب، ابن ابی الدنیا)

حُبّ دنیا چوں کند بر دل نگاہ ہچو خارا گردوش سخت و سیاہ
کور گردد روشن چشم یقین بستہ گردد بعد ازاں درہائے دین
دنیا کی محبت جب دل پر نگاہ ڈالتی ہے تو دل سنگِ خارا کی مانند سخت اور سیاہ ہو جاتا ہے، یقین
کی روشن آنکھ اندھی ہو جاتی ہے، اس کے بعد دین کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

صد تمنا در دلت اے بوالفضل کے کند نورِ خدا در دل نزول
اے یہودہ کجواسی سینکڑوں آرزوئیں تیرے دل میں ہیں تو پھر اللہ کا نور تیرے دل میں کیونکر
آئے گا؟

اسی کی برکت سے تجھے رزق مل رہا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مبارک میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک تو روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا دن بھر روزی کماتا
(اور اپنے بال بچوں کے علاوہ اس بھائی کا خرچ بھی چلاتا تھا) ایک دن اس کمانے والے نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (اور عرض کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام اس کو طلب علم سے منع کریں اور اسے کمائی کرنے کا حکم دیں تاکہ یہ اپنی دنیا سنبھال لے،
اس کی شادی وغیرہ کا انتظام ہو سکے، مجھ سے اس کا بوجھ اتر جائے) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

①..... شعب الایمان، باب فی الزہد... إلخ، ۳۳۸/۷، الحدیث: ۱۰۵۰۱

نے فرمایا: شاید کہ اسی کی برکت سے تجھے بھی روزی مل رہی ہے،^(۱) (یعنی تو اسے علم دین سیکھنے دے اس کا خرچہ تو برداشت کیے جا اللہ تعالیٰ اس کا رزق تیرے دسترخوان پر بھیجے گا، تجھے برکتیں ہوں گی) (ترمذی، مشکوٰۃ)

اس فرمان سے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شکایت کرنے والے کی یہ غلط فہمی دور فرمائی کہ تو نے محض کمائی کو حصولِ رزق کا حقیقی سبب سمجھ رکھا ہے اللہ تعالیٰ کی صِفَتِ رَزَاقِیَّت سے تمہاری نظر اٹھ گئی، یہی وجہ شکایت ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے اور سمجھتے کہ رزق وہی دیتا ہے تو تم یہ شکایت بھی نہ کرتے۔ نیز حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ واضح فرمایا کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم اپنے بھائی کو، جو علم دین سیکھنے کی وجہ سے کمائی نہیں کر سکتا، اپنی قسمت کے رزق میں سے کھلاتے ہو بلکہ یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اس کی قسمت کا رزق تمہارے ذریعہ سے اسے پہنچا رہا ہے اور اسی کی برکت سے تمہیں بھی رزق عطا فرما رہا ہے۔

تم پر عکاشہ سبقت لے گئے

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اُمّتیں دکھائی گئیں، میں نے اپنی اُمّت کو دیکھا اس کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ ان سے زمین اور پہاڑ بھرے ہوئے تھے تا حدِ نظر آدمی ہی آدمی تھے، مجھے اپنی اُمّت کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں مسرت ہوئی ہے؟ میں نے عرض کی: میں خوش ہوں۔ ارشاد ہوا: ان میں سے ستر ہزار آدمی کسی حساب کتاب کے بغیر جنت میں

۱.....ترمذی، کتاب الزہد، باب فی التوکل علی اللہ، ۱۵۴/۴، الحدیث: ۲۳۵۲

داخل ہوں گے۔ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔ (یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو (شگون لینے کے لیے) پرندے اڑاتے ہیں نہ جنت منتر کرتے ہیں اور نہ داغ لگواتے ہیں اور یہ لوگ صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں)

حضرت عکاشہ بن محضن رَضِيَ اللہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان (خوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے دعا فرمائی: یا اللہ! عکاشہ کو بھی ان میں سے کر دے۔ پھر حضرت سعد ابن عبادہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کھڑے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے لیے بھی دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا: اس دعا میں عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔^(۱) (بخاری، مسلم)

قلم اُٹھ چکے، دفتر خشک ہو چکے

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں ایک دن رسول اللہ صَلَّی

1..... بخاری، کتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب، ۴/۲۵۷،

الحديث: ۶۵۴۱، ۶۵۴۲ و مسلم، کتاب الايمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين... الخ، ص ۱۳۷، الحديث: ۲۲۰ و المستدرک، کتاب الرقی والتماثل، من استطاع ان ينفع اخاه فليفعل، ۵/۵۹۴، الحديث: ۸۳۲۸ و مشکاة، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الاول، ۲/۲۶۳، الحديث: ۵۲۹۶

اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک سواری پر) سوار تھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ کو فرمایا: اے لڑکے! حقوق الہی کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا (اپنے ہر کام، ہر چیز میں احکام الہیہ کا لحاظ رکھ، اللہ تجھ کو دین اور دنیا کی آفتوں سے بچائے گا) تو اسے اپنے سامنے پائے گا (ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت تیرے دل پر وارد ہوگی جس کے اثر سے تیرے دل پر غم طاری نہ ہوگا) اور جب کچھ مانگے تو اللہ سے مانگ، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مانگ اور یقین رکھ کہ اگر ساری دنیا کے لوگ اس پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کچھ نفع پہنچائیں تو وہ تجھ کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکیں گے، تجھ کو وہی نفع پہنچے گا جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر اس پر متفق ہو جائیں کہ تجھے کچھ نقصان پہنچائیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے، تجھ کو وہی نقصان پہنچے گا جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھ چکے (تاقیامت جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ لکھا جا چکا، بار بار لکھا نہیں جاتا) دفتر خشک ہو چکے۔^(۱) (احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے اکبر یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد
(لسان العصر اکبر الہ آبادی)

جنت والوں کے بادشاہ

ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ علیہم الرضوان سے فرمایا:

①..... ترمذی، کتاب صفة القيامة، ۴/۲۳۱، الحدیث: ۲۵۲۴ و مشکاۃ، کتاب الرقاق،

باب التوکل والصبر، الفصل الثانی، ۲/۲۶۵، الحدیث: ۵۳۰۲

کیا نہ بتاؤں میں تم کو جنت والوں کے بادشاہ؟ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ہاں! یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتا دیجئے! فرمایا: ضَعِیفٌ مُسْتَضْعِفٌ اَعْبَرَ اَشْعَثَ ذِی طَمْرِینٍ لَا یُؤْبَهُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلٰی اللّٰہِ لَا بَرَّہٗ۔^(۱) (بخاری، مسلم)

آدمی ضعیف کہ لوگ اسے ضعیف جانیں، غبار آلود، پریشان مو، دو چادر میں رکھنے والا، لوگوں کے نزدیک بے قدر (حقیر) لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم دیدے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے (اس کا کہا پورا کر دے)۔

نیز فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فقیر کو بلا کریں معذرت کرے گا جیسے آدمی آپس میں ایک دوسرے سے معذرت کرتے ہیں۔ ارشاد فرمائے گا: قسم ہے اپنی عزت و جلال کی! میں نے دنیا تجھ سے اس وجہ سے علیحدہ نہیں رکھی تھی کہ تو میرے نزدیک حقیر تھا بلکہ اس جہت سے کہ تجھ کو یہاں کرامت اور فضیلت دینی تھی میرے بندے! اب تو ان (جہنمیوں کی) صفوں میں جا اور پہچان کہ جس نے تجھ کو دنیا میں میرے واسطے (کچھ) کھلایا ہو یا (کوئی کپڑا) پہنایا ہو اور اس کی غرض سوائے میری رضا (حاصل کرنے) کے اور کچھ نہ ہو تو تو اس کا ہاتھ پکڑ لے (اور اس کو جنت میں لے جا) اس کا میں نے تجھ کو اختیار دے دیا۔ اور اس وقت (جہنمی) لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ پسینہ منہ تک آیا ہوا ہوگا، یہ شخص صفوں کو چیرتا ہوا جائے گا اور دیکھے گا کہ کس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا تھا، جسے ایسا دیکھے گا اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گا۔^(۲) (ابن حبان)

۱..... بخاری، کتاب التفسیر، باب عتل بعد ذلك زنیم، ۳/۳۶۳، الحدیث: ۴۹۱۸ و المعجم

الکبیر، ۲۰/۸۴، الحدیث: ۱۵۹ و احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۴/۲۴۳

۲..... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۴/۲۴۳

فقیروں کے پاس دولت ہے

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فقیروں کی جان پہچان بہت کرتے رہا کرو اور ان کے پاس سے نعمت حاصل کرو کہ ان کے پاس دولت ہے۔ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ان کے پاس کون سی دولت ہے؟ فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو جس نے تم کو (روٹی کا) ایک ٹکڑا کھلایا ہو یا ایک گھونٹ پانی پلایا ہو یا کوئی کپڑا پہنایا ہو تو اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں پہنچادو۔^(۱) (طبرانی)

میرے برگزیدہ لوگ کہاں ہیں؟

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری مخلوق میں سے برگزیدہ لوگ کہاں ہیں؟ ملائکہ عرض کریں گے: الہی! وہ کون ہیں؟ ارشاد ہوگا: مسلمان فقیر جو میری عطا پر قانع رہے اور میرے حکم پر راضی رہے ان کو جنت میں داخل کر دو پس وہ لوگ جنت میں جا کر کھائیں گے پیئیں گے اور دوسرے لوگ حساب میں پڑے ہوں گے۔^(۲) (مسند فردوس، دیلمی)

۱..... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۴/۲۴۳

۲..... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۴/۲۴۶

توکل کی دعا

حضرت براء بن عازب رَضِيَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے عازب کے بیٹے! جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْهَیْ
اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ
اِلَیْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْکَ
اِلَّا اِلَیْکَ اَمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ
الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔^(۱) (بخاری، مسلم)

ترجمہ: یا اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا چہرہ (رُخ) تیری طرف موڑ دیا اور اپنا ہر کام تیرے حوالے کر دیا اور اپنی کمر کا سہارا (پشت پناہ) تجھ کو بنالیا تیری رحمت کی رغبت اور تیری ناراضگی کے خوف کی وجہ سے، تیرے قہر و غضب کی وجہ سے، نجات اور پناہ کی جگہ تیرے رحم و کرم کے سوا اور کہیں نہیں، جو کتاب (قرآن مجید) تو نے نازل کی ہے اس پر میں ایمان لا چکا ہوں اور جو نبی (محمد رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) تو نے بھیجا ہے اس پر بھی میں ایمان لا چکا ہوں۔

①.....بخاری، کتاب الدعوات، باب النوم علی الشق الايمن، ۴/ ۹۳، الحدیث: ۵۳۱۵

ومسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما يقول عند النوم واخذ

المضجع، ص ۴۵۳، الحدیث: ۲۷۱۰

اگر تم (اس دعا کو پڑھ کر سوئے اور) اسی رات مر گئے تو فطرتِ سلیمہ یعنی دینِ حق پر مرو گے (تمہارا خاتمہ بالآخر ہوگا) اور اگر صبح اٹھے تو خیر و خوبی کے ساتھ اٹھو گے۔ پہلے وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو، تمہاری زبان سے نکلنے والے یہ آخری کلمات ہونے چاہئیں (یعنی اس دعا کے بعد کوئی کلام کیے بغیر سو جاؤ)۔^(۱) (بخاری، مسلم)

طیب ہی نے مجھے بیمار کیا ہے

ایک مرتبہ خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہُ بیمار ہو گئے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا خلیفۃ الرسول! اجازت ہو تو ہم کسی طیب کو بلالائیں؟ فرمایا: طیب ہی نے مجھے بیمار کیا ہے، حاضرین نے عرض کی: پھر طیب نے آپ کی بیماری کے بارے میں کیا کہا ہے، فرمایا: طیب نے کہا ہے: اِنِّیْ فَعَالٌ لِّمَا اُرِیدُ (میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں)۔^(۲) (احیاء العلوم)

توکل کا بے نظیر نمونہ

حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ (مکہ سے مدینہ کو ہجرت کے وقت) جب میں رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ غارِ ثور میں تھا تو (ہمیں تلاش کرنے والے) مشرکین کے پاؤں مجھے نظر آئے اور ہم اسی غار کے اندر چھپے ہوئے تھے اور عین

①.....مشکاۃ، کتاب الدعوات، باب ما یقول عند الصباح... الخ، ۴۴۵/۱، الحدیث: ۲۳۸۵

وعمل الیوم واللیلۃ للنسائی، وما یقول من ینفرغ فی منامہ، ۴۵۶/۱، الحدیث: ۷۷۳

②.....احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الثالث، ۵۵/۱

وہ ہمارے سروں پر کھڑے تھے تو میں نے (گھبرا کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی نے بھی اپنے قدموں کی طرف ذرا جھک کر دیکھا تو ہم انہیں صاف نظر آ جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! (رَضِیَ اللہ عَنْہُ) ان دو مظلوم بندوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے یعنی جب ہمارا حقیقی محافظ اور نگہبان اللہ ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔^(۱) (بخاری، مسلم)

میرا طبیب میرے حال سے بے خبر نہیں

ایک دفعہ امیر المؤمنین عمر فاروق رَضِیَ اللہ عَنْہُ بیمار ہوئے مرض کچھ شدید ہو گیا تو احباب نے مشورہ دیا کہ آپ کسی طبیب کو بلا کر علاج کرائیں۔ فرمایا: میرا طبیب میرے حال سے بے خبر نہیں۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اپنے کان کو ہاتھ لگا دینے سے مجھے صحت حاصل ہو سکتی ہے تو واللہ! میں کبھی کان کو ہاتھ نہ لگاؤں۔ (کیمیائے سعادت)

تو سائل نہیں بلکہ تاجر ہے

امیر المؤمنین عمر فاروق رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے بعد مغرب ایک سائل کی صدا سنی، آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اس کو کھانا دے دو۔ اس نے کھانا دے دیا، پھر آپ نے

①..... بخاری، کتاب التفسیر، باب ثانی اثین اذ هما... الخ، ۳/۲۳۵، الحدیث: ۴۶۶۳ و

مسلم، کتاب فضائل الصحابة رضى الله عنهم... الخ، باب من فضائل ابی بکر الصديق

رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۲۳۸۱، ص ۱۲۹۸

دوبارہ سائل کی صدا سنی، فرمایا: ہم نے کہا نہیں تھا کہ اس کو کھانا دے دو؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کو کھانا کھلا دیا ہے۔

آپ نے سائل کی جھولی جو دیکھی تو روٹیوں سے بھری تھی، فرمایا: تو سائل نہیں بلکہ تاجر ہے۔ پھر جھولی لے کر زکوٰۃ کے اونٹوں کے سامنے ڈال دی اور سائل کو دڑے لگائے اور فرمایا: پھر ایسا نہ کرنا۔

حضرت امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیُّ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے اس کی جھولی روٹیوں سے بھری دیکھ کر جان لیا کہ یہ شخص سوال کرنے سے مُسْتَعْنٰی ہے، (محتاج نہیں) اور جن لوگوں نے اس کو روٹیاں دی ہیں اسے ضرورت مند محتاج سمجھ کر ہی دی ہیں حالانکہ وہ جھوٹا تھا تو لوگوں کا دیا ہوا اس کی ملک میں نہ آیا اس لیے کہ فریب سے لیا تھا اب ان روٹیوں کو ان کے مالکوں تک پہنچانا مشکل تھا اس جہت سے کہ کیا معلوم کون سی روٹی کس نے دی ہے پس یہ مال لاوارث ٹھہرا، لہذا اس کا خرچ کرنا مصالحِ اہلِ اسلام میں واجب ہوا اور زکوٰۃ کے اونٹوں کا چارہ بھی داخل مصالح ہے اس لیے حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے وہ روٹیاں زکوٰۃ کے اونٹوں کو کھلا دیں اور سائل کو مارنا برائے تادیب تھا اور شریعت کے نفاذ کے تحت ضروری تھا۔^(۱)

(احیاء العلوم)

خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے اکبر یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد
(لسان العصر اکبر الہ آبادی)

۱..... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، بیان تحریم السؤال... إلخ، ۴/ ۲۶۰

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ جو تو نگر می کے ہوتے ہوئے سوال کرے وہ گویا چنگاری کا سوال کرتا ہے، اب چاہے سوال کم کرے یا زیادہ۔^(۱)

(مسلم)

نیز حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تو نگر می چاہو اللہ تعالیٰ اپنے غیر سے بے نیاز کر دے گا۔ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے پوچھا: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) وہ تو نگر می کیا ہے؟ فرمایا: دن کا کھانا اور رات کا کھانا۔^(۲)

(مسند فردوس)

بہر لقمہ اے سگِ مُردار جو ے دوی صحرا بہ صحرا کو بہ کو
خوار ے گردی ز بہر آب و نان در پئے سگ تا بہ کے باشی دواں
رحم کن بر حالِ خود اے بوالہوس باز گرد و توبہ کن در ہر نفس
اے مردار کی تلاش میں رہنے والے تُوئے! تو لقمہ کی خاطر جنگل جنگل کو چہ کو چہ دوڑتا پھرتا
ہے، روٹی اور پانی کے واسطے تو ذلیل و خوار ہو رہا ہے، تو کُتے (نفسِ اتارہ) کے پیچھے کہاں تک دوڑتا
پھرے گا، اے بوالہوس! اپنے حال پر رحم کر، باز آ جا اور ہر دم توبہ کرتا رہ۔

مرد باید تا نہد بر نفس پا بگذرد از شہوت و حرص و ہوا

(حضرت بوعلی قلندر رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ)

مرد کو چاہیے کہ نفس پر پاؤں رکھ دے اور شہوت اور حرص و ہوا سے گزر جائے۔

۱.....مسلم، کتاب الزکاة، باب کراهۃ المسالۃ للناس، ص ۵۱۸، الحدیث: ۱۰۴۱

۲.....فردوس الاخبار، ۱/۶۳، الحدیث: ۲۷۹ و احیاء العلوم، کتاب الفقر والزہد، ۴/۲۶۳

امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد

لَقُلُّ الصَّخْرِ مِنْ قُلُلِ الْجِبَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَنَنِ الرِّجَالِ
يَقُولُ النَّاسُ بِي فِي الْكُسْبِ عَارٌ فَقُلْتُ الْعَارُ فِي ذُلِّ السُّؤَالِ

(دیوان حضرت علی رضی اللہ عنہ)

میرے نزدیک پہاڑوں کی چوٹیوں سے پتھر ڈھونا لوگوں کے احسانات اٹھانے سے زیادہ پسندیدہ کام ہے، لوگ کہتے ہیں کہ میرے لیے کمائی کرنا شرم کی بات ہے میں کہتا ہوں کہ شرم کی بات تو سوال کی ذلت میں ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم

حضرت رابعہ بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ۷۹ ہجری کی ایک سرد اور تاریک رات میں تُوَلَّدَ ہوئیں تو گھر میں چراغ جلانے کو تیل موجود نہ تھا بچی کی والدہ اور بہنوں نے اصرار کیا کہ پڑوسی کے ہاں سے تھوڑا سا تیل بطور قرض مانگ لائیں۔ رابعہ کے والد مجبوراً پڑوسی کے دروازے پر پہنچے تو دل میں سوچا آج تک یہ ہاتھ کسی کے آگے نہیں پھیلا اور اللہ تعالیٰ ہمارے حال سے واقف ہے، آپ اٹے پاؤں واپس چلے آئے۔ بیٹیوں نے پوچھا: ابا جان! تیل ملا؟ فرمایا: نہیں بیٹی!

ایک بیٹی بولی: تو آپ دوسرے دروازے پر دستک دے لیتے شاید کچھ تیل مل جاتا تو ہم چراغ کی روشنی میں اس بچی کو ٹھنڈی ہوا سے بچانے کے لیے کوئی کپڑا ہی

ڈھونڈ لیتے۔ باپ نے کہا: دوسرا دروازہ تو بیٹی ہمیشہ کھلا رہتا ہے مگر اس پر دستک دینے کی ضرورت نہیں۔

بیٹی خاموش رہی، تھوڑی دیر بعد باپ کی آنکھ لگ گئی، سر کا ردو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم خواب میں تشریف لے آئے فرمایا: کیا صرف چراغ کے لیے کوئی اتنا پریشان ہوتا ہے؟ اس نے پشیمان ہو کر سوچا اگر وہ بیوی اور بیٹیوں کے اصرار پر پڑوسی کے دروازے تک نہ جاتا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے میری آنکھیں ندامت سے نہ جھکتیں، عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) غلام سے بڑی لغزش ہو گئی، لِلّٰہ! معاف فرمائیں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تیری بچی اندھیرے میں اس طرح آئی ہے جیسے رات کے بعد سورج نکلتا ہے، اس کی روشنی دور دور تک پھیلے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمت کے ایک ہزار افراد بخشے جائیں گے۔ بوڑھے باپ پر لرزہ طاری تھا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: والی بصرہ ہم پر روزانہ ایک سومرتبہ درود بھیجتا ہے اور ہر جمعرات کو چار سومرتبہ درود پڑھتا ہے، آج بھی جمعہ کی شب تھی مگر اس نے یہ ہدیہ درود نہیں بھیجا ہے لہذا اسے ہمارا پیغام پہنچا دو کہ وہ کفارے کے طور پر چار سو درہم تمہیں دے دے۔

صبح ہوئی تو رابعہ کے والد ماجد جو دیدار رسالت مآب (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی مسرت میں سرشار تھے والی بصرہ کے ایوان میں جا پہنچے اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پیغام پہنچایا والی بصرہ پیغام سنتے ہی جذبہ شوق و جوش مسرت سے رو پڑا اور کہا: زہے

نصیب کہ محبوب خدا سرور کائنات صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس گنہگار غلام کو یاد فرمایا اور دیوانہ وار ننگے پاؤں ننگے سر دوڑتا ہوا باہر آیا۔ رابعہ کے والد کے قدموں کو بوسہ دے کر بولا: آپ میرے محبوب آقا کے فرشتادہ ہیں، میری ملکیت میں جو کچھ بھی ہے سب آپ کی ملکیت ہے آپ جس قدر مال چاہیں لے کر صرف کریں۔

رابعہ کے والد نے کہا: جس قدر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حکم ہے مجھ کو وہی کافی ہے۔ والی بصرہ نے فوراً چار سو درہم پیش کر دیئے، رابعہ کے والد چار سو درہم لے کر چلے آئے، اس کے بعد والی بصرہ نے حکم دیا: ابھی دس ہزار درہم فقراء کو تقسیم کر دیئے جائیں اور مسلسل چار دن تک تقسیم خیرات جاری رہے، کوئی سوالی خالی ہاتھ واپس نہ جائے۔^(۱) (تذکرۃ الاولیاء)

سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟

ایک شخص نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں عرض کی: یا نبی اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر رہوں آپ کی خدمت کروں اور آپ سے علم دین سیکھوں۔ آپ نے اس کو اپنے ہمراہ رہنے کی اجازت دے دی، چلتے چلتے جب دونوں ایک نہر کے کنارے پہنچے تو آپ نے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں۔

آپ کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نہر سے پانی پینے لگے، اس شخص نے تیسری روٹی چھپالی، حضرت عیسیٰ

۱..... تذکرۃ الاولیاء، ذکر رابعہ رحمۃ اللہ علیہا، الجزء الاول، ص ۶۵ بتغیر قلیل

عَلَيْهِ السَّلَام پانی پی کر واپس آئے تو روٹی موجود نہ پا کر پوچھا: تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے کچھ پتا نہیں۔ آپ خاموش ہو رہے، تھوڑی دیر بعد فرمایا: آؤ آگے چلیں۔

راستہ میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، آپ نے ہرنی کے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا وہ آگیا، آپ نے اسے ذبح کیا اور گوشت بھون کر اس شخص سے فرمایا: آؤ ہم دونوں کھائیں، گوشت کھا چکنے کے بعد آپ نے ہڈیوں کو جمع کیا اور فرمایا: قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ (اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہرنی کا بچہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا، آپ نے اس شخص سے فرمایا: تجھے اس اللہ کی قسم! جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قدرت عطا کی سچ بتاؤ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے کچھ پتا نہیں، فرمایا: آؤ آگے چلیں، چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے آپ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے، اب آپ نے اس شخص سے فرمایا: تجھے اس اللہ کی قسم! جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قدرت عطا کی سچ بتاؤ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا: مجھے کچھ پتا نہیں، آپ نے فرمایا: آؤ آگے چلیں۔

چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ نے ریت جمع کر کے ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: اے ریت کی ڈھیری! اللہ کے حکم سے سونا بن جا۔ ریت کی ڈھیری فوراً سونا بن گئی، آپ عَلَيْهِ السَّلَام نے اس کے تین حصے کیے پھر فرمایا: یہ ایک حصہ میرا ہے اور ایک حصہ تیرا اور ایک اس شخص کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اٹھا: یا نبی اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ نے ہنس کر فرمایا: یہ سارا سونا

تو ہی لے لے اور اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔

یہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اسے دو شخص ملے، انہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لیے تیار ہو گئے تاکہ سونا لے لیں، وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا: تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو ہم اس سونے کے تین حصے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصہ لے لیتے ہیں لڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ دونوں شخص خوش ہو کر راضی ہو گئے۔

وہ شخص بولا: بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا اور مٹھائی خرید کر لے آئے تاکہ کھاپی کر سونا تقسیم کر لیں۔ ان میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا اور مٹھائی خرید کی، جب واپس ہونے لگا تو اس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ میں کھانے اور مٹھائی میں زہر ملا دوں تاکہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں لے لوں، یہ سوچ کر اس نے زہر خرید کیا اور مٹھائی اور کھانے میں ملا دیا۔ اُدھران دونوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ جب وہ کھانا اور مٹھائی لے کر آئے تو ہم دونوں مل کر اس کو قتل کر دیں اور سونا آدھا آدھا کر کے لے لیں۔

جب وہ شخص کھانا اور مٹھائی لے کر ان کے پاس پہنچا ان دونوں نے اسے پکڑ لیا اور مار مار کر ختم کر دیا اس کے بعد وہ خوشی خوشی مٹھائی اور کھانا کھا گئے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں دونوں تڑپ تڑپ کر ڈھیر ہو گئے، سونا بھوں کا توں پڑا تھا اور یہ تینوں اس کے پاس مرے پڑے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس لوٹے تو چند آدمی آپ

کے ہمراہ تھے آپ نے سونے اور تینوں لاشوں کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا: دیکھ لو دنیا کا یہ مال ہے اور دنیا کی طمع کا انجام یہ ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ تم اس سے بچتے رہو۔^(۱) (احیاء العلوم)

اس کے لیے کیا دعا کروں؟

اپنی آخری عمر میں جن دنوں حضرت اُوَیْسِ قُرْنِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کوفہ میں مقیم تھے اور فرات کے کنارے عبادتِ الہی میں مصروف رہتے تھے ایک دن حضرت ہَرَمِ بن حِیَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ ان کی ملاقات کے لیے آئے، یہ ان کی پہلی ملاقات تھی، حضرت ہَرَمِ بن حِیَّان نے کہا: اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، حضرت اُوَیْسِ قُرْنِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جواب دیا: وَ عَلَیْکُمْ اَلْسَّلَامُ یَا ہَرَمِ بن حِیَّان۔ حضرت ہَرَمِ نے حیرت سے کہا: تعجب ہے آپ کو میرا اور میرے باپ کا نام کیونکر معلوم ہو گیا۔ فرمایا: اہل ایمان کی رو میں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں، کہئے کیسے آنا ہوا؟ ہَرَمِ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کہا: آپ کے پاس سکون کی خاطر حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: اللہ کے سوا کہیں اور سکون تلاش مت کیجئے، سکون کی تلاش میں آپ غلط جگہ چلے آئے ہیں۔ ہَرَمِ نے شرمندگی سے کہا: بجا ارشاد، کچھ نصیحت فرمائیے! فرمایا: سوتے وقت موت کو سر ہانے اور بیداری میں آنکھوں کے سامنے رکھو، گناہ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ یہ اللہ کی توہین ہے۔

ہَرَمِ بہت زیادہ متاثر ہوئے، کہا: دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ رزق میں کسی کا محتاج نہ

۱..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... إلخ، حکایات البخلاء، ج ۳، ص ۳۳۶

کرے۔ حضرت اُوَیْسِ قُرَنی رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے جواب دیا: جس شخص کو اللہ کی رزّاقی پر اتنا شک ہو اس کے لیے کیا دعا کروں؟^(۱)

دنیا کسی کی دوست نہیں

جُزْءُ الْإِسْلَامِ امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیُ فرماتے ہیں: دنیا اللہ کی اور اس کے دوستوں اور دشمنوں سب کی دشمن ہے، اللہ کی دشمن اس وجہ سے کہ اللہ کے بندوں کو اس کے راستہ پر چلنے نہیں دیتی، رہزنی کرتی ہے، دوستانِ خدا کی اس وجہ سے کہ ان کے سامنے بڑے تڑک و آرائش کے ساتھ بن سنور کر آتی ہے اور اپنے چھلاوے دکھاتی ہے کہ کسی طرح شیفتہ ہو جائیں اور دشمنانِ خدا کی اس وجہ سے کہ اس نے اپنے مکر و فریب سے ان کو بتدریج پھنسا لیا ہے یہاں تک کہ وہ اس پر اعتماد کر بیٹھے، لیکن پھر وہ ان کو ایسا محتاج کر دیتی ہے کہ بہ جز حسرت و یاس اور ندامت کے ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اَبَدُ الْآبَادِ کی سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں، دنیا کی جدائی کے صدمہ سے بے حال ہوتے ہیں اور اُخروی مصائب سے جدا بد حال ہوں گے اور فریاد کریں گے تو انہیں یہ جواب ملے گا: اِحْسُوا فِیْہَا وَلَا تَکْبُرُوْنَ^(۲) اور اس آیت کے مصداق بنیں گے:

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُفُ عَنْہُمْ الْعَذَابُ

① حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۱۸، الحدیث: ۱۴۳۴۱ ملخصا و احیاء العلوم، کتاب آداب

العزلة، ۲/۲۸۵

② ترجمہ کنز الایمان: دُکّارے (ذلیل ہو کر) پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔

(پ ۱۸، المؤمنون: ۱۰۸)

وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۱﴾ (۱) یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کو خرید لیا تو ان سے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی اور نہ انہیں (کسی سے) مدد پہنچے گی۔ (۲) (احیاء العلوم)

جو شخص اللہ کا ہو رہتا ہے

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: جو شخص (تمام مخلوق سے منقطع ہو کر) اللہ کا ہو رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشقت سے بچا لیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے کہ اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو رہتا ہے اللہ اس کو دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔ (۳) (طبرانی درصغیر)

خانہ دل کن ز غیر حق تہی تا متاع وحدت اندر وے نہی
خویش را ہم در دل خود جا مدہ در مقام شاہ رخت خود منہ
خانہ دل کو غیر حق سے خالی کر، تاکہ تو متاع وحدت اس میں رکھ سکے، اپنے دل میں خود کو بھی جگہ نہ دے، بادشاہ کے مقام میں اپنا سامان نہ رکھ۔

دائما تفویض کار خود بحق باشد کو حاجت از وے خواہ، رازِ خویش با وے بگو
عزت و خواری و رنج و راحت چوں از حق ست اعتماد و التجاء بر کس مکن الا برو

۱..... ترجمہ کنز الایمان: یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی تو نہ ان

پر سے عذاب ہلکا اور نہ ان کی مدد کی جائے۔ (پ ۱، البقرة: ۸۶)

۲..... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/ ۲۴۸

۳..... المعجم الصغیر، الجزء الاول، ص ۱۱۶

اپنا کام ہمیشہ اللہ کے سپرد کئے رکھنا ہی بہتر ہے، اپنی حاجت اُسی سے طلب کر، اپنا راز اُسی سے کہہ جب کہ تیری عزت و خواری اور رُخ و راحت حق تعالیٰ ہی سے ہے تو پھر اس کے سوا کسی پر اعتماد نہ کر، نہ کسی سے التجاء کر۔

گناہ آمد شہودِ ماسوی اللہ ازیں نوعِ گناہ استغفر اللہ
ماسوی اللہ کا دیکھنا گناہ ہے، میں اس نوعِ گناہ کی اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔

چارہ سازی کر رہا ہے اُس کا لطف دل نواز
باعثِ صد عیش ہے یہ بے کسی میرے لیے

لا لچی کتا

خاندانِ راشد یہ کے مورثِ اعلیٰ سید محمد راشد (پیر سائیں روضہ دہنی) رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ
نے فرمایا: ایک کتا منہ میں گوشت کا ٹکڑا دبائے گوشہ عافیت کی تلاش میں ایک تالاب
کے کنارے پہنچا۔ پانی میں اپنا عکس دیکھ کر سمجھا کہ کوئی دوسرا کتا منہ میں گوشت کا ٹکڑا
دبائے کھڑا ہے، اس نے اس سے وہ ٹکڑا چھین لینے کے لیے منہ کھول کر حملہ کر دیا، اس
کے منہ والا ٹکڑا پانی میں جا گرا اور خود بھی غوطے کھانے لگا، یہی حال طالبانِ دنیا کا
ہے۔ (ملفوظات روضہ دہنی)

ایں دو چشمِ تنگ دنیا دار را یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور
(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ)

دنیا دار کی ان چھوٹی سی دو آنکھوں کو یا قناعت بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

حرصِ تو دلقِ قناعت پارہ کرد
نفسِ امارہ ترا آوارہ کرد
چوں بخوابی لُثمہ اے نادان ز آرز
نفسِ گرداند دہانِ حرص باز
چشمِ شہوت چوں کشاید آں لعین
کور گردد دیدہ اہلِ یقین
دل چوں آلودہ ست از حرص و ہوا
کے شود مکشوف اسرارِ خدا
اے درویش! حرص نے تیری گدڑی چاک کردی، نفسِ امارہ نے تجھے آوارہ کر دیا، اے نادان! جب تو لالچ سے نوالہ لینا چاہتا ہے تو نفسِ امارہ حرص کا منہ کھول دیتا ہے، جب یہ لعین نفسِ شہوت کی آنکھ کھولتا ہے تو اہلِ یقین کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے، جب کہ دل حرص و ہوا سے آلودہ ہے تو اسرارِ الہی کیونکر کھل سکتے ہیں۔ (حضرت بوعلی قلندر رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ)

جواب لا جواب

خليفة ہشام بن عبد الملک اُموی حج کرنے مکہ مکرمہ آیا، اس نے حرمِ کعبہ میں حضرت سالم (فاروق اعظم رَضِيَ اللہ عنہ کے پوتے) رَضِيَ اللہ عنہ کو دیکھا تو ان کے قریب جا کر کہا: حضرت! مجھے کچھ خدمت کا موقع دیا جائے تاکہ مجھے آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہو سکے۔ حضرت سالم رَضِيَ اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے گھر میں اللہ کے سوا کسی اور سے سوال کرنا شرم کی بات ہے۔ حضرت سالم رَضِيَ اللہ عنہ جب طوافِ کعبہ سے فارغ ہو کر حرم شریف سے باہر نکلے تو ہشام نے ان سے عرض کی: حضور اب تو حرم شریف سے باہر ہیں اب کچھ طلب فرمائیے۔ حضرت سالم رَضِيَ اللہ عنہ نے پوچھا: میں آپ سے کیا مانگوں دنیا یا دین؟ ہشام بولا: دنیا! حضرت سالم نے فرمایا: دنیا تو میں نے

خالق و مالک دنیا سے بھی نہیں مانگی پھر میں تم سے کیسے مانگوں جب کہ تم نہ اس کے خالق ہو اور نہ مالک۔ ہشام لا جواب ہو کر رہ گیا۔^(۱)

حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کا گھوڑا

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا قیمتی گھوڑا جس کی قیمت بیس ہزار درہم تھی باندھا اور نماز پڑھنے لگے، ایک چور آیا اور گھوڑا اھول کر لے گیا، آپ نے کسی پریشانی یا اضطراب کا مظاہرہ نہ کیا، لوگ آپ کے پاس افسوس کرنے آئے اور آپ کو تسلی دینے لگے، آپ نے فرمایا: جب چور گھوڑا اھول رہا تھا میں نے دیکھ لیا تھا، لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ نے اس کو لکارا کیوں نہیں؟ فرمایا: میں ایسے کام میں مصروف تھا جو گھوڑے سے زیادہ اہم اور قیمتی تھا۔ حاضرین چور کے لیے بددعا کیں دینے لگے، آپ نے فرمایا: اس کے حق میں بددعا نہ کرو میں نے اپنا گھوڑا اس پر صدقہ کر دیا اور اس کو معاف کر دیا ہے۔^(۲) (احیاء العلوم)

ہاں! ایک حاجت ہے

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک امیر حاضر ہوا، آپ نے اس کی طرف التفات نہ کی، وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا لیکن جب حضرت نے اس سے کوئی بات نہ کی تو امیر نے جانے کا ارادہ کیا اور عاجزی سے عرض کی: حضور! میں آپ کی کچھ

۱.....البداية والنهاية، الجزء السادس، ص ۳۷۶،

۲.....احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان آداب المتوکلین... إلخ، ۴/ ۳۴۹

خدمت کرنا چاہتا ہوں آپ کو کوئی حاجت ہو تو فرمائیے؟ فرمایا: ہاں! ایک حاجت ہے۔
اس نے پوچھا: وہ کیا؟ فرمایا: یہ کہ تم دوبارہ میرے پاس کبھی نہ آؤ۔^(۱)
(کیمیائے سعادت)

کمال استغنا

ابنِ بُیَیْرہ گورنر کوفہ نے ایک دفعہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہ علیہ سے بہ لُجَا جَت کہا: آپ گاہے گاہے تشریف لے آیا کریں تو مجھ پر احسان ہوگا۔ امامِ اعظم رَحْمَةُ اللہ علیہ نے فرمایا: میں تم سے مل کر کیا کروں؟ مہربانی سے پیش آؤ گے تو خوف ہے کہ تمہارے دام میں آ جاؤں گا، عتاب کرو گے تو میری ذلت ہے، تمہارے پاس جو ڈرو مال ہے اس کی مجھے کچھ حاجت نہیں، میرے پاس جو دولت ہے، اسے کوئی شخص چھین نہیں سکتا، ابنِ بُیَیْرہ یہ سن کر دم بخود رہ گیا۔ (معجم، موفق)

یہ میرا فرض منصبی تھا

خلیفہ منصور اور اس کی بیوی حرہ خاتون میں کچھ شکر رنجی ہو گئی، خاتون کو شکایت تھی کہ خلیفہ اسکے حق میں عدل سے کام نہیں لیتا، خلیفہ نے کہا: تم کسی کو مُنْصِف قرار دو، خاتون نے امامِ اعظم رَحْمَةُ اللہ علیہ کا نام لیا، خلیفہ نے اسی وقت امامِ اعظم رَحْمَةُ اللہ علیہ کو طلب کر لیا، خاتون پردہ کے قریب بیٹھی تاکہ امامِ اعظم رَحْمَةُ اللہ علیہ کا فیصلہ اپنے کانوں سے سن لے، منصور نے امامِ اعظم سے پوچھا: از روئے شریعت ایک مرد کتنے نکاح کر سکتا ہے؟

۱..... احیاء العلوم، کتاب آداب العزلة، ۲/۲۷۹

امام اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے فرمایا: چار۔ منصور خاتون کی طرف مخاطب ہوا کہ سنتی ہو؟ پردہ سے آواز آئی: ہاں! اُسنا۔ امام اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے منصور کو مخاطب فرماتے ہوئے کہا: مگر یہ اجازت اس شخص کے لیے ہے جو عدل پر قادر ہو ورنہ ایک سے زیادہ نکاح کرنا اچھا نہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً^(۱)

منصور خاموش ہو گیا۔ امام اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ گھر آئے تو ایک خادم بچاس ہزار درہم کے توڑے لیے حاضر خدمت ہوا اور بولا: حرہ خاتون نے آپ کی خدمت میں نذر بھیجی ہے اور کہا ہے کہ آپ کی کنیز آپ کو سلام عرض کرتی ہے اور آپ کی حق گوئی کی مشکور ہے۔ امام اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے روپے واپس کر دیئے اور فرمایا: خاتون سے کہو کہ میں نے جو کچھ کہا ہے یہ میرا فرض منصبی تھا کسی غرض کے تحت نہیں لہذا شکریہ کی ضرورت نہیں۔^(۲) (معجم، موفی)

توکل کی نادر مثال

حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ مجھے بچھونے ڈنگ مار دیا، میری ماں ایک جھاڑنے والے کو بلا لائی، میں نے جھڑوانے سے انکار کر دیا، میری ماں نے کہا: بیٹا! تجھے اللہ کی قسم تو جھڑوانے والے، میں نے ماں کے حکم کی تعمیل تو کر لی مگر اس

①..... ترجمۂ کنز الایمان: پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔ (پ ۴، النساء: ۳)

②..... مناقب الامام الاعظم، منازعۃ المنصور زوجتہ و محاکمۃ الامام فیہ، الجزء الاول، ص ۲۳۰

طرح کہ جس ہاتھ پر بچھونے کا ٹاٹھا اس کے بجائے دوسرا ہاتھ جھاڑنے والے کے ہاتھ میں دے دیا۔^(۱) (احیاء العلوم)

تف ہے اُن دلوں پر

حضرت ہرم بن حیان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے حضرت اولیس قرنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے پوچھا: میں کہاں سکونت اختیار کروں؟ فرمایا: ملک شام میں، ہرم نے عرض کی: میرے لیے وہاں بسراوقات کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: تف ہے ان دلوں پر جن میں شک ملا ہوا ہے۔^(۲) (احیاء العلوم)

کمالِ توکل

حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ایک دفعہ جب کہ میں جنگل میں سفر کر رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام ملے، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ شریک سفر ہوتا ہوں۔ میں نے کہا: میں آپ کی رفاقت کو قبول نہیں کرتا، میں اکیلے ہی سفر کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے انکار اس وجہ سے کیا کہ کہیں میرا نفس حضرت خضر پر اعتماد نہ کر لے اور توکل میں نقصان واقع ہو جائے۔^(۳) (احیاء العلوم)

۱..... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلة التوکل، ۴/۳۰۲

۲..... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلة التوکل، ۴/۳۰۲

۳..... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلة التوکل، ۴/۳۳۲، مختصراً.....

..... حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بجائے حضرت خواص رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا فرمان ہے۔

توحید ناقص

ایک مسافر مسجد میں آیا، وہ ہر وقت تلاوت قرآن، نوافل اور ذکر و فکر میں مشغول رہتا تھا، امام مسجد نے اس سے کہا: تم کوئی محنت مزدوری کر کے کچھ کما بھی لیا کرو تو اچھا ہو، عابد نے کوئی جواب نہ دیا، تین روز تک امام مسجد اسے یہی کہتا رہا، چوتھے روز جب اس نے یہی بات کہی تو عابد نے کہا: میاں صاحب! مسجد کے قریب ایک یہودی رہتا ہے اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ ہر روز دو روٹی مجھ کو پہنچاتا رہے گا۔ امام مسجد بولا: اگر وہ اپنے وعدے میں سچا رہے تو تمہارا مسجد میں رہنا ٹھیک ہے۔ عابد نے برمہ ہو کر جواب دیا: کیا خوب! تمہارا ایمان اللہ کے وعدے پر تو قائم نہ رہا، یہودی کے وعدے پر تم نے اعتماد کر لیا، ایسی ناقص توحید رکھتے ہوئے تم لوگوں کی امامت نہ کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔^(۱)

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے^(۲) (علامہ اقبال)

پراسرار رقعہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے خادم خاص حضرت حذیفہ عَرَشِی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے لوگوں نے کہا: تم نے حضرت کی کوئی عجیب بات دیکھی ہو تو بیان کرو۔ حضرت حذیفہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے کہا: ایک دفعہ میں حضرت کے ہمراہ مکہ کے سفر میں تھا ز اوراہ ختم

① احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلة التوکل، ۴/ ۳۳۴

② کلیات اقبال، بال جبریل، حصہ دوم، ص ۴۴

ہو گیا اور ہم کچھ روز بھوکے رہ گئے حتیٰ کہ ہم شہر کوفہ میں داخل ہوئے، حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: مجھے افسوس ہوتا ہے کہ تجھ کو بھوک لگ رہی ہے۔ میں نے عرض کی: حضور بجا ارشاد فرماتے ہیں، فرمایا: قلم دوات اور کاغذ لاؤ۔ میں نے قلم دوات اور کاغذ پیش خدمت کر دیا، آپ نے یہ رقعہ لکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر حال میں تو ہی مقصود ہے اور ہر بات سے تو ہی مطلوب۔ اور چند اشعار لکھے جن کا منظوم ترجمہ یوں ہے:

حامد و شاکر ہوں اور ذاکرِ خدا بھوکا اور پیاسا ہوں اور ننگا جدا
وصف چھ ہیں تین کا ضامن ہوں میں التجا ہے تو ہو ضامن تین کا
مدح میری غیر کو ہے جلتی آگ آگ میں گرنے سے تو مجھ کو بچا

حضرت نے مجھے فرمایا: باہر جا اللہ کے سوا کسی کا خیال دل میں نہ آنے دینا اور جو پہلا شخص تیرے سامنے آئے یہ رقعہ اس کو دے دینا۔ میں رقعہ لے کر باہر نکلا پہلا شخص جو مجھ کو ملا وہ خچر پر سوار تھا میں نے رقعہ اس کے حوالے کر دیا اس شخص نے رقعہ پڑھا اور پڑھتے ہی رونے لگا۔ پھر پوچھا: جس نے یہ رقعہ لکھا ہے وہ کہاں ہے؟ میں نے بتایا: وہ فلاں مسجد میں ہے۔ اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں چھ سو دینار تھے اور آگے بڑھ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک نصرانی ہے۔

میں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا تو فرمایا: ابھی ان دیناروں کو ہاتھ نہ لگانا وہ ابھی آیا ہی چاہتا ہے۔ جب ایک گھڑی گزری وہ نصرانی آیا۔ حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔^(۱) (احیاء العلوم)

۱..... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلة التوکل، ۴/۳۳۴

شاہ سنجر کو غوث الاعظم کا جواب

حضرت غوث الاعظم سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قَدْ سَنَا اللّٰهُ بِاَسْرَارِهِ العَزِيزِ کی خدمت میں شاہ سنجر والی ملک نیمروز نے عریضہ بھیجا کہ میں ملک کا کچھ علاقہ بطورِ جاگیر آپ کو دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ بھی میری طرح عیش و آرام کی زندگی بسر کریں غوث اعظم نے اس کے جواب میں یہ رباعی لکھ بھیجی:

چوں چتر سنجرِ رخِ ختمِ سیاہ باد
در دل اگر بود ہوں ملکِ سنجرم
زانگہ کہ یا تم خبر از ملکِ نیم شب
من ملکِ نیمروز بہ یک جوئی خرم

شاہ سنجر کے کالے رنگ کے تاج کی طرح میرا بخت سیاہ ہو جائے اگر میرے دل میں ملک سنجر کی کچھ بھی ہوں ہو اس لیے کہ جب مجھے دولتِ نیم شب (شبِ بیداری و یا حق) کی سلطنت حاصل ہے سلطنتِ نیمروز کی قیمت میری نظر میں دانہ جو کے برابر بھی نہیں۔^(۱) (اخبار الاخیار)

پانچ بد خصلتیں

حضرت سُفیان ثوری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی جائز آمدنی میں سے کچھ روپیہ پیسہ پس انداز کر کے کچھ مال جمع کر لوں تاکہ بوقتِ ضرورت مجھے کسی کی احتیاج نہ رہے، فرمایا: اللّٰہ تعالیٰ اپنے

بندوں کی ضروریات کا کفیل ہے جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غیر کا محتاج نہیں رہنے دیتا اور جو شخص مال و دولت جمع کرتا ہے اس میں پانچ بد خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں:

- ﴿1﴾ طُولِ اَمَل یعنی لمبی امیدیں باندھنا
 - ﴿2﴾ شدتِ حرص
 - ﴿3﴾ بخل
 - ﴿4﴾ آخرت فراموشی
 - ﴿5﴾ قلت پر ہیز گاری
- (احیاء العلوم)

تو نگری دل سے ہے نہ کہ مال سے

حضرت جنید بغدادی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک امیر حاضر ہوا اس نے آپ کی خدمت میں پانچ سواشریاں پیش کیں اور نیاز مندی کے ساتھ عرض کی: حضور! یہ حقیر نذرانہ قبول فرمائیں، آپ مسکرائے اور فرمایا: تمہارے پاس ان اشرفیوں کے علاوہ اور بھی کچھ مال ہے؟ وہ بولا: آپ کی دعا سے اور اللہ کے فضل و کرم سے بہت کچھ ہے، فرمایا: کیا تمہاری یہ خواہش ہے کہ تمہارے مال و دولت میں مزید اضافہ ہو جائے؟ عرض کی: حضور! یہ خواہش تو مجھ کو ہر وقت رہتی ہے اور اس خواہش کے تحت کاروبار میں بڑی محنت و مشقت برداشت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: تو یہ اشریاں بھی تم ہی رکھ لو کہ مجھ سے زیادہ تم محتاج اور مستحق بھی ہو اور مجھے باوجود اس کے کہ میرے پاس کچھ بھی مال و دولت موجود نہیں بَفَضْلِہِ تَعَالٰی مجھے اس کی ذرا بھی طلب و خواہش نہیں ہے۔^(۱)

(تذکرۃ الاولیاء)

1..... تذکرۃ الاولیاء، الجزء الثانی، ص ۱۴

حدیث: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ.

تو نگری کثرتِ مال و اسباب سے نہیں لیکن تو نگری دل کی غنا سے ہے۔ (بخاری، مسلم)

بزرگی بہ عقل ست نہ بہ مال تو نگری بہ دل ست نہ بہ مال^(۲)

(شیخ سعدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ)

بزرگی عقل سے ہے نہ کہ عمر کے لحاظ سے، تو نگری دل سے ہے نہ کہ مال و دولت سے۔

ہم نے دنیا کو طلاق دے رکھی ہے

سلطان محمود غزنوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حضرت ابوالحسن خرقانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے سلطان کو چند نصیحتیں کیں اور اس کے لیے دعا فرمائی سلطان نے دس طبق زرو جو اہر سے بھرے ہوئے حضرت کی خدمت میں نذر کیے حضرت انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے خدام سے فرمایا: مہمان کے لیے کھانا لاؤ، دسترخوان پر چند موٹی موٹی خشک روٹیاں رکھ دی گئیں سلطان نے پاسِ ادب سے ایک لقمہ توڑ کر منہ میں رکھا تو نگل نہ سکا لقمہ حلق میں اٹک گیا۔ حضرت نے فرمایا: اے محمود! جس طرح یہ روٹی تیرے حلق میں اٹکتی ہے اسی طرح دنیا کا مال ہمارے حلق میں اٹکتا ہے ہم نے دنیا اور مال و دولت کو طلاق دے رکھی ہے یہ زرو جو اہر اٹھا کر لے جاؤ۔^(۳)

۱.....بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی النفس، ۴/۲۳۳، الحدیث: ۶۴۴۶ و مسلم،

کتاب الزکاة، باب لیس الغنی عن کثرة العرض، ص ۵۲۲، الحدیث: ۱۰۵۱

۲.....گلستان سعدی، باب اول در سیرت بادشاہان، حکایت نمبر ۵، ص ۲۰

۳.....تذکرۃ الاولیاء، ذکر شیخ ابوالحسن خرقانی، الجزء الثانی، ص ۱۷۶

حضرت سعید ابن المسیب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا ارشاد

اَرْضِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ سَلَامَةٍ دِينِكَ كَمَا رَضِيَ قَوْمٌ بِكَثِيرٍ هَامَعٍ ذَهَابٍ دِينَهُمْ. ^(۱) (کشف المحجوب)

ترجمہ: اے مسلمان! اپنی اس تھوڑی سی دنیا پر جو تجھے دین کی سلامتی کے ساتھ حاصل ہے اس پر قناعت کر (راضی رہ) جس طرح عام لوگ اپنا دین کھو کر مال کی زیادتی پر خوش ہوتے ہیں۔

آیا تم دیناروں کے لیے روتے ہو؟

حضرت علی بن فضیل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ كَعْبَةُ اللهِ کے طواف میں مشغول تھے ایک چور نے آپ کے دینار چُرالیے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ رونے لگے آپ کے والد نے پوچھا: آیا تم دیناروں کے لیے روتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ میں تو اس بیچارے کے اس حال پر روتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اس حرکت کے بارے میں باز پرس کرے گا تو اس سے کچھ جواب نہ بن پڑے گا۔ ^(۲) (احیاء العلوم)

اس کے دانت توڑ دیئے جائیں

حضرت سید محمد راشد پیر سائیں روضہ دہنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا کہ سلطان العارفین شیخ بایزیدِ بطنامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک ایسے صحرا میں چلے گئے جہاں کسی فرد بشر کا

① کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتہم من التابعین، ص ۹۳ و الزهد الكبير للبيهقي،

فصل فی ترک الدنيا... إلخ، ص ۱۴۲، الحديث ۲۸۲

② احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان آداب المتوکلین... إلخ، ۴/ ۳۵۰

گزرنا مشکل تھا وہاں پہنچ کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ نہ تو میں کسی آبادی میں جاؤں گا نہ کسی سے کچھ مانگوں گا اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کوئی چیز کھاؤں گا ہاں اگر کوئی دوسرا شخص گھی میں شہد ملا کر اپنے ہاتھ سے میرے منہ میں ڈال دے گا تو کھالوں گا، دو دن اور دو راتیں فاقے سے گزر گئیں تیسری رات ایک قافلہ راستہ بھول کر اس طرف آ نکلا حضرت بایزید رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ اہل قافلہ کو دیکھ کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے آنکھیں موند لیں اور منہ بند کر کے دانتوں کو دانتوں پر سختی کے ساتھ جما کر بے حس و حرکت پڑ رہے۔ اہل قافلہ میں سے چند آدمی لکڑیاں چننے ہوئے آپ کے قریب پہنچے انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی بے حس و حرکت پڑا ہے کہنے لگے: خدا جانے بیچارا کب سے بے ہوش پڑا ہے؟ انہوں نے اپنے سردار کو مُطَّلَع کیا سردار قافلہ نے آپ کو ہلا جلا کر دیکھا پھر بولا: بے ہوشی سخت ہے شاید یہ مشکل ہی بچے تاہم ہمیں اس کی زندگی بچانے کی کچھ تدبیر کرنی چاہیے، صلاح یہ ٹھہری کہ گھی میں شہد ملا کر اس کے حلق میں ڈال دیا جائے لیکن کھلائیں کیونکر؟ سردار نے رائے دی اس کے دانت توڑ دیئے جائیں اور گھی میں شہد ملا کر اس کے حلق میں ڈال دیا جائے اہل قافلہ نے گھی میں شہد ملا دیا اور آپ کے دانت توڑ دینے کے لیے تیار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بایزید سے بطور الہام فرمایا: اگر تو اپنی مرضی سے نہ کھائے گا تو ہم تیرے دانت تڑوا کر کھلا دیں گے، حضرت بایزید ہنس پڑے اور گھی شہد کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (ملفوظاتِ روضہ دہنی)

ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است

(مولانا روم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ)

اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر بھروسہ رکھ بے صبری سے ہاتھ پاؤں نہ لرزاتیرازق تجھ سے زیادہ تجھ پر عاشق ہے۔

عزت اور ذلت کی زندگی

کسی شہر میں دو بھائی تھے ایک بھائی بادشاہ کا ملازم تھا اچھی تنخواہ پاتا عمدہ کھانے کھاتا قیمتی لباس پہنتا اپنی زندگی عیش و عشرت میں بسر کرتا تھا دوسرا بھائی محنت مزدوری کرتا غربت و مشقت میں دن گزارتا ایک دن بادشاہ کے ملازم نے اپنے مزدور بھائی سے کہا: تو بھی بادشاہ کی ملازمت کیوں نہیں کر لیتا تاکہ تو بھی عیش و آرام کی زندگی بسر کر سکے اس کے بھائی نے جواب دیا: تو ملازمت ترک کر کے محنت مزدوری کیوں نہیں کرتا تاکہ بادشاہ کی ہر وقت کی خدمت و غلامی کی ذلت سے آزاد ہو کر بے فکری کی زندگی بسر کر سکے، عقلمندوں نے کہا ہے: نانِ جوئیں کھا کر اطمینان کے ساتھ بیٹھنا زریں کمر بند باندھ کر بادشاہ کی خدمت میں کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔

بدست آہک تفتہ کردن خمیر بہ از دست بر سینہ پیش امیر (۱)

(گلستان)

اپنے ہاتھوں کو امیر کے سامنے سینے پر باندھے رہنے سے اپنے ہاتھوں مزدوری کرتے ہوئے چونے کا گوندھنا بہتر ہے۔

بہر آب و ناں نہ گردی در بدر آبروئے خود نہ ریزی بہر زر

ترک سازی صحبتِ اہل دُول گوشہ گیری تا نینقی در خلل

(بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

۱..... گلستان سعدی، باب اول در سیرت بادشاہان، حکایت ۳۶، ص ۴۸

تیرے لیے بہتر یہ ہے کہ تو کھانے پینے کے لیے در بدر پھرتا نہ رہے روپے پیسے کی خاطر خود کو ذلیل نہ کرے تجھے چاہیے کہ تو اہل دولت کی صحبت کو ترک کر دے اور گوشہ عافیت اختیار کرے تاکہ کسی آفت میں پڑ جانے سے بچ رہے۔

تیرا رزق تیری تلاش میں ہے

حضرت ابو یعقوب اقطع بصری رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار جب کہ میں حرم شریف میں مقیم تھا دس روز بھوکا رہا مجھ پر جب ضعف غالب ہوا تو سوچا کہ باہر چلیے جنگل کی طرف نکلا تا کہ کوئی ایسی چیز ہاتھ لگے جو میں کھا سکوں، میں نے دیکھا کہ ایک شلاجم زمین پر پڑا ہے میں نے شلاجم اٹھالیا لیکن میرے دل میں معاً خیال گزرا دس روز فاقے سے رہا اور آخر کو لیا تو ایک سڑا شلاجم لیا میں نے وہ شلاجم پھینک دیا اور حرم شریف میں واپس چلا آیا ابھی میں بیٹھا ہی تھا کہ ایک آدمی آیا وہ میرے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور ایک تھیلا میرے سامنے رکھ دیا بولا: یہ آپ ہی کے لیے ہے، میں نے پوچھا: تم نے مجھ کو کیونکر خصوصیت دی، اس شخص نے جواب دیا: ہم دس روز سے سمندر میں تھے ہماری کشتی طوفان میں گھر گئی قریب تھا کہ ڈوب جائے میں نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ڈوبنے سے بچالے تو میں یہ شیرینی فقرا میں سے اس شخص کو دوں گا جو حرم شریف میں سب سے پہلے مل جائے اور یہاں آ کر مجھے تم ہی نظر پڑے ہو، میں نے کہا: اچھا تو اسے کھولو اس نے کھولا تو اس میں مصری میدہ مغز بادام اور برنی بھری ہوئی ملی میں نے ہر چیز میں سے ایک ایک مٹھی لے لی اور اس سے کہا: باقی چیزیں تم لے جاؤ میری طرف سے اپنے ساتھیوں

کو بطور ہدیہ دے دینا میں نے تمہاری نذر قبول کی وہ آدمی باقی چیزیں لے کر چلا گیا
میں نے دل میں کہا: تیرا رزق تو دس روز کی مسافت سے چل کر آتا ہے اور تو اسے
جنگل میں جا کر ڈھونڈتا ہے۔^(۱) (احیاء العلوم)

ہیں توکل کن ملزاں پا و دست رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است
(مولانا روم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ)

بے اعتمادی کا انجام

ایک شخص سفر میں تھا اس کے پاس ایک روٹی تھی جب اسے بھوک لگی تو اس نے
سوچا اگر میں نے یہ روٹی کھائی تو پھر کیا کھاؤں گا؟ اس شخص نے روٹی نہ کھائی اور
بھوک کی حالت میں سفر کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا کہ
جب یہ شخص روٹی کھا چکے تو اس کو اور روٹی پہنچا دینا لیکن اس شخص نے وہ روٹی نہ کھائی
حتیٰ کہ بھوک کی شدت سے ہلاک ہو گیا۔

اعتماد کامل

حضرت خواجہ حبیب عجمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کہیں جارہے تھے دنیا اور اموال دنیا سے
بے نیاز، کندھے پر رکھی ہوئی پستین^(۲) کا بار طبیعت پر گراں گزرا، راہ میں پھینک کر
آگے گزر گئے اتفاقاً اسی راستے حضرت حسن بصری رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کا گزر ہوا راہ میں پڑی

①..... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان اعمال المتوکلین، ۴/ ۳۳۴

②..... چمڑے کا جُتہ

پوستین دیکھ کر پہچان گئے کہ یہ حبیبِ عجمی کی ہی ہے اس خیال سے وہیں کھڑے ہو گئے کہ شاید آپ واپس آ جائیں تھوڑی دیر بعد حبیبِ عجمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ واپس آئے تو حسن بصری رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے کہا: آپ کی پوستین یہاں دیکھ کر رُک گیا تھا تعجب ہے کہ اتنی وزنی پوستین کے گر جانے کی آپ کو خبر نہ ہوئی، حبیبِ عجمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے بے نیازی سے جواب دیا: میں خود ہی پھینک کر چلا گیا تھا حسن بصری رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے حیران ہو کر پوچھا: کیوں بھلا کس کے بھروسے پر؟ حبیبِ عجمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ ہنس کر بولے: جس نے آپ کو یہاں اتنی دیر روک رکھا۔^(۱) (تذکرۃ الاولیاء)

غلاموں کا غلام

ایک بادشاہ نے ایک درویش سے کہا: اگر آپ کی کوئی حاجت ہو تو مجھ سے بیان کریں تاکہ میں حاجت روائی کر دوں، درویش نے جواب دیا: جو آدمی میرے غلاموں کا غلام ہو میں اس سے حاجت روائی نہیں چاہتا، بادشاہ نے کہا: یہ کس طرح؟ درویش نے کہا: میرے دو غلام ہیں اور وہ دونوں تیرے مالک (آقا) ہیں: ایک حرصِ دنیا اور دوسرا طولِ اہل یعنی امید غیر متناہی۔^(۲) (کشف المحجوب)

حرصِ تو دلِ قناعت پارہ کرد نفسِ امارہ ترا آوارہ کرد
صد تمنا در دولتِ اے بوالفضل کے کند نورِ خدا در دلِ نزول
تیری حرص نے قناعت کی گدڑی چاک کر دی نفسِ امارہ نے تجھ کو آوارہ کر دیا اے بیہودہ

①..... تذکرۃ الاولیاء، باب ششم، ص ۵۸

②..... کشف المحجوب، باب اثبات الفقر، ص ۲۱

بکواسی سینکڑوں آرزوئیں تیرے دل میں ہیں خدا کا نور تیرے دل میں کیونکر آئے گا۔

(ابوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

میں انبیاء علیہم السلام کا وارث بنا، تو فرعون و ہامان کا

مصر میں ایک امیر کے دوڑ کے تھے ان میں سے ایک نے علم حاصل کیا اور دوسرا مال و دولت جمع کرنے میں لگ گیا آخر کار ایک عالم و فاضل اور علامہ بن گیا اور دوسرا مصر کا بادشاہ بن گیا جو بادشاہ بنا تھا وہ اپنے بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتا اور کہتا: مجھے دیکھو کہ میں حکومت کر رہا ہوں اور میرے بھائی کی حالت بھی دیکھو کہ اب تک غریبی و مفلسی کا شکار ہے۔

ایک دن اس کے بھائی نے اس سے کہا: تجھ سے زیادہ اللہ کی نعمت مجھ پر ہے اس کے فضل و کرم کا جس قدر شکر کروں کم ہے کہ مجھ کو انبیاء علیہم السلام کی میراث ملی اور تجھے فرعون و ہامان کی، یعنی مجھے علم و فضل حاصل ہوا اور تجھے ملک مصر کی حکومت ملی۔^(۱)

(گلستان سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

ننگے پاؤں

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی زمانہ کی سختیوں کا شکوہ نہیں کیا لیکن ایک موقع پر دامن استقلال ہاتھ سے چھوٹ گیا نہ میرے پاؤں میں جوتی تھی اور نہ جوتی خریدنے کی استطاعت تھی، میں اسی ناگفتہ بہ حالت میں غمگین و

۱..... گلستان سعدی، باب سوم در فضیلت قناعت، حکایت نمبر ۲، ص ۸۵

تنگ دل کو فدی جامع مسجد میں پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص پڑا ہے جس کے سر سے پاؤں ہی نہیں ہیں اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنے ننگے پاؤں غنیمت سمجھے۔^(۱) (گلستان)

سیاہ پوشی کی وجہ

ایک بے علم مدعی نے ایک بزرگ سے دریافت کیا: حضرت آپ نے سیاہ پوشی کیوں اختیار فرمائی ہے، بزرگ نے جواب دیا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین چیزیں چھوڑی تھیں فقر، علم، شمشیر، شمشیر تو بادشاہوں نے لے لی مگر اسے صحیح طور پر استعمال نہ کیا، علم علماء نے اختیار کیا مگر اسے پڑھنے پڑھانے تک ختم کر دیا، فقر کو فقراء نے اختیار کیا مگر اسے وسیلہ حصول مال و جاہ بنا لیا، میں نے ان تینوں کے غم میں سیاہ پوشی اختیار کی۔^(۲) (کشف المحجوب)

جیسے پیر ویسے مرید

سید الاولیاء حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ فرماتے ہیں: ایک دن میں اپنے شیخ کے ہمراہ کباب تھا چلتے چلتے آذربائیجان کی آبادی سے گزرنے لگے تو دیکھا کہ دو تین خرقہ پوش گندم کے ڈھیروں پر کھڑے ہیں انہوں نے کسانوں کے سامنے جھولیاں پھیلا رکھی ہیں حضرت شیخ نے یہ دیکھ کر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

۱..... گلستان سعدی، باب سوم در فضیلت قناعت، ص ۹۵

۲..... کشف المحجوب، باب لبس المرقعات، ص ۵۱

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ ۖ فَمَا رَبَحَتِ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَبِئِينَ ﴿١١﴾ (1)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی خریدی ہدایت کے بدلے تو ان کی تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور یہ ہدایت یافتہ نہیں۔

میں نے عرض کی: حضور! یہ لوگ کس قدر ذلت میں گرفتار ہیں کہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو رہے ہیں، شیخ نے فرمایا: ان کے پیر کو مرید جمع کرنے کی حرص ہوئی تو اس کے مریدوں کو دنیا جمع کرنے کی حرص ہو گئی۔⁽²⁾ (کشف المحجوب)

بلخ کے کُتے

حضرت شقیق بلخی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ ایک مرتبہ خراسان سے چل کر حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے پاس ملاقات کے لیے پہنچے اور ان⁽³⁾ سے پوچھا: آپ نے اپنے

۱..... ترجمہ کنز الایمان: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے۔ (پ ۱، البقرة: ۱۶)

۲..... کشف المحجوب، باب لبس المرقعات، ص ۵۴

۳..... یہاں لکھا تھا کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے حضرت شقیق رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ سے پوچھا جبکہ احیاء العلوم میں اس کے برعکس ہے یعنی حضرت شقیق رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ سے پوچھا، اسی طرح آخر تک حضرت شقیق کے بجائے حضرت ابراہیم بن ادھم کا اور حضرت ابراہیم بن ادھم کے بجائے حضرت شقیق کا نام لکھا تھا، چونکہ مؤلف نے احیاء کا حوالہ دیا ہے لہذا ہم نے اس واقعہ کو احیاء کے مطابق درست کر کے لکھ دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ علمہ

یاروں میں سے فقراء کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ اس حال میں ہیں کہ اگر انہیں کوئی کچھ دے دے تو شکر کریں اور نہ دیں تو صبر کریں۔ حضرت شقیق رَحْمَةُ اللہ علیہ نے فرمایا: بَلَخ کے کتوں کا بھی یہی حال ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللہ علیہ نے پوچھا: آپ کے ہاں کیسے فقیر ہیں؟ حضرت شقیق رَحْمَةُ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے ہاں کے ایسے فقیر ہیں کہ اگر انہیں کوئی کچھ نہ دے تو شکر کریں اور اگر دے تو خود پر دوسروں کو ترجیح دیں اور انہیں دے دیں۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمَةُ اللہ علیہ نے ان کا سر چوم لیا اور فرمایا: استاد بجا فرماتے ہو۔^(۱) (احیاء العلوم)

سعادت مند بیوی

سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری رَحْمَةُ اللہ علیہ حضرت خواجہ جگن مہین الدین چشتی اجمیری رَحْمَةُ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے، آپ نے تمام عمر صرف دو چادروں میں بسر کردی ایک بیگمہ زمین تھی جس میں خود اپنے ہاتھوں سے کاشت کرتے تھے آپ کی غذا سردیوں میں باجرے کا دلیہ اور گرمیوں میں جو کا دلیہ تھی جس میں نمک بھی نہ ہوتا تھا ایک مرتبہ سلطان التمش نے پانچ سو روپیہ نقد، ایک دیہہ کی جاگیر کا فرمان، کچھ کپڑا، آٹا، شکر، گھی وغیرہ اپنے کو تو ال کے ذریعہ بھیجا، سلطان التارکین نے اس خیال سے کہ دیکھیں میری اہلیہ شاہی عطیہ کے بارے میں کیا کہتی ہے گھر آکر اہلیہ محترمہ سے پوچھا: بادشاہ عہد پنج صد تنکہ نقرہ و فرمان یکدیہہ فرستادہ است توجہ میگوئی بستائم؟

۱..... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، بیان احوال السائلین، الجزء الرابع، ص ۲۶۵

بادشاہ وقت نے پانچ سو روپے اور ایک گاؤں کا فرمان بھیجا ہے تم کیا کہتی ہو یا میں یہ ہدیہ لے لوں؟

آپ کی اہلیہ محترمہ نے جواب دیا: اے خواجہ! تُو چہ میخواهی کہ فقرِ چندیں سالۂ خود را باطل کنی! تو خاطر جمع دار من دو سیر ریسماں بدستِ خود رشتہ ام از ان مقدار جامہ خواهد شد کہ ترا فوطہ و مرا دامنہ خواهد شد . اے خواجہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے اتنے برسوں کے فقر کو باطل کر لیں آپ خاطر جمع رکھیں میں نے دو سیر سوت اپنے ہاتھ سے کات لیا ہے جس سے آپ کا تہبند اور میرادو پٹہ بن جائے گا۔ یہ جواب باصواب سن کر حضرت بہت مسرور ہوئے اور کوتوال کے پاس پہنچ کر کہا: میں یہ نذرانہ قبول نہیں کر سکتا کیونکہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے اور بلا ضرورت کیوں لیا جائے۔^(۱) (سیر الاولیاء، انوار الفرید)

روزی کا دار و مدار عقلمندی پر نہیں

شاہ فارس نے ایک حکیم سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ بعض احمق بڑے مالدار ہوتے ہیں اور عاقل عموماً محروم رہتے ہیں؟ حکیم نے جواب دیا: صانع نے یہ چاہا کہ لوگ مجھ کو پہچانیں اس لیے کہ اگر ہر عقل مند مالدار ہوتا اور ہر احمق محروم رہتا تو ہر کوئی یہ سمجھتا کہ رزق کا دار و مدار عقل پر ہے لیکن جب لوگ معاملہ اس کے برعکس دیکھتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ رازق کوئی اور ہی ہے ظاہری اسباب کا کچھ اعتبار نہیں۔

اگر روزی بہ دانش بر فردے ز نادان تنگ تر روزی نہ بودے

بہ ناداناں چناں روزی رساند کہ دانا اندراں حیراں بہ ماند
اگر روزی عقل سے بڑھ جایا کرتی تو نادان سے بڑھ کر کوئی تنگ دست نہ ہوتا۔ (اللہ تبارک
و تعالیٰ) نادانوں کو اس طرح سے روزی پہنچاتا ہے کہ دانا اس میں حیران رہ جاتا ہے۔

سوال کرنے سے مر جانا بہتر ہے

ایک درویش فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتا تھا اور پرانے کپڑوں پر پیوند پر پیوند لگا تا
تھا اور اپنے دل کو یہ کہہ کر تسکین دیتا کہ
بہ نان خشک قناعت کنیم و جامہ دلق کہ رنج محنت خود بہ کہ بار منت خلق
ہم خشک روئی پھٹے پرانے کپڑوں پر قناعت کرتے ہیں اس لیے کہ لوگوں کا بارِ احسان
اٹھانے سے اپنی محنت کی تکلیف اٹھانا زیادہ بہتر ہے۔

کسی شخص نے مشورہ دیا کہ اس تکلیف میں کیوں پڑے ہو؟ اسی شہر میں فلاں آدمی
بڑا سخی ہے وہ اس قدر فیاض اور رحم دل ہے کہ اگر اس کو تیری غربت کا پتہ چل جائے تو
وہ خود تجھ کو اس قدر خیرات دے کہ تم خوشحال ہو جاؤ تم اس کے پاس جاؤ اور اپنی حالت
بیان کرو وہ تمہیں خالی ہاتھ نہیں رہنے دے گا درویش نے جواب دیا: خاموش رہ کہ کسی
کے آگے دستِ سوال دراز کرنے سے فقر و فاقہ کی حالت میں مر جانا زیادہ بہتر ہے۔

ہم رقعہ دوختن بہ والزام کنج صبر کز بہر جامعہ رقعہ برخواجان ہشت
ہٹا کہ باعثِ قوت و وزخ برابرست رفتن بہ پائے مردیئے ہمسایہ در بہشت^(۱)
(گلستان سعدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ)

امیروں کی خدمت میں درخواست پیش کرنے سے کپڑوں میں پیوند لگا کر گزارا کر لینا اور صبر پر قائم رہنا زیادہ بہتر ہے سچ تو یہ ہے کہ ہمسایہ کی مدد سے جنت میں جانا عذاب جہنم کے برابر ہے۔^(۱)

سُلطان کی ملاقات سے فرار

حضرت نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ بادشاہوں کے قرب کو سخت ناپسند کرتے تھے اور ان کی ملاقات سے بچتے رہتے تھے ایک غریب کو تو اختیار حاصل تھا کہ جس وقت چاہے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور حضرت کو اپنے جس کام کے لیے چاہے لے جائے لیکن بادشاہ کے لیے یہ اجازت نہ تھی کہ وہ بے تکلف آپ کی خدمت میں چلا جائے۔

سلطان جلال الدین^(۲) خلجی کو حضرت کی ملاقات کی بڑی تمنا تھی، اس نے حاضری کی اجازت طلب کی لیکن حضرت نے سختی کے ساتھ منع کر دیا امیر خسرو رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ دربار سے متعلق تھے سلطان نے ان سے کہا: مجھے کسی صورت حضرت کی زیارت سے مشرف کر ادیں، حضرت امیر خسرو نے سلطان سے وعدہ کر لیا کہ حضرت سے اجازت لیے بغیر ہی وہ کسی وقت سلطان کو حضرت کی خدمت میں لے جائیں گے بادشاہ بڑا مسرور

①..... یعنی اس خوددار و رویش کے نزدیک کسی مالدار سے بھیک مانگ کر کشائش و وسعت پانا اور اس کا احسان اٹھانا اتنا ہی تکلیف دہ ہے جتنا آگ میں جلنا۔ علمبیہ

②..... یہاں سلطان علاؤ الدین لکھا تھا لیکن سیرالاولیاء میں سلطان جلال الدین ہے لہذا ہم نے یہاں علاؤ الدین کے بجائے سیرالاولیاء کے مطابق جلال الدین لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ علمبیہ

تھا کہ امیر خسرو کے توسط سے حضرت کی ملاقات ہو جائے گی اور دلی تمنا بر آئے گی امیر خسرو نے بادشاہ سے یہ وعدہ کر تو لیا مگر پھر دل میں سوچا کہ اگر میں حضرت کی اجازت لیے بغیر بادشاہ کو ان کی خدمت میں لے گیا تو کہیں وہ خفا نہ ہو جائیں انہوں نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کر دیا، حضرت نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ یہ ماجرا سن کر اسی وقت شہر چھوڑ کر اپنے پیرومرشد کے پاس اجودھن (پاک پتن) تشریف لے گئے سلطان کو جب اس کی خبر لگی تو اس نے امیر خسرو سے باز پرس کی امیر خسرو نے نہایت دلیری سے کہا: مجھے بادشاہ کی رنجش سے صرف جان کا خطرہ ہو سکتا ہے لیکن اگر مُرشد رنجیدہ ہو جاتے تو ایمان کا خطرہ تھا۔^(۱) (سیر الاولیاء)

میں جاگیر قبول نہیں کر سکتا

ایک مرتبہ سلطان شمس الدین اتمش نے اپنے پیرومرشد حضرت قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں ایک بڑی جاگیر کی پیش کش کی اور عاجزانہ درخواست کی کہ حضور! یہ جاگیر قبول فرمائیں آپ نے سختی کے ساتھ انکار فرمادیا اور کہا: ہمارے خواجگانِ چشت نے اس قسم کی جاگیریں قبول نہیں کیں میں کیونکر قبول کر سکتا ہوں۔ (سیر الاولیاء)

یہ تو رعایا کا ہی حق ہے

حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے جب حج کی نیت سے سفرِ حجاز کا ارادہ کیا اور

۱..... سیر الاولیاء، باب اول در فضائل خواجگان چشت، ص ۱۳۵

اس کی خبر بادشاہ کے وزیر عبدالرحیم خانخاناں کو ہوئی تو اس نے کئی لاکھ روپیہ آپ کی خدمت میں زادِ راہ کے لیے بطورِ نذرانہ پیش کیا اور التجا کی: مجھے امید ہے کہ حضرت اس حقیر نذرانہ کو قبول فرما کر ممنون فرمائیں گے، آپ بے حد ناراض ہوئے اور روپیہ یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ہم فقیروں کے لیے ہرگز مناسب نہیں کہ ہم مخلوقِ خدا کی گاڑھی کمائی کا مال ضائع کر کے حج کو جائیں یہ تو رعایا کا ہی حق ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

یہ چیزیں ضرورت مندوں کو دی جائیں

حضرت شیخ المشائخ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک بار سلطان ناصر الدین حاضر ہوا اور آپ کی صحبت سے اس قدر متاثر ہوا کہ اپنے وزیر خاص کے ذریعہ چند مواضعات کی جاگیر اور بہت سا روپیہ بطورِ نذرانہ ارسالِ خدمت کیا آپ نے جاگیر کا فرمان اور روپیہ قبول کرنے سے شدت کے ساتھ انکار کرتے ہوئے فرمایا: میں ہدایت کرتا ہوں کہ یہ چیزیں ضرورت مندوں کو دی جائیں ہمارے خواجگانِ چشت نے ہمیشہ ان چیزوں سے پرہیز کیا ہے۔ (سیر الاولیاء)

فقیروں کو مال و دولت سے کیا کام

حضرت صید علی شاہ صاحب سوہاوی (کشمیری) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں والی پونچھ راجہ بلد یو سنگھ نے سردار محمد اکرم خان رئیس اعظم و سپرنٹنڈنٹ پولیس خواجہ عبداللہ رئیس پونچھ اور میاں نظام الدین وزیر کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میں آپ کی خدمت میں قدم

بوسی کے لیے حاضر ہونا چاہتا ہوں اجازت کا طلب گار ہوں آپ نے سختی کے ساتھ انکار فرمادیا، اس کے کچھ عرصہ بعد آپ جب تحصیل ”مہنڈ ر“ کے دورہ پر نکلے تو مدارپور کے مقام پر بلند یونگھ مع ارکان حکومت حاضر خدمت ہو ملاقات کے دوران راجہ نے ایک پروانہ پیش کیا جس میں تحریر تھا کہ میں بحیثیت والی ریاست پونچھ آپ کو مواضعات ذیل کی جاگیر اور دس ہزار روپیہ نقد بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: فقیروں کو مال و دولت سے کیا کام! تم پونچھ کے والی ہو اور فقیروں کی یہ ساری دنیا ہے یہ فرما کر روپیہ اور جاگیر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (تذکرہ مشائخ چشت)

آز بگزار و پادشاہی گن گردن بے طمع بلند بود

(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ)

حرص و لالچ چھوڑ اور بادشاہی کر، بے طمع کی گردن بلند رہتی ہے۔

خانہ بدوشوں کا کتا

شیخ المشائخ سید محمد راشد ملقب بہ پیر سائیں روضہ دھنی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے حرص و طمع کی مذمت میں بطور تمثیل ارشاد فرمایا: خانہ بدوشوں کے پاس ایک کُتا تھا وہ ہڈیاں کھانے کا اس قدر حرص تھا کہ جہاں کہیں سے ڈھول بجنے کی آواز سنتا دوڑتا ہوا وہیں پہنچ جاتا۔ ایک دن دو گاؤں میں شادیاں تھیں اور دونوں گاؤں کے درمیان ایک نہر تھی نہر کے کنارے خانہ بدوشوں نے ڈیرا لگا رکھا تھا کتے نے نہر کے ایک طرف کے گاؤں سے ڈھول کی آواز سنی تو اس نے اُس گاؤں میں پہنچنے کی خاطر نہر میں چھلانگ لگا دی

وہ ہڈیاں کھانے کے شوق میں تیرتا ہوا دوسرے کنارے کے قریب پہنچا تو اس طرف کے گاؤں سے ڈھول کی آواز بند ہو گئی اور دوسری طرف کے گاؤں سے ڈھول کی آواز سنائی دی کتا پلٹ کر تیرتا ہوا اسی جانب بڑھنے لگا لیکن جب اس کنارے کے قریب آیا تو ادھر کا ڈھول بجنا بند ہو گیا اور دوسری طرف بجنے لگا، کتے نے وہیں سے دوسری جانب تیرنا شروع کر دیا یہی ماجرا بار بار ہوتا رہا اور حریص کتا ادھر ادھر آنے جانے ہی میں تھک ہار کر مر گیا۔

اے عزیز! طالب حق کے لیے لازم ہے کہ وہ ہر وقت یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ رہے جو شخص کبھی حق تعالیٰ کی طرف رُخ کرتا ہے اور کبھی دنیا کی طرف تو آخر کار اس کا انجام بھی خانہ بدوشوں کے کتے کا سا ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ روئے دہنی)

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
ہم خدا خواہی و ہم دنیا ئے دُوں ایں خیال ست و محال ست و جنوں
(مولانا روم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ)

تُو خدا کا وصال بھی چاہتا ہے اور دنیا کا حصول بھی یہ تیرا محض خیال ہے یہ امر محال ہے اور تیرا پاگل پن ہے۔

دین و دنیا ہر دو کے آید بدست ایں فضولیہا مکن اے خود پرست
(بوغلی قلندر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ)

دین اور دنیا دونوں کب ہاتھ آ سکتے ہیں اے خود پرست یہ فضولیات نہ کر۔

اگر گدھے کے سر پر سینک ہونے

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے ایک آدمی کو دیکھا کہ غربت و مفلسی کی وجہ سے اس کے بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا، اپنی برہنگی چھپانے کے لیے اس نے آدھا بدن ریت میں چھپا رکھا تھا اس نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو عرض کی: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی مال و دولت عطا کرے آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی اور چل دیئے کچھ دنوں بعد آپ کو وہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر واپس آ رہے تھے کہ اسی شخص کو دیکھا کہ سپاہی اسے گرفتار کر کے لیے جا رہے ہیں اور لوگوں کی بھیڑ تماشا دیکھنے پیچھے لگی ہوئی ہے آپ نے لوگوں سے پوچھا: اس کی یہ حالت کیوں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا حضرت! یہ شخص شراب پی کر بد مستی میں ایک آدمی سے لڑ پڑا اور اس کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا اب اسے قصاص کے لیے لے جا رہے ہیں:

گر بہ مسکین اگر پڑا شتہ تخم کج شک از جہاں برداشتہ

بیچ کس را گرد خود گلداشته این دو شاخ گاؤں گر خرداشتہ

مسکین بلی کو اگر پڑ لگ جاتے تو دنیا میں چڑیوں کا بیج مار دیتی نیل کے دو سینک اگر گدھے کو لگ جاتے تو وہ کسی کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیتا۔

عاجز! باشد کہ دست قوت یابد بر خیزد و دست عاجز اں برتابد

ہو سکتا ہے کہ اگر کسی عاجز کو قوت حاصل ہو جائے تو وہ دوسرے عاجز لوگوں کے ہاتھ مروڑ کر

رکھ دے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ (۱)

اگر اللہ تعالیٰ تمام بندوں کے لیے رزق کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں فساد و سرکشی پھیلا دیتے۔
آں کس تو نگرمت نہ مے گرداند او مصلحت تو ز تو بہتر داند (۲)

(گلستان سعدی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ)

وہ جو تجھے تو نگر نہیں بناتا، وہ تجھ سے زیادہ تیری مصلحت کو جانتا ہے۔

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: وہ شخص کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اور
بقدر کفایت رزق دیا گیا اور اللہ نے اسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔ (۳) (مسلم)
یعنی جسے ایمان و تقویٰ، بقدرِ ضرورت مال اور تھوڑے مال پر صبر، یہ چار نعمتیں مل
گئیں اس پر اللہ کا بڑا ہی کرم و فضل ہو گیا وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔

اندھے کی بیوی

حضرت سید محمد راشد پیرسائیں روضہ دہنی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے خلیفہ میاں لقمان رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت روضہ دہنی کے حضور میں میر مبارک ٹالپر نے
اپنے والد میر سہراب خان کی عقلمندی اور دانائی کی تعریف کرتے ہوئے کہا: ہمارا باپ ہم کو

۱..... ترجمہ کنز الایمان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد
پھیلاتے۔ (پ ۲۵، الشوری: ۲۷)

۲..... گلستان سعدی، باب سوم در فضیلت قناعت، ص ۹۳

۳..... مسلم، کتاب الزکاة، باب فی الکفاف والقناعة، ص ۵۲۴، الحدیث: ۱۵۴

نصیحت کرتے ہوئے کہا کرتا ہے کہ دنیا اچھی چیز ہے ہماری زندگی اور موت میں کام آتی ہے لہذا اس کی حفاظت کرنی چاہیے اس پر حضرت نے فرمایا: اے میاں مبارک ایک عورت انتہائی بد صورت تھی پیٹ ڈھول کی مانند آنکھیں چوہے کی آنکھوں جیسی اور چڑی جنگلی گودہ کی چڑی کی طرح تھی جب اس کے لیے اور کوئی رشتہ نہ ملا تو اسکے ماں باپ نے مجبور ہو کر ایک نابینا کے ساتھ اس کی شادی کر دی یہ عورت شوہر کے سامنے اپنی خوبصورتی بیان کیا کرتی کہتی: میری آنکھیں ہرنی کی آنکھوں کو شرماتی ہیں میرے چہرے کے سامنے چاند کی چاندنی ماند پڑ جاتی ہے میں اتنی حسین و جمیل ہوں کہ عورتیں مجھے دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں میں سوچتی ہوں کہ آپ کس قدر خوش نصیب ہیں کہ مجھ جیسی یگانہ روزگار بیوی آپ کو میسر آ گئی۔

ایک دن اس کے نابینا شوہر نے اسے جھڑک کر کہا: اگر واقعی تو خوبصورت ہوتی تو کسی مالدار سیٹھ کے نکاح میں ہوتی مجھ کو نکال اندھے کے پلے نہ پڑتی۔ اسی طرح یہ حرافہ دنیا اندھے دنیا داروں کی نظر میں خود کو خوبصورت بنا کر پیش کرتی اور ان کو فریفتہ کرتی ہے لیکن اہل معرفت اس کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں اور اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ (ملفوظات روئے دہلی)

ہست دنیا پیر زال و پُر فریب میکند پیر و جواں را ناخکب

دنیا بوڑھی عورت فریب سے بھری ہے بوڑھے اور جوان کو بے صبر بنا دیتی ہے۔

گر براقتد پردہ از روئے مجاز نفرت گیری ز زال حیلہ ساز

اگر دنیا کے چہرے سے پردہ اُلٹ جائے تو تو اس حیلہ گر بڑھیا سے نفرت کرنے لگے۔

زشتِ روئے او چوں آید در نظر از خدا خواہی اماں اے بے خبر
اے بے خبر! اگر کسی وقت تجھے اس کا (اصلی) چہرہ بد نظر آجائے تو اسی وقت تو اللہ کی پناہ مانگ
اٹھے۔

عارفاں دادند او را صد طلاق ہر کہ عاشق شد بروا و گشت عاق
عارفوں نے اسے سو طلاقیں دے رکھی ہیں جو اس پر عاشق ہو گیا وہ اللہ کا نافرمان (باغی) بن
گیا۔ (حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

خلعتِ سلطانِ عشق

حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر الملّقب بہ شیخ عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام بادشاہ
وقت نے ایک فرمان بایں مضمون جاری کیا: اگر آپ ہم کو اپنی تشریف آوری سے نوازیں
تو عین سعادت ہوگی اور اس سے پہلے ہماری مجلس میں حاضر ہونے میں جتنی تقصیرات
ہوئی ہیں وہ ہم نے سب کی سب معاف کر دی ہیں، آپ نے بادشاہ کو جواب میں لکھا:
ہیچ باب ازیں باب روئے گشتن نیست ہر آنچہ بر سر ما مے رود مبارکباد
کے کہ خلعت سلطانِ عشق پوشیدہ ست بکھائے بہشتی کجا شود دلشاد
ہم (اللہ تعالیٰ کے) اس دروازے کو چھوڑ کر کسی کے دروازے پر نہیں جاسکتے اس کے نتیجے میں
ہم کو جو کچھ برداشت کرنا پڑے ہم خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے (راہِ خدا میں پہنچنے والی ہر
تکلیف کو اپنے حق میں مبارک سمجھیں گے) جس شخص نے سلطانِ عشق کی خلعت پہن لی ہو جتنی پوشاکوں
سے بھی اس کا دل کہاں خوش ہو سکتا ہے۔^(۱) (اخبار الاخیار)

۱..... اخبار الاخیار، ص ۴۰

عزت، مال و دولت سے نہیں

حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے خلیفہ اجل حضرت شیخ صدر الدین حکیم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو لوگ کہتے ہیں کہ انسان مال و دولت اور عزت و شان کے بغیر حقیر و ذلیل سمجھا جاتا ہے تو ان کے سر پر اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰہِ وَّرَسُوْلِہِ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ (عزت تو حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مومنوں کے لیے ہے۔) کی تلواریں مارو اور وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ^(۱) کی تیغ ان کے سینہ پر مارو اور اَلَيْسَ اللّٰہُ بِكَافٍ عَبْدًا^(۲) کا خنجر ان کے گلے میں گھونپ دو یہ ان کے لیے کافی ہوگا اور پھر یہ کہو کہ اپنی ہستی کو دیکھو اور مستی نہ کرو۔

بادوست کنج فقر بہشت ست و بوستاں بے دوست خاک بر سر جاہ و تو نگری
دوست کی معیت میں گوشہ فقر بہشت ہے اور باغ ہے دوست کی معیت نہ ہو تو جاہ و تو نگری
پر بھی خاک پڑے۔^(۳) (اخبار الاخیار)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بیان

شیخ المحققین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیدی
شیخ عبدالوہاب المتقی القادری الشاذلی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے ایک دوست نے مجھ سے بیان

①..... ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (پ ۲۸، الطلاق: ۳)

②..... ترجمۂ کنز الایمان: کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں۔ (پ ۲۴، الزمر: ۳۶)

③..... اخبار الاخیار، ص ۱۴۸

کیا کہ ایک مرتبہ قحط کے زمانہ میں شیخ عبدالوہاب اپنے ایک دوست کے ساتھ ایک مسجد میں تھے ایک کوئہ میں یہ اور دوسرے کوئہ میں وہ عبادتِ الہی کر رہے تھے دونوں نے طے کر لیا تھا کہ ہم آپس میں گفتگو نہ کریں گے نیز کسی سے کھانا نہ مانگیں گے اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کچھ کھائیں گے متواتر بیس دن اسی طرح گزر گئے ان دونوں نے باہم کوئی بات نہیں کی اور نہ کھانا کھایا اکیسویں دن ایک حلوائی مسجد میں آیا اور ان دونوں کے درمیان کھانا رکھ کر چلا گیا ان دونوں نے اس میں سے کچھ نہ کھایا بائیسویں دن وہ حلوائی پھر مسجد میں آیا اور جو کھانا لایا تھا ان کے سامنے رکھ کر چلا گیا اس مرتبہ بھی ان دونوں نے کھانے کو ہاتھ تک نہ لگایا تیسویں دن وہی حلوائی کھانا لے کر آیا جب اس نے دیکھا کہ پہلے دو دنوں میں لایا ہوا کھانا جوں کا توں ویسے ہی پڑا ہے تو اب کی بار اس نے اپنے ہاتھ سے لقمے بنا کر ان دونوں کو کھانا کھلایا۔

یہ اس زمانے کا قصہ ہے جب کہ شیخ عبدالوہاب مکہ معظمہ نہیں آئے تھے اور اس وقت آپ کی عمر تقریباً پندرہ سولہ سال کی ہوگی آپ اپنی عمر کے بیسویں سال مکہ معظمہ آئے اور شیخ علی متقی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی صحبت میں رہنے لگے۔^(۱) (اخبار الاخیار)

اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ ہمارے گھر میں ڈالتے ہو!

حضرت پیر سائیں روضہ دہنی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے خلیفہ محمود نظامانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پیر سائیں کے مریدوں نے نذر و نیاز کی بہت سی اشیاء اور تحفے تحائف

میرے پاس جمع کرائے تاکہ میں ان کی طرف سے حضرت قبلہ پیر سائیں کی خدمت میں لے جا کر پیش کروں جن میں کپڑا سونے چاندی کے زیورات وغیرہ شامل تھے۔ میں ان تمام چیزوں کو لے کر سلطان فقیر نظامانی اور سید میر علی شاہ کے ہمراہ درگاہ شریف پہنچا قبلہ پیر سائیں اس وقت ایک باغیچے میں تشریف فرما تھے، میاں قابل شاہ اور خلیفہ آدم خان ہم سے پہلے حضور میں حاضر تھے ہم نے حاضر خدمت ہو کر تمام اشیاء آپ کے سامنے رکھ دیں آپ نے فرمایا: واہ واہ! تو دیدہ و دانستہ یہ حرکت کرتا ہے؟ اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ سمیٹ کر ہمارے گھر میں پھینکتا ہے اس طرح نہیں کرنا چاہیے۔

میں نے عرض کی: حضور میں یہ چیزیں اپنے گھر سے نہیں لایا ہوں درگاہ شریف کے مریدوں نے آپ کے حضور پیش کرنے کے لیے مجھے دی ہیں مجھے تو جو کچھ ملتا ہے درویشوں میں تقسیم کر دیا کرتا ہوں یا خیرات کر دیا کرتا ہوں۔

فرمایا: جو کچھ ہمارے لیے یا تمہارے لیے ملے سب درویشوں کو دے دیا کرو یا خیرات کر دیا کرو۔ (ملفوظاتِ روضۂ دہلی)

جب تو مرے گا ہمارا رزق کشادہ ہوگا

حضرت پیر سائیں روضۂ دہلی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے خلیفہ محمد لقمان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت کے ہاں کچھ مہمان آ گئے اتفاقاً حضرت کے پاس خورد و نوش کا کوئی سامان نہ تھا آپ کے خادم فقیر واحد نے کی کوشش کے باوجود بازار سے کوئی چیز ادھار بھی نہ مل سکی تو اس نے حضرت کی خدمت میں عرض کی: حضور! کوئی دکاندار

اُدھار نہیں دے رہا اب کیا کیا جائے، آپ نے فرمایا: اے واحد ڈنہ! فقیر اصلی متوکل ہوتے ہیں تو ابھی اپنی کوشش ترک کر اور عنان اختیار ہاتھ سے چھوڑ دے۔ تھوڑی ہی دیر بعد فقیر واحد ڈنہ نے حاضر ہو کر عرض کی: قبلہ اڑھائی روپے نذرانہ مل گیا ہے، فرمایا: ان میں سے ایک روپیہ خرچ کے لیے گھر میں بھیج دو ایک روپیہ سے فقیروں کے لیے طعام کا انتظام کرو اور آٹھ آنے مہمانوں پر خرچ کر دو۔

ابھی بمشکل ایک ہی گھڑی گزری ہوگی کہ فقیر واحد ڈنہ پھر آیا اور بولا: قبلہ اڑھائی روپیہ نذرانہ میں اور آگئے ہیں، فرمایا: پہلے کی طرح یہ بھی خرچ کر دو، اس نے عرض کی: قبلہ سردی کا موسم ہے ان میں سے کچھ رقم مہمانوں کے صبح کے ناشتہ کے لیے رکھ لی جائے تو مناسب ہوگا، آپ نے برہم ہو کر فرمایا: اے واحد ڈنہ! تو ہمارے رزق کی راہ بند کر کے چھوڑے گا ہمارا رزق اس وقت کشادہ ہوگا جب تو مر جائے گا، تعجب ہے کہ ابھی تھوڑی دیر ہی پہلے تجھے کوئی ادھار بھی نہیں دے رہا تھا اور اب تو کل صبح کے لیے بچا کر رکھ لینے کی سوچ رہا ہے۔ (ملفوظات روضہ دہنی)

اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاج ملوک

اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم (علامہ اقبال)

تو اب تیسری بات بتانے میں کیا فائدہ؟

ایک شخص نے چڑیا کو پکڑ لیا چڑیا نے پوچھا: تم مجھے پکڑ کر کیا کرو گے؟ وہ بولا: میں تجھ کو بھون کر کھاؤں گا، چڑیا بولی: میرا ننھا سا جسم تیری مٹھی کو نہیں بھر سکتا تیرا پیٹ میرے

گوشت سے کیا بھرے گا بہتر یہ ہے کہ تو مجھے چھوڑ دے میں تجھے تین ایسی قیمتی باتیں بتاؤں گی جو تجھے نفع بخش ہوں گی، ایک بات تو میں تجھے ابھی بتاؤں گی اور دوسری درخت پر بیٹھ کر اور تیسری سامنے کے ٹیلے پر بیٹھ کر، اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے میں تجھے چھوڑ دوں گا پہلی بات بتا، چڑیا نے کہا: گزری ہوئی بات پر افسوس نہ کرنا، اس آدمی نے چڑیا کو چھوڑ دیا وہ اڑ کر درخت پر بیٹھی اور بولی: دوسری بات یہ ہے کہ ناممکن بات پر کبھی یقین نہ کرنا، یہ کہہ کر اڑی ٹیلے پر جا بیٹھی اور بولی: تو بڑا بد نصیب ہے اگر مجھے ذبح کر دیتا تو میرے پیٹ سے تجھے ڈیڑھ ڈیڑھ چھٹانک کے دو موتی ملتے، وہ آدمی افسوس کے ساتھ ہاتھ ملنے لگا اور غصہ میں ہونٹ چبانے لگا پھر پوچھا: وہ تیسری بات کون سی ہے؟

چڑیا نے کہا: تو نے میری پہلی دو باتوں پر ہی عمل نہیں کیا تیسری بات بتانے میں کیا فائدہ؟ دیکھ میں نے کہا تھا کہ گزری بات پر افسوس نہ کرنا لیکن مجھے چھوڑ دینے کے بعد تو اس پر افسوس کرنے لگا، دوسری بات میں نے یہ بتائی کہ ناممکن بات پر کبھی یقین نہ کرنا لیکن تو نے ناممکن بات پر یقین کر لیا، یہ نہ سوچا کہ میرا گوشت پوست اور بال و پر ملا کر ایک چھٹانک بھر نہ ہوں گے تو میرے پیٹ میں ڈیڑھ ڈیڑھ چھٹانک کے دو موتی کیونکر سما گئے ہوں گے، یہ کہا اور پھر سے اڑ گئی۔^(۱) (احیاء العلوم)

بدوزد طمع دیدہ ہوشمند در آرد طع مرغی و ماہی بہ بند

(شیخ سعدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ)

طمع ہوشمند کی آنکھ سی دیتی (بند کر دیتی) ہے طمع پرندے اور مچھلی کو جال میں لے آتی ہے۔

۱..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ۲۹۶/۳

چیونٹی کی غذا اور اُس کی حرص

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے فرمایا: چیونٹی ایک سال میں گندم کا ایک دانہ کھاتی ہے لیکن حرص کے سبب رات دن سرگرداں رہتی ہے اور آرام نہیں کرتی سالک کو چاہیے کہ قانع اور شاکر رہے چیونٹی کی طرح حریص نہ ہو۔
(تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی)

شیخ فرید الدین عطار رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:
تا بہ کے چوں مور باشی دانہ کش گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
تو کہاں تک چیونٹی کی طرح دانے ڈھونڈتا رہے گا اگر تو مرد حق ہے تو فاقہ کو مردانہ وار برداشت کر۔

اب کون سی چیز باقی رہ گئی

خليفة وقت نے حضرت ابو حازم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کی خدمت میں عریضہ بھیجا کہ آپ کو جو حاجت ہو لکھ کر بھیج دیں تاکہ ہم اس کو پورا کر دیں، آپ نے جواب میں لکھ بھیجا کہ میں نے اپنی تمام حاجات اللہ کے حضور پیش کیں جو اس نے منظور کیں ان کو میں نے قبول کر لیا اور جو نا منظور کیں میں نے ان پر قناعت سے کام لے لیا اب کون سی چیز باقی رہ گئی جو تم کو لکھ کر بھیجوں؟^(۱) (احیاء العلوم)

قناعت تو نگر کند مرد را خبر کن حریص جہاں گرد را
(شیخ سعدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ)

۱..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ۳/۲۹۵

قناعت آدمی کو تو مگر کر دیتی ہے حریص جہاں گرد (حرص کے مارے در بدر پھرنے والے) کو اس بات کی خبر کر دو۔

دو دروازے

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: آپ کی دنیاوی عمر تمام انبیاء سے زیادہ ہوئی آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ فرمایا: مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک مکان کے دو دروازے ہیں ایک دروازے سے اندر گیا اور دوسرے سے باہر نکل آیا۔^(۱) (احیاء العلوم)

دنیا خوابے ست زندگانی دروے خوابے ست کہ در خواب بہ بنی آں را
دنیا ایک خواب ہے اور زندگی اس میں ایک خواب ہے کہ تو اسے خواب میں دیکھ رہا ہے۔

حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کی پگڑی

حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک درویش حاضر ہوا اور مجلس میں بیٹھ گیا، حضرت نے اس وقت نہایت عمدہ قیمتی پگڑی باندھ رکھی تھی درویش اس پگڑی کو دیکھ کر دل میں سوچنے لگا کہ یہ پگڑی اگر مجھے مل جائے تو کیا ہی اچھا ہو اس نے حضرت سے پوچھا: حضور! تو کُل کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: تو کُل کے معنی یہ ہیں کہ دوسروں کے پاس اگر کوئی اچھی چیز دیکھو تو اس کی طمع نہ کرو پھر حضرت نے پگڑی سر سے اتار کر فرمایا: یہ پگڑی نہایت عمدہ اور قیمتی ہے لو اب یہ تم ہی لے جاؤ۔^(۲) (کشف المحجوب)

۱..... (احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۲۵۲/۳)

۲..... (کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتہم من المتأخرین، ص ۱۶۹)

مجھے امارت کی ضرورت نہیں

ایک مرتبہ سلطان فیروز شاہ تغلق نے اپنے مصاحب محمد جعفر کے ذریعہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا: دہلی کے بادشاہوں سے آپ کے والد اور دادا صاحب کا ہمیشہ تعلق رہا ہے میری خواہش ہے کہ آپ کا نام بھی میرے امراء دربار میں شامل رہے، آپ نے جواب دیا: بادشاہ سلامت کو کہنا اول تو میں منصب اور متاع دنیوی کو آتش واژدہا سمجھتا ہوں، دوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی غلامی کے آگے امارت ظاہری کی کچھ حقیقت نہیں، میں فقیر ہوں میری نوکری یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرتا رہوں اللہ تعالیٰ میرا مالک و مددگار ہے۔ (تاریخ فرشتہ)

تم مجھ کو اس فتنہ سے دُور ہی رکھو

حضرت حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کے توکل اور قناعت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے گھر میں ان چار چیزوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ بچھانے کے لیے ایک بوریا، تلاوت کے لیے ایک قرآن مجید، کتابوں کا بستہ اور وضو کے لیے ایک لوٹا۔ ایک دن سلطان محمد سلیمان آپ کی زیارت کے لیے ان کے مکان پر پہنچا دروازے پر دستک دی اور حاضری کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دی وہ اندر آ کر بیٹھ گیا سلطان نے عرض کی: حضرت! یہ کیا بات ہے کہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو مجھ پر رعب طاری ہو جاتا ہے، آپ نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: عالم

جب اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے لیکن جب علم سے مال حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ ہر چیز سے خود ڈرتا ہے، سلطان نے چالیس ہزار درہم آپ کی خدمت میں بطور نذر پیش کیے اور عرض کی: آپ یہ حقیر سا نذرانہ براہ کرم قبول فرمائیں اور آپ ان کو اپنی ضروریات پر صرف فرمائیں، آپ نے فرمایا: جن لوگوں سے تم نے ظلم کر کے یہ حاصل کئے ہیں یہ انہیں واپس کر دو، سلطان بولا: بخدا میں نے یہ نذرانہ اپنی وراثت میں ملے ہوئے مال میں سے پیش کیا ہے، آپ نے جواب دیا: تو بھی مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے، سلطان نے کہا: آپ یہ رقم قبول فرمائیں اور پھر غرائب و مساکین کو تقسیم کر دیں، فرمایا: میں یہ بھی نہیں کر سکتا اس لیے کہ اگرچہ میں یہ مال عدل سے ہی تقسیم کر دوں لیکن جس کو اس میں سے کچھ نہ مل سکے اور وہ یوں کہے کہ اس نے تقسیم میں عدل نہیں کیا تو وہ خواہ مخواہ گنہگار ٹھہرے، براہ کرام! تم مجھ کو اس فتنہ سے دُور ہی رکھو۔^(۱) (احیاء العلوم)

اور نمک کہاں سے آیا؟

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے لنگر خانے میں کئی دن سے نمک موجود نہ تھا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے خیال کیا کہ مرشدِ مَکَرَّم آٹھ پہر میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتے ہیں کئی دن سے صرف ٹینٹ (ڈیلے)^(۲) پکائے جا رہے ہیں اور وہ بھی بغیر نمک کے لہذا آج تھوڑا سا نمک قرض لے کر اس میں ڈال

①..... احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، الباب السادس، ۲/ ۱۸۱

②..... ڈیلا: ایک میٹھا پھل جو برسات میں ہوتا ہے۔ (اردو لغت، ۱۰/ ۲۰۱)

دینا چاہیے آپ نے ایک دکاندار سے نمک قرض لے کر اُبلے ہوئے ٹینٹوں (ڈیلوں) میں ڈال دیا جب دسترخوان بچھایا گیا اور دسترخوان پر فقراء جمع ہو گئے دعا پڑھنے کے بعد جیسے ہی بابا صاحب نے لقمہ اٹھایا فوراً واپس رکھ دیا فرمایا: لقمہ گراں ہے کوئی مشتبہ بات معلوم ہوتی ہے، یہ سنتے ہی خواجہ نظام الدین اولیاء کھڑے ہو گئے اور خوف سے کانپ گئے اور دست بستہ عرض کی: حضور! لکڑیاں مولانا سید بدر الدین اسحاق لائے، ٹینٹ (ڈیلے) مولانا جمال الدین ہانسوی اور مولانا حسام الدین کابلی لائے اور ان کو جوش فقیر نے دیا سمجھ میں نہیں آتا کہ لقمہ گراں کیوں ہے، حضرت نے فرمایا: اور نمک کہاں سے آیا؟ یہ سنتے ہی خواجہ نظام الدین سہم گئے اور عرض کی: حضور کی ذات گرامی کاشفِ حالات ہے یہ خطا مجھ ہی سے سرزد ہوئی ہے آپ آٹھ پہر میں ایک بار کھانا تناول فرماتے ہیں ڈیلے کئی دن سے بغیر نمک کے اُبالے جاتے رہے ہیں آج میں نے تھوڑا سا نمک قرض لے کر اس خیال سے شامل کر دیا کہ شاید حضور شوق سے تناول فرمائیں، فرمایا:

نظام الدین! اگر درویشان بہ فاقہ بہ میرند، از برائے لذتِ نفس قرض نہ گیرند، زیرا کہ قرض و توکل بعد المشرقین ست بہم راست نیاید۔^(۱)
درویش اگر فاقہ سے مر بھی جائیں تب بھی لذتِ نفس کے لیے قرض نہیں لیتے کیونکہ قرض اور توکل میں بُخرا المشرقین ہے دونوں ایک جگہ نہیں سماتے۔

یہ روٹیاں ہماری نہیں

شیخ المشائخ سید محمد راشد حضرت پیر سائیں روضہ دھنی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے توکل کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: حضرت بی بی رابعہ بصری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہَا مال و متاع اور سامانِ خور و نوش جمع کر کے نہ رکھا کرتی تھیں بلکہ آپ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ روزانہ محنت مزدوری سے جو کچھ کماتیں اس سے اپنی اور مہمانوں کی ضروریات پوری کرتیں اور جو کچھ بچ رہتا وہ فی سبیل اللہ خرچ کر دیا کرتی تھیں۔ ایک دن آپ کے پاس فقراء کی ایک جماعت آگئی آپ کے پاس صرف اتنا آٹا موجود تھا کہ دو ہی روٹیاں بن سکتیں آپ دو روٹیاں پکا کر مہمانوں کے پاس لے آئیں اتنے میں ایک سائل نے دروازے پر کھڑے ہو کر صدا کی: میں بھوکا ہوں اللہ کے واسطے مجھے کھانا کھاؤ، مائی صاحبہ نے ایک روٹی اس سائل کو دے دی لیکن اس کے فوراً بعد ایک دوسرا سائل آ گیا اس نے بھی اللہ کے نام پر کچھ کھانے کو مانگا تو مائی صاحبہ نے باقی ماندہ ایک روٹی بھی اس دوسرے سائل کے حوالے کر دی۔

مہمان فقراء یہ ماجرہ دیکھ کر بولے: بی بی صاحبہ! ہم کو آپ کی ولایت میں کچھ شک نہیں ہے تاہم باطنی علم کے ساتھ ساتھ ظاہری (شریعت کا) علم ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ ان دونوں روٹیوں پر ہمارا حق زیادہ تھا۔

مائی صاحبہ ان کا اعتراض سن کر خاموش رہیں کچھ دیر بعد کسی امیر کی ایک خادمہ طباق میں کچھ روٹیاں لے کر آئی اور مائی صاحبہ کی خدمت میں پیش کیں مائی صاحبہ نے گن کر

دیکھا وہ انیس روٹیاں تھیں فرمایا: یہ روٹیاں ہماری نہیں انہیں واپس لے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق ہے کہ وہ دنیا ستر آخرت، پس اگر یہ ہماری ہوتیں تو میں ہوتیں، یہ سن کر اس خادمہ نے جو ایک روٹی چھپا کر رکھ لی تھی وہ ان روٹیوں میں رکھ دی اس طرح پوری بیس روٹیاں ہو گئیں مائی صاحبہ نے مہمان فقراء سے فرمایا: آؤ کھانا کھالیں، سب کھانا کھا چکے تو مائی صاحبہ نے فرمایا: آپ حضرات عابد زہد اور علم ظاہر (شریعت) کے عالم تو بے شک ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں رکھتے تو کل سے عاری ہیں۔

(ملفوظات روضہ دہنی)

ہیں تو کل کن ملزماں پاؤ دست رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است

(مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ)

اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھ بے صبری سے ہاتھ پاؤں نہ لرزاتیرا رزق تجھ سے زیادہ تجھ پر عاشق

ہے۔

بر سر ہر دانہ بنوشتہ عیاں ایں نصیب ابن الفلاں ابن الفلاں

(مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ)

ہر ایک دانہ پر عیاں طور پر لکھا ہوا ہے کہ یہ دانہ فلاں بن فلاں کے نصیب میں ہے اور یہ

فلاں بن فلاں کے نصیب میں۔

کھانے والا گویا، دینے والا موجود ہے

حضرت پیر سائیں روضہ دہنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے فرمایا: حضرت حاتمِ اصم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ

سفر حج کو روانہ ہونے لگے تو اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا: تجھ کو کس قدر خرچ دے کر جاؤں، ان کی اہلیہ نے کہا: جس قدر میری زندگی کے دن دے جاؤ اتنے دنوں کا خرچ دیتے جاؤ، حضرت حاتم اصم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: زندگی کے دن دینا میرے اختیار میں نہیں یہ کام تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، ان کی اہلیہ نے کہا: تو پھر رزق پہنچانا بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے، آپ مطمئن ہو کر روانہ ہو گئے، کچھ دنوں بعد محلے کی مستورات ملنے کے لیے (ان کے گھر) آئیں اور انہوں نے پوچھا: حضرت حاتم اصم توج کے لیے جا چکے ہیں آپ کے اخراجات اور کھانے پینے کے لیے خرچ کی کیا صورت ہے؟ حضرت حاتم کی اہلیہ نے جواب دیا: ہاں! کھانے والا چلا گیا ہے اور دینے والا موجود ہے۔

(ملفوظات روضۃ دہنی، احیاء العلوم)

تو پھر مردوں کا مال کس کام کا؟

حضرت حاتم اصم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے ایک شخص نے کہا: فلاں آدمی نے بڑی دولت جمع کر لی ہے، فرمایا: کیا اس نے اس کے مطابق اپنی زندگی کا انتظام کر لیا ہے؟ وہ بولا: نہیں، فرمایا: تو پھر مردوں کا مال کس کام کا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

شانِ توکل و قناعت

حضرت سید محمد کرمانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کرمان کے رئیس تھے زرعی زمین باغات اور شہری جائیداد کے مالک تھے تاہم سیاحت کے شوق میں تجارت بھی کرتے تھے سامان تجارت

کرمان سے لاہور لا کر فروخت کیا کرتے تھے، واپسی میں پاک پتن شریف پہنچ کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرتے ہوئے ملتان جاتے آخر حضرت بابا صاحب کی صحبت نے اپنا اثر دکھایا سید محمد کرمانی نے اپنا تمام اثاثہ راہ خدا میں دے دیا اور تارک الدنیا ہو کر حضرت بابا صاحب کے درویشوں میں شامل ہو گئے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی رانی صاحبہ نے بھی اپنے خاوند کا ساتھ دیا اور حضرت بابا صاحب کی مرید ہو گئیں اور فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرنے لگیں، دوسرے درویشوں کے ساتھ سید محمد کرمانی بھی لنگر خانے کے لیے ٹینٹ (کریل کے پھل، ڈیلے) لینے جنگل جایا کرتے تھے مگر چونکہ عمر کا زیادہ حصہ عیش و آرام میں گزرا تھا اس لیے تیز دھوپ اور سخت گرمی میں کانٹے دار درختوں کے پھل توڑنے میں بڑی مشقت برداشت کرنی پڑتی تھی آپ کے نرم و نازک ہاتھ لہو لہان ہو جاتے تھے ایک دن حضرت بابا صاحب نے فرمایا: سید کے لیے رعایت ہے وہ ڈیلے لینے جنگل نہ جایا کریں ہم نے اس کی خدمت قبول کر لی، اس طرح سید محمد کرمانی نے اٹھارہ سال گزار دیئے، جب حضرت بابا صاحب نے حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت عطا فرما کر دہلی بھیجا تو آپ نے سید محمد کرمانی کو بھی ان کے ہمراہ جانے کا حکم دیا اور دونوں میں مواخات (بھائی چارہ) قائم کر دی تھی فرمایا:

(۱) در صحبت یکدیگر باشید و میان شما مواخات باشد .

ایک دوسرے کی صحبت میں رہنا اور تمہارے مابین بھائی چارہ رہے۔

..... سیرالاولیاء، باب سوم در بیان مناقب و فضائل... الخ، ص ۲۰۹

دہلی پہنچ کر حضرت نظام الدین اولیاء اور ان کے ہمراہیوں کو بڑی سختی برداشت کرنا پڑی کئی کئی دن گزر جاتے تھے صرف پانی سے روزہ افطار ہوتا تھا اس سختی کے زمانہ میں سلطان جلال الدین خلجی نے حضرت نظام الدین اولیاء کو ایک بڑی جاگیر دینے کا فرمان بھیجا آپ نے اس خیال سے کہ سید محمد کرمانی فاتوں سے تنگ آچکے ہوں گے سید صاحب کو تخیلہ میں بلایا اور فرمایا: جلال الدین خلجی کے فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یہ سنتے ہی سید محمد کرمانی اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر آپ نے جاگیر قبول کر لی تو پھر ہم آپ کے گھر کا پانی بھی نہیں پییں گے؟^(۱)

(سیر الاولیاء، انوار الفرید)

شان بے نیازی

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلطان علاؤ الدین خلجی نے قاصد بھیج کر درخواست کی: یا حضرت! بندہ آپ کی خدمت میں حاضری کا خواستگار ہے اجازت ہو تو حاضر ہو جاؤں، آپ نے جواب دیا: میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں میں غائبانہ دعا کرتا ہوں اور غیبت میں دعا کرنے کا اثر بھی ہو جاتا ہے، لیکن سلطان نے بار بار حاضری کے لیے اصرار کیا تو کہلا بھیجا:

خانۂ این ضعیف دو در دارد اگر شاہ از یک در در آید، من از در

دیگر بیرون روم۔

۱..... سیر الاولیاء، باب اول در فضائل خواجگان چشت، ص ۱۴

اس ضعیف کے گھر کے دو دروازے ہیں بادشاہ اگر ایک دروازے سے اندر آئے گا تو میں دوسرے دروازے سے باہر نکل جاؤں گا۔^(۱)

زہد و تقویٰ چھست، اے مرد فقیر	لا طمع بودن ز سلطان و امیر
بر در سلطان مرو رویش مبین	گنج قارون گر دہد رویش مبین
گر بہ فاقہ جاں برآید از قفس	چو گس دستت مزین بر نان کس
بر سر خوانِ قناعت دست زن	تا نباشد دست بر فرماں شکن
پشت پا زن تحت کیکاؤس را	سربده از کف مدہ ناموس را
الحذر از حُب دنیا الحذر	بہر نان و زر مخور خون جگر

زُہد و تقویٰ کیا ہے اے مرد فقیر! بادشاہ اور امیر سے بے طمع ہونا، بادشاہ کے دروازے پر نہ جا، اس کا منہ نہ دیکھ، بالفرض اگر وہ تجھے قارون کا خزانہ بھی دے تو بھی اس کی طرف نہ دیکھ، اگر فاقہ کے سبب جانِ پیچھے تن سے نکل جائے تو بھی مکھی کی طرح اپنا ہاتھ کسی کی روٹی پر نہ مار، قناعت کے دسترخوان پر ہاتھ مارتا کہ تجھے اللہ کی نافرمانی کی ہمت نہ ہو، تحت کیکاؤس^(۲) کو ٹھوکر مار، سردے دے لیکن ہاتھ سے آبرو نہ دے، پرہیز کر دنیا کی محبت سے پرہیز کر، روٹی اور زر کے لیے خون جگر مت پی۔

(حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

۱..... سیرالاولیاء، باب اول در فضائل خواجگان چشت، ص ۱۳۵

۲..... ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا تخت۔

متوکل شہزادی

شاہ شجاع کرمانی کی ایک بیٹی تھی اس کا رشتہ ایک بادشاہ نے مانگا لیکن انہوں نے منظور نہیں کیا ایک دن شاہ شجاع نے ایک غریب لڑکے کو دیکھا جو نہایت خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا وہ لڑکا نماز سے فارغ ہوا تو آپ اسے اپنے ہمراہ شاہی محل میں لے کر آئے اور اسی وقت اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دیا۔

شہزادی رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے ایک سُکھی روٹی رکھی ہوئی دیکھ کر پوچھا: یہ کیا ہے؟ لڑکے نے کہا: رات بچ گئی تھی اور روزہ افطار کرنے کے لیے رکھ لی ہے، یہ سن کر وہ اٹے پاؤں پیچھے ہٹی، لڑکا بولا: میں پہلے ہی جانتا تھا بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غربت و ناداری پر کیوں راضی ہوگی؟ وہ بولی: بادشاہ کی بیٹی غربت و ناداری پر ناراض نہیں ہے بلکہ اس لیے ناراض ہے کہ تم کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجھے اپنے والد پر بھی تعجب ہے کہ مجھ سے تمہارے متعلق یہ کہا کہ یہ لڑکا بڑا نیک اور پارسا نو جوان ہے، بھلا جس کو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ نیک اور پارسا کیسے ہو سکتا ہے؟ نو جوان عذر کرنے لگا تو وہ بولی: عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں رہوں گی یا یہ روٹی رہے گی، نو جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی۔^(۱)

۱..... تذکرۃ الاولیاء، ذکر شاہ شجاع کرمانی رحمہ اللہ، ۱/۲۷۸

ایثار و سخاوت

اللہ عزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں (ان کے دلوں میں کوئی خواہش و طلب نہیں پیدا ہوتی) اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں یعنی اپنی ضروریات کو پس پشت رکھ کر دوسروں کی حاجات پوری کرتے ہیں۔^(۱) (پارہ ۲۸، رکوع ۴)

اللہ عزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا (خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہ خدا میں خرچ کیا) ان کے دُونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے۔^(۲) (پارہ ۲۷، رکوع ۱۸)

اللہ عزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو (جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو) قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک

①..... ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (پ ۲۸، الحشر: ۹)

②..... ترجمہ کنز الایمان: بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دُونے ہیں اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے۔ (پ ۲۷، الحديد: ۱۸)

کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکیوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آ جائے (جو لوح محفوظ میں مکتوب ہے) اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔^(۱)

(پارہ ۲۸، رکوع ۱۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

اے میرے محبوب! میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی (کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے و فدیئے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جاسکے) نہ یارانہ (کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے)۔^(۲) (پارہ ۱۳، رکوع ۱۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں (کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ان میں مشغول ہو کر امور آخرت کے سرانجام دینے سے غافل ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے (تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہو کر ثواب عظیم کھو بیٹھو) تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے (بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجالاؤ) اور فرمان سنو اور حکم مانو (اللہ اور اس کے رسول

①..... ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کر قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگد اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکیوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آ جائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پ ۲۸، المنفقون: ۱۰-۱۱)

②..... ترجمہ کنز الایمان: میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی نہ یارانہ۔ (پ ۱۳، ابراہیم: ۳۱)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا) اور اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا (اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکم شریعت کے مطابق خرچ کیا) تو وہی فلاح پانے والے ہیں، اگر تم اللّٰہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مال حلال سے صدقہ خیرات دو گے) وہ تمہارے لیے اس کے دوئے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور اللّٰہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے، ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا ہے۔^(۱) (پارہ ۲۸، رکوع ۱۶)

اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللّٰہ کو معلوم ہے۔^(۲) (پارہ ۴، رکوع ۱)

اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے (صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل اور نفل کا چھپا کر) اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے، اور انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ہاں اللّٰہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو تم اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے (تو دوسروں کو اس کا احسان نہ جتاؤ) اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللّٰہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے (یعنی صدقہ و خیرات

①.....ترجمہ کنز الایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں اور اللّٰہ کے پاس بڑا ثواب ہے تو اللّٰہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں اگر تم اللّٰہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لیے اس کے دوئے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللّٰہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا۔ (پ ۲۸، النعاجین: ۱۵-۱۸)

②.....ترجمہ کنز الایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللّٰہ کو معلوم ہے۔ (پ ۴، ال عمران: ۹۲)

کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد و اطاعت الہی پر روکا (زمین میں چل نہیں سکتے) کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کر سکیں (نادان انہیں تو نگر سمجھے بچنے کے سبب) (چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لئے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں) تو انہیں انکی صورت سے پہچان لے گا (کہ مزاج میں تواضع و انکساری ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں) لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے، اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر (راہ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں) ان کے لیے ان کا نیک ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہونہ کچھ غم۔^(۱) (پارہ ۳، رکوع ۵، ۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ (نہ جاندار کو نہ بے جان کو، نہ اس کی ربوبیت میں، نہ اس کی عبادت میں) اور ماں باپ سے بھلائی کرو (ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مستعد

①..... ترجمہ کنز الایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دویہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تو نگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں انکی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لیے ان کا نیک (اجر) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہونہ کچھ غم۔ (ب ۳، البقرہ: ۲۷۱-۲۷۴)

رہتا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو) اور رشتہ داروں (حدیث شریف میں ہے رشتہ داروں کے ساتھ ایٹھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے۔ بخاری، مسلم) ^(۱) اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی (یعنی بیوی یا جو صحبت میں رہے یا رفیق سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے) اور راہ گیر (مسافر و مہمان) اور اپنی باندی غلام سے، بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترا آنے والا بڑائی مارنے والا (متکبر خود میں جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے) جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں (بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسروں کو نہ دے، شے یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے، سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے، جو یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسروں کو کھلائے) اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں، اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں (مُحْضُ غُودُ وُئُئُش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں انہیں رضائے الہی مقصود نہیں ہوتی) اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور نہ قیامت پر، اور جس کا مُصاحب شیطان ہو تو کتنا برا مصاحب ہے، اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ پر اور قیامت پر، اور اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے (اس میں سراسر ان ہی کا نفع تھا) اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دو فی کرا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔ ^(۲) (پارہ ۵، رکوع ۳)

①..... بخاری، کتاب البیوع، باب من احب البسط فی الرزق، ۱۰/۲، الحدیث: ۲۰۶۷ و کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق بصلۃ الرحم، ۹۷/۴، الحدیث: ۵۹۸۵ و مسلم، کتاب البر و الصلۃ و الآداب، باب صلاۃ الرحم و تحريم قطيعتها، ص ۱۳۸۴، الحدیث: ۲۵۵۷

②..... ترجمۃ کنز الایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی، ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا (وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپیٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں) اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا۔^(۱) (پارہ ۴، رکوع ۹)

وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی، اُن سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مالِ ناپائیدار پر بخل کیا جائے اور راہِ خدا میں نہ دیا جائے۔^(۲) (خزائن العرفان)

کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لیے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب (ساتھی و مشیر) شیطان ہو تو کتنا بڑا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر اور اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دینی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے۔ (پ ۵، النساء: ۳۶-۴۰)

۱..... ترجمہ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا۔

(پ ۴، آل عمران: ۱۸۰)

۲..... خزائن العرفان، پ ۴، آل عمران، تحت الآیة: ۱۸۰

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے، زکاۃ نہیں دیتے) انہیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں (اور شدت حرارت سے سفید ہو جائے گا) پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پٹھیں (جسم کے تمام اطراف و جوانب، اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزاس جوڑنے کا۔^(۱) (پارہ ۱۰، رکوع ۱۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد:

ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر ذہنی طرف والے (یعنی مومنین وہ گروی نہیں، وہ نجات پانے والے ہیں انہوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزا کر لیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے مستفیع ہیں) باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے: ہم (دنیا میں) نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے (یعنی مسکین پر صدقہ خیرات نہ کرتے تھے) اور یہودہ فکر والوں کے ساتھ یہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔^(۲) (پارہ ۲۹، رکوع ۱۶)

①..... ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزاس جوڑنے کا۔ (پ ۱۰، النوبۃ: ۳۴-۳۵)

②..... ترجمہ کنز الایمان: ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر ذہنی طرف والے باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابنِ آدم! میں بیمار پڑا تو تو میری عیادت کو نہ آیا، ابنِ آدم جواب دے گا: پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو سارے جہانوں کا رب ہے، اللہ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا اور تو اس کی عیادت کو نہ گیا اگر تو اس کی عیادت کو گیا ہوتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے ابنِ آدم! میں نے تجھے کھانا کھلانے کو کہا تو تو نے مجھے کھانا بھی نہ کھلایا، وہ کہے گا: اے رب! میں تجھے کھانا کس طرح کھلاتا جب کہ تو خود ہی سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، اللہ فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانے کو مانگا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا اگر تو نے اسے کھانا کھلادیا ہوتا تو اس (کھانے) کو میرے پاس پالیتا، اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی پلانے کو کہا تو تو نے مجھے پانی نہ پلایا، وہ کہے گا: پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو سارے جہانوں کا رب ہے، اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی پلانے کی درخواست کی تھی تو تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا اگر تو نے اسے پلادیا ہوتا تو اس (پانی) کو میرے پاس پالیتا۔^(۱) (مسلم)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے، صحابہ

کو کھانا دیتے تھے اور یہودہ فکر والوں کے ساتھ یہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن

کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔ (پ ۲۹، المذشر: ۳۸-۴۷)

۱.....مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عیادة المریض، ص ۳۸۹،

الحديث: ۲۵۶۹

عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جسے کچھ میسر ہی نہ ہو وہ کیا کرے؟ فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کرے اور پھر خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے، صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر اس پر بھی اسے کچھ نہ ملے؟ فرمایا: کسی مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے، عرض کی گئی: اگر اس سے یہ بھی نہ بن پڑے؟ فرمایا: ایسی صورت میں اسے چاہیے کہ خود اپنا طرزِ عمل ٹھیک رکھے اور برائی سے بچتا رہے کہ یہی اس کے حق میں صدقہ قرار پائے گا۔^(۱)

(بخاری، مسلم)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: اے ابنِ آدم! تیرے لیے ضرورت سے زائد مال کا خرچ کر دینا بہتر ہے اور اسے روکے رکھنا بُرے نتائج کا حامل ہے۔^(۲)

(مسلم، ترمذی)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو رزق تجھے عطا کیا گیا ہے اسے چھپا کر نہ رکھ اور جو کچھ تجھ سے مانگا جائے اس میں نخل سے کام نہ لے، میں نے عرض کی: یا رسول

①.....بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقة، ۴/۱۰۵، الحدیث: ۶۰۲۲ و

مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة يقع علی کل نوع من المعروف،

ص ۵۰۴، الحدیث: ۱۰۰۸

②.....مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی، ص ۵۱۶،

الحدیث: ۱۰۳۶ و ترمذی، کتاب الزہد، ۴/۱۵۳، الحدیث: ۲۳۵۰

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ کیسے ہو سکے گا؟ فرمایا: یا تو یہ رُوش اختیار کرنی ہوگی یا جہنم کا ایندھن بننا پڑے گا۔^(۱) (طبرانی فی الکبیر، ابن حبان، حاکم)

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارشاد: جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف (فضول خرچی) اور اتراہٹ (فخر و تکبر) ان دونوں سے بچ رہو۔^(۲) (بخاری)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ وَيُحِبُّ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا.^(۳) (طبرانی در کبیر و اوسط، حاکم، بیہقی)

رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: بلاشبہ اللہ تعالیٰ جواد^(۴) ہے، سخاوت

①.....المعجم الكبير للطبراني، ۱/۳۴۱، الحديث: ۱۰۲۱ و المستدرک للحاکم، کتاب

الرفاق، ۵/۴۵۰، الحديث: ۷۹۵۷

②.....بخاری، کتاب اللباس، باب قول الله تعالى: قل من حرم زينة الله... الخ، ۴/۴۵

③.....المعجم الكبير للطبراني، ۶/۱۸۱، الحديث: ۵۹۲۸ و شعب الايمان، باب في

الجود والسخاء، ۷/۴۲۶، الحديث: ۱۰۸۴۰

④.....یہاں لکھا تھا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا ہے، جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بخشنے کے بارے میں امیر

أَبْلَسْتُ ذَامَتْ بِرَمَاتِهِمْ الْعَالِيَةِ اپنی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ ۱۳۰

پر فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بخشنے کا جواد کہنا چاہئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَبْلَسْتُ، مولانا

شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ، ۲۷/۱۶۵ میں فرماتے ہیں: اسماءُ اللہیۃ

تَوْقِیْفِیۃ (یعنی قرآن و حدیث کی طرف سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ٹھہرائے ہوئے نام) ہیں، یہاں تک کہ

اللہ جَلَّ جَلَالُہُ کا جواد ہونا اپنا ایمان مگر اسے بخشنے کا نہیں کہہ سکتے کہ شرع (خبر-ع) میں وارد نہیں۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مُحَاوَرَة عَرَب

کو پسند فرماتا ہے اور عمدہ اخلاق کو پسند فرماتا ہے اور گھٹیا اور نیکے اخلاق کو بُرا جانتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافٍ لِلثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافٍ لِلْأَرْبَعَةِ.^(۱) (موطا امام محمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: بَسَّسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، مَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَتِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.^(۲) (موطا امام محمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: بدترین طعام ولیمہ کا وہ طعام ہے جس کے لیے امیروں کو دعوت دی جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنْفَقْ يَا ابْنَ آدَمَ

میں عموماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خود بھی کھائے اوروں کو بھی کھلائے۔ جو ادوہ جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہا جاتا ہے۔ سخی کے مقابل بخیل ہے (اور بخیل وہ ہے) جو خود کھائے اوروں کو نہ کھلائے۔ جو ادوہ مقابل مُسک ہے (اور مُسک وہ ہے) جو نہ کھائے نہ کھانے دے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام دُنویٰ نعمتیں دُنیا کے لیے ہیں اُس (کی اپنی ذات) کے لئے نہیں۔

(مرآة المناجیح، ۱/۲۲۱) لہذا ہم نے یہاں سخی کے بجائے جو ادوہ لکھا ہے۔ علمیہ

۱..... موطا امام مالک، باب السیر، باب فضل اجابة الدعوة، ص ۳۱۷، الحدیث: ۸۹۰

۲..... موطا امام مالک، باب السیر، باب فضل اجابة الدعوة، ص ۳۱۶، الحدیث: ۸۸۷

أَنْفَقُ عَلَيْكَ. ^(۱) (بخاری، مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابن آدم! تو (مستحقین پر راہِ خدا میں) خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (یعنی تیری آمدنی مال و رزق میں فراخی کر دوں گا)۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَذْفَعُ مِيتَةَ الشُّوْءِ. ^(۲) (ترمذی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: بلاشبہ صدقہ (خیرات) اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا اور بری موت سے بچاتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ وَأَتَمَّا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ. ^(۳) (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: بلاشبہ صدقہ (خیرات) کرنے والے سے صدقہ قبر کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ (خیرات) میں دیئے ہوئے مال و متاع کے سایہ ہی میں ہوں گے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْسَاعِي عَلَى الْأَرْزَمَةِ وَالْمُسْكِينِ

①.....بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة على الاهل، ۵۱۱/۳، الحديث: ۵۳۵۲

و مسلم، کتاب الزکاة، باب الحث على النفقة، ص ۴۹۸، الحديث: ۹۹۳

②.....ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ۱۴۶/۲، الحديث: ۶۶۴

③.....شعب الایمان، باب فی الزکاة، ۲۱۲/۳، الحديث: ۳۳۴۷

كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ^(۱) (بخاری، مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: بیوہ عورتوں اور حاجت مندوں کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اجر و ثواب میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُقْطَنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. ^(۲) (بخاری، مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: مسکین وہ نہیں جس کو ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک یادو بھجوریں (دوسرے دروازے پر) لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس ضروریات پوری کرنے کے لیے پیسے بھی نہیں اور نہ اس کی ظاہر حالت ایسی ہے کہ آسانی سے کسی کو اس کی حاجت مندی معلوم ہو جائے اور اس کی مدد کر دی جائے اور نہ وہ چل پھر کر لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔ (یعنی پیشہ ور بھکاریوں کو صدقہ خیرات دینا باعث اجر و ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: بندہ حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ

①.....بخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة على الاهل، ۵۱۱/۳، الحديث: ۵۳۵۳

و مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب الاحسان الى الارملة، ص ۱۵۹۲، الحديث:

②.....بخاری، کتاب الزکاة، ۴۹۸/۱، الحديث: ۱۴۷۶، ۱۴۷۹ و مسلم، کتاب الزکاة،

باب المسکین الذی لا یجد غنی، ص ۵۱۷، الحديث: ۱۰۳۹

خیرات کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا، حرام مال سے خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی اور حرام مال (مرنے کے بعد) اپنے پیچھے چھوڑتا ہے تو وہ حرام مال اس کے لیے جہنم کے لیے زاوراہ بنتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بُری چیز کو بُری چیز سے نہیں مٹاتا بلکہ بُری چیز کو اچھی چیز سے مٹاتا ہے، بلاشبہ گندگی کو گندگی نہیں مٹاتی۔^(۱)

(رواہ احمد، مشکوٰۃ)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا.^(۲) (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: مومن کے سوا کسی سے مصاحبَت (دوستی) نہ کرو اور تیرا طعام سوائے پرہیزگار شخص (متقی) کے کوئی دوسرا نہ کھائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑا (کے خیرات کرنے) سے ہی ہو اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر بچو۔^(۳)

(بخاری، مسلم)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ

①..... مسند امام احمد، ۳۳/۲، الحديث: ۳۶۷۲ و مشکاة، کتاب البیوع، باب الکسب

و طلب الحلال، ۵۱۵/۱، الحديث: ۲۷۷۱

②..... ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی صحبة المومن، ۱۷۷/۴، الحديث: ۲۴۰۳

③..... بخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة قبل الرد، ۴۷۶/۱، الحديث: ۳۵۹۵ و ۴۱۳

و مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة، ص ۵۰۷، الحديث: ۱۰۱۶

لَغْنَى وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ. (۱) (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: بہتر صدقہ وہ ہے جو وسعت (قلب) سے ہو اور تیرے عیال سے جس کا نفقہ تجھ پر واجب ہے ان سے شروع کر، یعنی اول خویش بعدہ درویش۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ہر مسلمان پر صدقہ (خیرات کرنا) لازم ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! جس کے پاس صدقہ (خیرات) کرنے کے لیے کچھ بھی نہ ہو (تو وہ کیا کرے)، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرے پھر خود کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے، صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی: اگر وہ یہ نہ کر سکے (یعنی وہ محنت مزدوری کے قابل نہ ہو تو!) فرمایا: تو وہ حاجت مند مظلوم عاجز کی مدد کرے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اگر وہ یہ نہ کر سکے (یعنی اس میں یہ طاقت نہ ہو تو!) فرمایا: تو اسے چاہیے کہ نیک کام کرتا رہے اور برائی سے باز رہے تو بلاشبہ اس کا اس طرح کرتے رہنا ہی اس کے لیے صدقہ کے حکم میں ہے۔ (۲) (بخاری)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی توبہ قبول ہونے کے شکرانہ میں اپنے مال کو اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف صدقہ کر کے اس سے علیحدہ (ستبردار) ہوتا ہوں، حضور علیہ الصلوٰۃ

۱.....بخاری، کتاب الزکاة، باب لا صدقة الا عن ظہر غنی، ۱/۴۸۱، الحدیث: ۱۴۲۶

۲.....بخاری، کتاب الزکاة، باب علی کل مسلم... الخ، ۱/۴۸۶، الحدیث: ۱۴۴۵

وَالسَّلَامُ نے فرمایا: تو اپنا کچھ مال اپنے لیے رہنے دے (سارا مال صدقہ میں نہ دے) کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کی: تو پھر میں اپنا وہ حصہ جو مجھے خیر سے ملا ہے وہ رہنے دیتا ہوں۔^(۱) (بخاری)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر اس کو بات کرنے کی مہلت ملتی تو (ضرور) صدقہ (خیرات) کرتی، تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ (خیرات) کروں تو اس کو ثواب ملے گا؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ہاں۔^(۲) (بخاری)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی (اور گوشت تقسیم کیا گیا) تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس میں سے کتنا باقی رہا؟ اُم المؤمنین نے عرض کی: بکری کے گوشت میں سے سوائے اس کے ایک شانہ کے کچھ نہیں بچا، (یعنی صرف ایک شانہ باقی رہ گیا ہے) حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: بکری کا گوشت باقی رہ گیا سوائے اس کے ایک شانہ کے، (یعنی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہو گیا وہ بچ گیا باقی ضائع ہوا)۔^(۳) (ترمذی)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ

①.....بخاری، کتاب الوصایا، باب اذا تصدق... الخ، ۲/۲۳۹، الحدیث: ۲۷۵۷

②.....بخاری، کتاب الجنائز، باب موت الفجاءة البعثة، ۱/۴۶۸، الحدیث: ۱۳۸۸

③.....ترمذی، کتاب صفة القيامة، ۴/۲۱۲، الحدیث: ۲۴۷۸

الرَّبِّ^(۱) (ابن حبان، اوسط طبرانی)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: پوشیدہ (طور پر دیا ہوا) صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے ابوذر! جب تم شور باپکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کر دو پھر اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھو اور اس میں سے ان کو پہنچاؤ۔^(۲) (مسلم)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَكْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ^(۳) (ترمذی)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا عام کرو) اور طعام کھلاؤ (یعنی اہل و عیال، اعز و اقارب، احباب، ہمسایوں اور غریب و مساکین کو کھانا کھلایا کرو) اور نماز پڑھو در آنحالیکہ لوگ سو رہے ہوں (یعنی رات کو جب اور لوگ غفلت کی نیند میں سوتے ہوں تم اٹھ کر نوافل پڑھا کرو اللہ کی عبادت میں مصروف رہا کرو) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: جو کھانا تم خود کھاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے جو تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے، جو تم اپنی بیوی کو

① المعجم الاوسط للطبرانی، ۱/۲۷۳، الحدیث: ۹۴۳

② مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب الوصیة بالجوار، ص ۱۴۱۳، الحدیث: ۲۶۲۵

③ ترمذی، کتاب صفة القيامة، ۴/۲۱۹، الحدیث: ۲۴۹۳

کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے اور جو تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے۔^(۱) (الادب المفرد)

نہ ماند حاتم طائی و لیک تا بہ ابد بہ ماند نام بلندش بہ نیکوی مشہور
(شیخ سعدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ)

حاتم طائی دنیا میں نہ رہا لیکن اس کا نام بلند نیکی کے ساتھ مشہور رہ گیا۔
رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: مسکین وہ نہیں جس کو ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں (یعنی در بدر پھر کر بھیک مانگنے والا گداگر) لیکن مسکین وہ ہے جس کو وسعت (حاصل) نہ ہو (یعنی محنت مزدوری کرنے کے باوجود اس کا اور اس کے اہل و عیال کا خرچ پورا نہ ہوتا ہو) اور (وہ خرچ کی تنگی کے باوجود) لوگوں سے مانگنے میں حیا کرتا ہو یا لوگوں سے چمٹ کر بھیک نہ مانگتا ہو۔^(۲) (بخاری)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: مال اور جاہ کی محبت آدمی کے دل میں نفاق کو اس طرح اُگاتی ہے جس طرح پانی سبزے کو اُگاتا ہے۔^(۳) (مسلم)
سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو کام کسی کے سپرد نہ فرماتے تھے بلکہ خود کرتے تھے، ایک یہ کہ رات کو وضو کا پانی خود رکھتے اور اس کو ڈھانک دیتے تھے، دوم یہ کہ

①.....الادب المفرد، باب فضل من عال ابنته المردودة، ص ۴۴، الحدیث: ۸۲

②.....بخاری، کتاب الزکاة، باب قول اللہ تعالیٰ: لا یسألون الناس الحافا، ۱/۹۸، ۴

الحدیث: ۱۴۷۶

③.....الزواجر عن اقتراف الكبائر، الكبيرة الثالثة و الخمسون بعد المائتين، ۲/۹۹

مسکین کو اپنے دست مبارک سے دیتے تھے۔ (دارقطنی)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال ایسی ہے کہ دو شخصوں کے بدن پر دو گرتے لوہے کے ہوں چھاتی سے لے کر گردن تک۔ خرچ کرنے والا جس طرح خرچ کرتا جاتا ہے وہ گرتا پھیلتا جاتا ہے اور کڑیاں ڈھیلی ہوتی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ گرتا اسکی انگلیوں تک پہنچ جائے اور بخیل خرچ کرنے میں جس قدر بخل کرتا ہے اتنا ہی اسکے گرتے کی کڑیاں سکڑتی ہیں اور جہاں کی تہاں گڑ جاتی ہیں، ہوتے ہوتے جب گلا دبے لگتا ہے تو اسے پھیلا نا چاہتا ہے مگر پھیل نہیں سکتا۔^(۱) (بخاری، مسلم)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت میں اندھیرا بن جائے گا اور فحش سے بچو کہ اللہ کو فاحش اور مُفَحِّشٌ دونوں ناپسند ہیں اور بخل سے بچو کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا، بخل نے ان کو جھوٹ پر آمادہ کیا تو جھوٹ بولنے لگے، ظلم پر ابھارا تو ظلم کرنے لگے، رشتہ داریوں کے تعلقات توڑنے پر ابھارا تو انہوں نے رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کر دیئے۔^(۲) (مسلم، حاکم)

نیز فرمایا: سخی گنہگار اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے اچھا ہے۔^(۳) (ترمذی)

①.....بخاری، کتاب الزکاة، باب مثل المتصدق والبخیل، ۴۸۶/۱، الحدیث: ۱۴۴۳

②.....مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ص ۱۳۹۴، الحدیث:

۲۵۷۸ والمستدرک للحاکم، کتاب الايمان، ۱۵۹/۱، الحدیث: ۲۶ و السنن

الکبری للنسائی، کتاب التفسیر، ۴۸۶/۶، الحدیث: ۱۱۵۸۳

③.....ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخیل، ۳۸۷/۳، الحدیث: ۱۹۶۸

نیز فرمایا: بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔^(۱) (نسائی)
نیز فرمایا: دو عادتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں، بخل اور بدخلقی۔^(۲) (ترمذی)
نیز فرمایا: بخیل جنت میں نہیں جائے گا۔^(۳) (ترمذی)

بخیل اربود زاہد بحر و بر بہشتی نہ باشد بہ حکم خبر

(حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

بخیل اگرچہ خشکی اور تری کے ہر مقام میں عبادت کر چکا ہو حدیث کی رو سے جنت میں نہیں جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: جنتیوں کی صف (قطار) بنائی جائے گی پھر ان کے پاس سے ایک جہنمی آدمی گزرے گا تو کہے گا: اے فلاں کیا تو مجھے پہچانتا نہیں، میں وہی ہوں جس نے تجھے شربت پلایا تھا اور کوئی ان جہنمیوں میں سے کہے گا: میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ وضو کا پانی دیا تھا، تو وہ جنتی آدمی اس کی شفاعت کر کے اسے جنت میں داخل کرادے گا۔^(۴) (ابن ماجہ)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقراء کی جان پہچان کثرت سے رکھا کرو اور ان کے اوپر احسانات کیا کرو ان کے پاس بڑی دولت ہے، ایک صحابی نے

①..... نسائی، کتاب الجہاد، ص ۵۰۵، الحدیث: ۳۱۰۷

②..... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخیل، ۳/۳۸۷، الحدیث: ۱۹۶۹

③..... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی البخیل، ۳/۳۸۸، الحدیث: ۱۹۷۰

④..... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل صدقة الماء، ۴/۱۹۶، الحدیث: ۳۶۸۵ ملخصاً

عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ دولت کیا ہے؟ فرمایا: ان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جس نے تمہیں کوئی ٹکڑا کھلایا ہو یا پانی پلایا ہو یا کپڑا دیا ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچا دے۔^(۱) (طبرانی)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فقیر سے اس طرح معذرت کرے گا جیسے آدمی آدمی سے کیا کرتا ہے، فرمائے گا: میری عزت و جلال کی قسم! میں نے تجھ سے دنیا کو اس لیے نہیں ہٹایا تھا کہ تو میرے نزدیک حقیر تھا بلکہ اس لیے ہٹایا تھا کہ تیرے لیے آج بڑا اعزاز ہے، میرے بندے! ان جہنمی لوگوں کی صفوں میں چلا جا اور جس نے تجھے میری خاطر کھانا کھلایا ہو یا کپڑا دیا ہو وہ تیرا ہے وہ اس حالت میں جہنمی لوگوں میں جائے گا کہ یہ لوگ منہ تک پسینہ میں غرق ہوں گے وہ پہچان کر ان کو جنت میں داخل کرے گا۔^(۲) (ابن حبان)

ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! تم اپنے مال سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچاتے؟ تمہیں چاہیے کہ فراخ حوصلہ بنو، کشادہ دلی سے کام لو اور جو دو کرم کے دروازے کھول دو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: حسد و اشخاص کے علاوہ کسی پر جائز نہیں (مناسب نہیں) ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تلاوت عطا فرمائی اور وہ اس کی تلاوت

①.....حلیۃ الاولیاء، ۴۲۰- ابوریع السائح، ۳۲۹/۸، الحدیث: ۱۲۳۸۱ و کشف الخفاء،

۳۱/۱، الحدیث: ۶۸ و احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۲۴۳/۴

②.....احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، ۲۴۳/۴

میں نہ دن دیکھتا ہے نہ رات، دوم وہ جسے اللہ تعالیٰ نے دولت کی کثرت عطا فرمائی اور اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہوئے نہ دن دیکھتا ہے نہ رات۔^(۱) (مسلم)

واضح رہے کہ حسد و قسم کا ہے، ایک یہ کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنا، یہ مطلقاً حرام ہے، دوم یہ کہ یہ آرزو کرنا کہ اللہ مجھے بھی یہ نعمت عطا کرے، اسے غیظ (ریشم) کہتے ہیں یہ مطلقاً جائز ہے، اس حدیث میں یہی مراد ہے۔

ابلیس کے دوست اور دشمن

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے ایک مرتبہ ابلیس کو دیکھا تو اس سے دریافت فرمایا: تو کس شخص کو سب سے زیادہ دشمن سمجھتا ہے اور کس شخص کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے؟ ابلیس نے جواب دیا: میں زاہد بخیل کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوں کیونکہ وہ بڑی محنت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اس کا بخل اس کی تمام عبادت کو ضائع کر دیتا ہے اور فاسق بخی کو میں اپنا بڑا دشمن سمجھتا ہوں کہ بڑے مزے کے ساتھ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے لیکن سخاوت سے باز نہیں آتا میں اس کے اس عمل سے ڈرتا رہتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کرنے کی توفیق نہ دے دے اور وہ بخش نہ دیا جائے۔^(۲) (کیمیائے سعادت)

①.....مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن و یعلمه، ص ۴۰۷،

الحديث: ۸۱۵

②.....احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ۳/۳۱۶

صدقہ بُرہان ہے

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: الصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ. ^(۱) (مسلم)
صدقہ (خیرات) قطعی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت کی راہ میں حُب مال یعنی مال و دولت کی محبت ایک بھاری پتھر ہے، مال و دولت کے کمانے اور اس کو جمع کرنے کی خاطر آدمی نماز روزہ حج اور زکوٰۃ جیسے بنیادی فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے اور بعض اوقات سرکش نفس اور شیطان کے بہکائے میں آکر ان فرائض کو ترک کر بیٹھتا ہے، ماں باپ، بہن بھائی، رشتہ داروں، محلّہ والوں اور عام لوگوں کے حقوق ادا نہیں کرتا، اور فسق و فجور، بدکاریوں میں مبتلا ہو کر اپنی عاقبت بھی تباہ کر لیتا ہے۔

ایک مخلص مومن بہ طیب خاطر اپنی حلال کمائی میں سے مرغوب ترین اور بہترین چیز خَالِصَةً لِّوَجْہِ اللہ جب اپنے پروردگار کی راہ میں قربان اور صدقہ (خیرات) کرتا ہے دین اسلام کی سر بلندی کے لیے خرچ کرتا اور غرباء و مساکین یتیموں، یتیم خانوں اور دوسرے مستحق افراد کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر دیتا اور تقسیم کرتا ہے اور جملہ حقداروں کے حقوق ادا کرتا ہے تو وہ اپنے قلب کے حب مال سے پاک ہونے کی قطعی اور واضح دلیل پیش کرتا ہے۔

دین و دنیا ہر دو کے آید بدست ایں فضولہا کمن اے خود پرست
(بولی قلندر رحمۃ اللہ علیہ)

۱.....مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء ص ۱۴۰، الحدیث: ۲۲۳

دین بھی اور دنیا بھی، یہ دونوں تجھے کیونکر حاصل ہو سکتی ہیں، اے خود پرست یہ بے ہود گیاں نہ کر۔

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دُوں ایں خیال ست و محال ست و جنوں
(مولانا روم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ)
تو اللہ کا وصال بھی چاہتا ہے اور کمینی دنیا کا طلب گار بھی ہے، یہ تیرا محض خیال ہے، یہ امر محال ہے اور پاگل پن ہے۔

تین باتیں قسمیہ کہہ سکتا ہوں

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: تین باتیں ایسی ہیں کہ میں بہ قسم کہہ سکتا ہوں
اَوَّل: یہ کہ صدقہ (خیرات کرنے) سے مال کم نہیں ہوتا۔ صدقہ دینا (خیرات کرتے رہنا) چاہیے۔

دوم: یہ کہ اگر کوئی شخص اپنا حق اللہ کے واسطے چھوڑ دے (معاف کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث قیامت کے دن اس کی عزت بڑھا دے گا۔
سوم: یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے (لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتا ہے) اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔^(۱)

زکوٰۃ مال بدرکن کہ فضلہ رَزْ را چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور
(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ)
مال کی زکوٰۃ نکال دے کہ باغبان جب انگور کی بیل کی فضول شاخیں کاٹ دیتا ہے تو انگور کا

۱.....مسند امام احمد، عبد الرحمن بن عوف الزہری، ۱/۴۱۰، الحدیث: ۱۶۷۴

پھل زیادہ لگتا ہے۔

بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من آسا
برائی کا بدلہ برائی سے دینا آسان ہے، اگر تو مرد ہے تو جو تجھ سے برائی کرے تو اس سے
نیکی کر۔

ہر کہ بر خود در سوال کشاد تا بہ میرد نیاز مند بود
جس شخص نے خود پر سوال کا دروازہ کھول دیا، مرتے دم تک وہ نیاز مند ہی رہے گا۔
آز بگذار و پادشاهی کن گردن بے طمع بلند بود
(شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)
حرص (لاچ) چھوڑ دے اور بادشاہی کر، بے طمع شخص کی گردن اونچی رہتی ہے۔

اہل و عیال پر خرچ کرنا زیادہ اجر کا موجب ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ قبیلہ بنو سلیم کا ایک
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی: یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کیا اپنے گھر والوں کی خدمت کا کچھ اجر و ثواب ملتا ہے؟ فرمایا: دیناراً انفقْتہ
فی سبیل اللہ و دیناراً تصدقت بہ علی مسکین و دیناراً انفقْتہ علی اہلک
اعظمھا اجرًا الَّذِی انفقْتہ علی اہلک۔^(۱) (ایک دینار تو نے اللہ کی راہ میں خرچ
کیا اور ایک دینار تو نے مسکین کو خیرات میں دیا اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، ان
میں سب سے زیادہ اجر و ثواب اس دینار کا ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔) (مسلم)

۱.....مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة... الخ، ص ۴۹۹، الحديث: ۹۹۵

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی شانِ جُود و سخاوت

جُودِ حقیقی یہ ہے کہ بغیر غرض و عوض کے ہو اور یہ صفت ہے حق سبحانہ کی جس نے بغیر کسی غرض و عوض کے تمام ظاہری و باطنی نعمتیں اور تمام حسی و عقلی کمالات خلاق پر افاضہ کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بعد ”أَجْوَدُ الْأَجْوَدِينَ“ اس کے حبیب پاک محمد رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہ کیا گیا کہ اس کے مقابل آپ نے ”لا“ (نہیں) فرمایا ہو۔^(۱) (بخاری)

یعنی آپ کسی کے سوال کو رد نہ فرماتے اگر موجود ہوتا تو عطا فرماتے اور اگر پاس نہ ہوتا تو قرض لے کر دیتے یا وعدہ عطا فرماتے۔

ایک دفعہ ایک سائل آپ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ تو مجھ پر قرض کرے جب ہمارے پاس کچھ آجائے گا ہم اسے ادا کر دیں گے، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ علیہ وسلم) خدا نے آپ کو اس چیز کی تکلیف نہیں دی جو آپ کی قدرت میں نہیں فاروق اعظم رَضِیَ اللہ عنہ کی یہ بات حضور اکرم صَلَّی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی، انصار میں سے ایک شخص بولا: (صَلَّی اللہ علیہ وسلم) عطا کیجئے اور عرش کے مالک سے تقلیل کا خوف نہ کیجئے، یہ سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور آپ کے روئے مبارک پر تازگی

۱..... فیض القدیر، تحت الحدیث: ۲۸۶۰، ۳/۱۳۴ اشارۃ

دخوشحالی پائی گئی فرمایا اسی کا امر فرمایا گیا ہے۔^(۱)

شانِ عطاءِ حضور صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

علاء بن حَضْرَمی رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے بحرین کے خراج میں ایک لاکھ درہم سرکارِ دو عالم کی خدمت میں بھیجے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اس کو مسجد میں ڈال دو۔ جب حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نماز سے فارغ ہوئے تو اس مال کے پاس بیٹھ گئے اور تقسیم فرمانے لگے آپ کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللہ عَنْہُ آپ کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس مال میں سے دیکھئے کیونکہ جنگِ بدر کے دن میں نے فدیہ دے کر اپنے آپ کو اور عقیل بن ابی طالب کو آزاد کرایا تھا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: (جس قدر چاہتے ہو اپنے ہاتھ سے) لے لو، حضرت عباس رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے میں (بہت سا مال) ڈال لیا، پھر اٹھانے لگے تو نہ اٹھا سکے، عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کسی سے فرمادیں کہ اٹھا کر مجھ پر رکھ دے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں کسی سے اٹھانے کو نہیں کہتا، حضرت عباس رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے عرض کی: آپ خود اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں اسے نہیں اٹھاتا، اس پر حضرت عباس رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے اس میں سے کچھ گرا دیا پھر اٹھانے لگے تو تب بھی نہ اٹھا سکے، عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کسی سے فرمادیں کہ اٹھا کر مجھ پر رکھ دے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں کسی سے

①..... الشمائل المحمدية للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۰۱، الحدیث: ۳۳۸

اٹھانے کو نہیں کہتا، حضرت عباس رَضِيَ اللہ عَنْہُ بولے: آپ خود اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں، حضور ﷺ نے فرمایا: میں اسے نہیں اٹھاتا، اس پر حضرت عباس رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے اس میں سے کچھ گرا دیا پھر اسے اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور روانہ ہوئے، حضور اقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئے اور حضور ان کی طمع پر تعجب فرماتے تھے، الغرض حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وہ سارا مال اسی وقت لوگوں کو بانٹ کر دے دیا، چنانچہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہاں سے اٹھے تو ایک بھی درہم باقی نہ رہا تھا۔^(۱) (بخاری)

سوال سے بچنے کی ترغیب

حضرت ابوسعید خدری رَضِيَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں: انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا آپ نے انہیں عطا فرمایا انہوں نے پھر مانگا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں پھر عطا فرمایا یہاں تک کہ جو کچھ موجود تھا تقسیم ہو کر ختم ہو گیا اس کے بعد حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جو کچھ میرے پاس موجود ہو میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا۔ جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے، جو غنا طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہے اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرماتا ہے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں صبر سے بہتر اور وسعت والی کوئی چیز

①.....بخاری، کتاب الصلاة، ۱/۱۶۲، الحديث: ۴۲۱، و کتاب الحزبة، ۲/۳۶۵،

الحديث: ۳۱۶۵ و عمدة القاری، کتاب الصلاة، ۳/۴۰۹، تحت الحديث: ۴۲۱

نہیں۔^(۱) (موطا امام محمد)

شان سخاوت محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں ایک شخص (مَعْنُوَان بن اُمَیَہ) نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سوال کیا ان دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں ہیں یہ سب مجھے دے دیجئے، دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بکریوں سے بھرا ہوا تھا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تمام بکریاں اس کو عطا فرمادیں اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا: اے میری قوم تم اسلام قبول کر لو اللہ کی قسم! محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی سخاوت کرتے ہیں کہ فقر سے نہیں ڈرتے۔^(۲) (مشکوٰۃ)

اُمت کے غریبوں پر کرم

فقراء صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دولت مند ثواب لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے کہ ہم رکھتے ہیں اور (اس پر مستزاد یہ کہ دولت مند لوگ) اپنے بچے ہوئے اموال سے خیرات کرتے ہیں (جو کہ غربت کی وجہ سے ہم نہیں کر سکتے)، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

①..... موطا امام مالک رواۃ محمد بن الحسن الشیبانی، باب الاستعفاف عن المسألة و

الصدقة، ص ۳۱۹، الحديث: ۸۹۸

②..... مسلم، کتاب الفضائل، ص ۱۲۶، الحديث: ۲۳۱۲ و مشکاة، کتاب احوال

القیامۃ و بدء الخلق، باب فی اخلاقہ و شمائلہ، ۳۶۴/۲، الحديث: ۵۸۰۶

وَالسَّلَامُ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے کوئی چیز نہیں بنائی جس سے تم صدقہ کرو، تمہارے لیے ہر مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہنا صدقہ ہے، الْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صدقہ ہے، نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صدقہ ہے، تم میں کوئی اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے اور تمہارے لیے بیوی سے ہمبستر ہونا صدقہ ہے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم کو اپنی شہوت پورا کرنے میں بھی ثواب (ملتا) ہے؟ فرمایا: بھلا یہ تو کہو کہ اگر شہوت کو حرام میں صرف کرتا تو گناہ ہوتا کہ نہیں؟ انہوں نے عرض کی: بے شک گناہ ہوتا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا: اسی طرح اگر (شہوت کو) حلال میں صرف کرے گا تو ثواب ہوگا۔^(۱) (مسلم)

عالم بخیل کی نسبت جاہل سخی زیادہ محبوب ہے

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد: سخی اللہ سے اور جنت سے اور لوگوں سے قریب رہتا ہے اور دوزخ سے دُور، اور بخیل اللہ سے جنت سے اور لوگوں سے دُور رہتا ہے اور جہنم سے قریب، اور جاہل سخی اللہ کے ہاں عالم بخیل کی نسبت زیادہ محبوب ہے اور تمام امراض سے سخت تر بخل کا مرض ہے۔^(۲) (ترمذی، دارقطنی)

①.....مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف،

ص ۵۰۳، الحدیث: ۱۰۰۶

②.....ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء في السخاء، ۳/۳۸۷، الحدیث: ۱۹۶۸ و

احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ۳/۳۰۳

ہر نیک کام صدقہ ہے

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: آدمی کا ہر (نیک) سلوک صدقہ (خیرات) میں داخل ہے، آدمی جو کچھ اپنی جان پر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے حق میں صدقہ ہی لکھا جاتا ہے آدمی اپنی عزت بچانے کی خاطر جو خرچ کرے وہ بھی صدقہ ہے۔ اور انسان کسی طرح کا (جائز) خرچ کرے اللہ پر اس کا اجر دینا ضروری ہے۔^(۱) (بخاری، مسلم، بیہقی در شعب)

ایک درہم لاکھ درہم سے افضل

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: ایک درہم ایسا ہوتا ہے جو ایک لاکھ درہم سے افضل ہوتا ہے، صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یہ کب ہوتا ہے یا رسول اللہ؟ (رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے) فرمایا: ایک شخص کے پاس دو درہم ہوں اور وہ ایک درہم اللہ کی راہ میں دے دے تو یہ ایک درہم اس لاکھ درہم سے زیادہ افضل ہے کہ جو شخص بہت مال رکھتا ہو اور اس میں سے ایک لاکھ درہم دے دے۔^(۲)

۱..... اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کسی بھی نیک عمل کا اجر دینا واجب نہیں، ہاں اس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ نیک عمل پر ثواب عطا فرمائے گا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ۱/۲۵)۔ لہذا یہاں بھی یہی مراد ہے کہ اس خرچ کرنے کا ثواب اُس کے ذمہ کرم پر ہے۔ علمیہ..... بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقہ، ۴/۱۰۵، الحدیث: ۶۰۲۱ و شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و

قصر الامل، ۷/۳۹۲، الحدیث ۱۰۷۱۳

۲..... السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الزکاة، صدقہ جہد المقل، ۲/۳۲، الحدیث: ۲۳۰۷

اگر یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے

حضرت ابوذر رَضِيَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ تھا جب حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کوہِ اُحد کو دیکھا تو فرمایا: اگر یہ پہاڑ میرے لیے سونا بن جائے (تو بھی) میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین راتوں سے زیادہ رہ جائے۔ بجز اس دینار کے جسے میں ادائے قرض کے لیے رکھ چھوڑوں۔^(۱) (بخاری)

کمال سخاوت

ایک روز سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیرتے ہی حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم گھر میں تشریف لے گئے اور پھر جلد ہی واپس تشریف لے آئے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو تعجب ہوا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: مجھ کو نماز میں خیال آ گیا کہ صدقہ کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے، مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہے اس لیے جا کر اسے تقسیم کر دینے کے لیے کہہ آیا ہوں۔^(۲) (بخاری)

①.....بخاری، کتاب الاستغذان، باب من اجاب بلیک وسعدیک، ۴/۱۷۹، الحدیث:

②.....بخاری، کتاب الاذان، ۱/۲۹۶، الحدیث: ۸۵۱، وص ۴۱۱، الحدیث: ۱۲۲۱،

عطاءے رسول اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ غزوہ ”ذات الرِّقَاع“ میں گیا جب واپسی ہوئی تو چونکہ میرا اونٹ نہایت کمزور اور لاغر تھا اس لیے میں بار بار لشکر کے پیچھے رہ جاتا تھا، ایک مقام پر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا بات ہے جو تو پیچھے رہ جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرا اونٹ لاغر ہے، وہ لشکر کی ساریوں کے برابر چل نہیں سکتا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اس کو بٹھا، میں نے اونٹ کو بٹھایا تو فرمایا: کسی درخت سے ایک لکڑی توڑ کر مجھے دے دے، میں نے ایک لکڑی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں پیش کر دی فرمایا: اب تو اونٹ پر سوار ہو جا، میں سوار ہو گیا حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ لکڑی اونٹ کو تین چار مرتبہ ماری پھر وہ اونٹ اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ مجاہدین کی اچھی اچھی سائڈ نیوں سے بھی آگے نکل جاتا تھا، میں اونٹ کی رفتار کو کم کرتے ہوئے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے برابر چلتا رہا اور حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے باتیں کرتا رہا اچانک حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے جابر! تم یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں یہ اونٹ بلا معاوضہ آپ کی نذر کرتا ہوں، فرمایا: یوں نہیں، فروخت کرو، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو پھر اس کی قیمت بھی آپ ہی بتائیں، فرمایا: ایک درہم میں لیتا ہوں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) یہ

تو بہت تھوڑی قیمت ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اچھا دو درہم لے لو، میں نے عرض کی: یہ بھی کم ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاتے بڑھاتے ایک اوقیہ تک پہنچے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قیمت پر آپ راضی ہیں؟ فرمایا: ہاں میں راضی ہوں، میں نے عرض کی: تو بس یہ اونٹ آپ کا ہو چکا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ اونٹ میں نے خرید لیا، جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مکان پر تشریف لے گئے اور میں اپنے گھر آ گیا، اگلی صبح میں وہ اونٹ لے کر گھر سے روانہ ہوا اونٹ کو مسجد نبوی کے دروازے پر باندھ کر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا: یہ اونٹ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹ جابر لے کر آیا ہے، فرمایا: جابر کہاں ہے؟ جب میں حاضر ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے اونٹ کو لے جاؤ یہ تیرا ہی ہے اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جابر کو لیجا کر اسے ایک اوقیہ دے دو، حضرت بلال نے مجھے ایک اوقیہ سے بھی کچھ زیادہ دے دیا، اس دن سے میرے مال میں اس قدر برکت ہوئی کہ میں بہت بڑا مالدار بن گیا۔^(۱) (سیرت ابن ہشام)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میرا کفن بنے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی،

①..... سیرت ابن ہشام، غزوہ ذات الرقاع فی سنة اربع، ص ۳۸۴

اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں نے یہ چادر اپنے ہاتھ سے بنی ہے، میں آپ کے پہننے کے لیے لائی ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ضرورت تھی اس لیے آپ نے وہ چادر لے لی، پھر حضور وہی چادر بطور تہبند باندھے ہمارے پاس تشریف لائے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ایک نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا ہی اچھی چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ہاں، کچھ دیر بعد حضور مجلس سے تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور وہ چادر لپیٹ کر اُس صحابی کو عنایت فرمادی، حاضرین نے اس شخص سے کہا: تو نے اچھا نہ کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس چادر کا سوال کیا حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے وہ بولا: اللہ کی قسم! میں نے صرف اس لیے سوال کیا کہ جس دن میں مرجاؤں یہی چادر میرا کفن بنے (اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی برکت سے عذابِ قبر سے محفوظ رہ سکوں اور اللہ کی رحمت سے حصہ پاؤں)۔ حضرت سہل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ (واقعی) وہ چادر اس کا کفن ہی بنی۔^(۱) (بخاری)

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں

کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک ”نہیں“ کہ وہاں نہیں

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: آدمی ہمیشہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرا مال میرا

①.....بخاری، کتاب الجنائز، ۱/۴۳۱، الحدیث: ۱۲۷۷ و کتاب البیوع، باب ذکر النساج،

مال، مگر غور کر کہ تیرے لیے اس کے سوا کیا ہے کہ تو کھائے اور نیست و نابود کر دے، پہنے اور اسے ردی کر ڈالے، صدقہ دے (خیرات کر) تاکہ ہمیشہ کیلئے قائم رہے۔^(۱) (مسلم)

حضرت بلال رَضِيَ اللہ عَنْہُ اور مشرک تاجر

ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ ہُوَ اَزْنٰی رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے حضرت بلال رَضِيَ اللہ عَنْہُ سے پوچھا: رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خزانہ کی کیا کیفیت تھی؟ حضرت بلال رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت سے وفات تک ان کے خزانہ کا انچارج رہا ہوں، آپ کے مالی امور میری تحویل میں تھے، جب کوئی حاجت مند آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ مجھ سے موجودات کے متعلق دریافت فرماتے، جو کچھ موجود ہوتا میں عرض کر دیتا، پھر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے: اس سائل کو اس قدر دے دو، اور میں حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی تعمیل کر دیتا اگر کچھ موجود نہ ہوتا اور کوئی ننگا بھوکا مسلمان آپ کے پاس آ جاتا تو بھی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے: اسے اتنی رقم یا راشن یا کپڑا دیا جائے تو میں کسی سے قرض لے کر اس کی تعمیل کر دیتا تھا۔

ایک روز ایک مشرک تاجر نے مجھ سے کہا: اے بلال! میرے پاس گنجائش ہے تم میرے سوا کسی دوسرے سے قرض نہ لیا کرو، اس کے بعد میں اسی سے قرض لیا کرتا، ایک دن میں وضو کر کے اذان دینے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی تاجر کچھ دوسرے مشرک تاجروں

①.....مسلم، کتاب الزہد والرقائق، ص ۱۵۸۲، الحدیث: ۲۹۵۸، ۲۹۵۹

کے ہمراہ آ رہا ہے وہ مجھے دیکھ کر بولا: اوجھشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں، اس نے ترش روئی کے ساتھ میری نسبت کچھ سخت الفاظ کہے اور بولا: کچھ معلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! وعدے کا دن قریب آ رہا ہے، وہ بولا: صرف چار دن باقی ہیں، اگر اس مدت میں تو نے قرض ادا نہ کیا تو تجھ کو غلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا جیسے کہ تُو پہلے چرایا کرتا تھا۔

یہ سن کر میں متفکر ہوا، جب حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نماز عشاء کے بعد حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے میں وہیں حاضر خدمت ہوا عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان! جس مُشرک تاجر سے میں قرض لیا کرتا تھا اس نے مجھ سے اس طرح کہا ہے، جبکہ آپ کے پاس یا میرے پاس اس وقت ادائیگی قرض کے لیے کچھ موجود نہیں، وہ مجھ کو رسوا کرے گا، آپ اجازت دیں تو میں بھاگ کر کسی مسلمان قبیلے میں جا رہوں جب اللہ تعالیٰ کچھ سامان کر دے گا تو واپس آ جاؤں گا، میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے رخصت ہو کر اپنے گھر آیا تلوار ڈھال تھیلا اور جوتا اپنے سر ہانے رکھ لیا، صبح کا ذب کے وقت میں چلنے ہی لگا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دوڑا چلا آتا ہے اس نے میرے پاس پہنچ کر کہا: رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم تجھ کو یاد فرما رہے ہیں، میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ چار اونٹ لدے ہوئے بیٹھے ہیں، میں اجازت لے کر حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے قرض ادا کرنے کا سامان کر دیا تم نے چار اونٹ بیٹھے دیکھے ہوں گے، میں نے عرض کی: ہاں! یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام نے فرمایا: یہ اونٹ حاکم فداک نے بھیجے ہیں غلہ، کپڑے اور جو بھی سامان آیا ہے سب تیری تحویل میں ہے سب چیزیں بیچ کر قرض ادا کر دو، میں نے حکم کی تعمیل کر دی اور پھر مسجد میں آیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ادائیگی قرض کا حال پوچھا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سب قرضہ ادا ہو گیا کچھ باقی نہیں رہا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: کچھ سامان بیچ بھی رہا؟ میں نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کچھ بیچ بھی گیا ہے، فرمایا: مجھے اس سے سبکدوش کرو، جب تک یہ ٹھکانے نہیں لگے گا میں گھر نہیں جاؤں گا۔

نماز عشاء کے بعد مجھے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بلایا باقی ماندہ سامان کے متعلق دریافت فرمایا میں نے عرض کی وہ میرے پاس ہے کوئی سائل ہی نہیں ملا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ساری رات مسجد میں گزار دی گھر نہ گئے اور دوسرے دن بعد نماز عشاء حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پھر مجھے بلایا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ نے آپ کو سبکدوش کر دیا یہ سن کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تکبیر کہی اور اللہ کا شکر ادا کیا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ موت آجائے اور وہ سامان میرے پاس موجود ہو، اسکے بعد حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔^(۱) (ابوداؤد)

صدقہ دو (خیرات کرو)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: صدقہ دو، ایک شخص

①.....ابوداؤد، کتاب الخراج والفیء والامارۃ، باب فی الامام یقبل ہدایا المشرکین،

نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے پاس ایک دینار ہے، فرمایا: اس کو اپنی جان پر خرچ کر، اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کو اپنی بیوی پر خرچ کر، وہ بولا: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر، اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کو اپنے خادم پر خرچ کر، اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے، فرمایا: اس کی نگاہ تجھے زیادہ ہے یعنی جہاں اچھا موقع دیکھو وہاں خرچ کرو۔^(۱) (ابوداؤد، نسائی)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: جس بستی میں کسی شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ رات بھر بھوکا رہا اس بستی سے اللہ کی حفاظت و نگرانی کا وعدہ ختم۔^(۲) (مسند امام احمد)

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔^(۳) (ترمذی)

مجھے یہ بھی گوارا نہیں

ایک دن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحد (پہاڑ) کی طرف تشریف لے چلے،

①..... ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب فی صلة الرحم، ۱۸۴/۲، الحدیث: ۱۶۹۱ و نسائی،

کتاب الزکاة، ص ۴۱۶، الحدیث: ۲۵۳۲

②..... المسند للإمام احمد بن حنبل، ۲۷۰/۲، الحدیث: ۴۸۸۰

③..... ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء ان فی المال حقاً سوى الزکاة، ۱۴۳/۲،

الحدیث: ۶۵۹

حضرت ابوذر غفاری رَضِيَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہمراہ

تھا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لَبِیک یا رسول اللہ (صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)، فرمایا: آج جو لوگ زیادہ (مال و دولت) رکھتے ہیں کل قیامت کے دن وہی مفلس ہوں گے۔ بجز ان کے جو ایسا کریں، آپ نے اپنے ہاتھ دائیں بائیں اور سامنے پیچھے چلاتے ہوئے کہا اور ایسے لوگ کم ہی ہوں گے، اور پھر فرمایا: ابوذر، میں نے عرض کی: لَبِیک یا رسول اللہ (صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)، میرے ماں باپ آپ پر قربان، فرمایا: مجھے یہ بھی گوارا نہیں کہ میرے پاس اُحد جتنی دولت ہو اور میں اسے راہِ خدا میں خرچ بھی کرتا رہوں لیکن مروں تو اس میں سے دو قیراط (بلا خرچ کیے ہی) چھوڑ جاؤں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)، کیا آپ کی مراد دو قنطار سے ہے؟ فرمایا: نہیں دو قیراط، پھر فرمایا: ابوذر! تم زیادہ کی طرف جاتے ہو اور میں کم کی طرف۔^(۱)

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

ایشارہ سخاوت صدیق اکبر رَضِيَ اللہ عَنْہُ

حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہ عَنْہُ اسلام لائے تو اس وقت تجارتی نفع کی آمدنی

1..... بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی: ما احب ان لی مثل احد ذهباً، ۴/۲۳۱،

الحديث: ۶۴۴۴ مختصراً و مسلم، کتاب الزکاة، باب تغلیظ عقوبة من لا یؤدی

الزکاة، ص ۴۹۵، الحديث: ۹۹۰، مختصراً و احياء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم

حب المال، ۳/۳۲۷

سے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم جمع تھے، اس میں سے وہ مسلمان فقراء و مساکین کی امداد اور غلام خرید کر آزاد کر دینے میں رقم خرچ کرتے رہے، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ ہجرت کی تو اس وقت صرف پانچ ہزار درہم آپ کے پاس باقی بچے تھے جو آپ نے اسلام پر قربان کر دیئے۔^(۱)

ایثار و سخاوت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں کڑا کے کا فاقہ گزرا، آپ نے ایک یہودی سے کچھ اُون لیا تاکہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اسے بنیں، جب بُن چکیں تو اس کی مزدوری میں تین صاع گیہوں ملے، پہلے دن ایک صاع گیہوں لے کر سیدہ رضی اللہ عنہا نے پیسا اور روٹیاں پکائیں، جب آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بچوں سمیت کھانے بیٹھیں تو ایک مسکین نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے اہل بیت نبوت! میں مسکین ہوں اللہ کے نام پر مجھے کچھ کھلاؤ، چنانچہ وہ چند روٹیاں جو پکی تھیں اُسے دے دی گئیں۔

دوسرے دن پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک صاع گیہوں پیسے اور روٹیاں پکائیں جب سب کھانے بیٹھے تو پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: اے اہل بیت نبوت! میں ایک یتیم ہوں خدا کے نام پر مجھے کچھ کھلاؤ، ساری روٹیاں اسے دے دی گئیں۔

تیسرے دن پھر وہی ماجرا گزرا، حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا گیہوں پیسے کر روٹیاں

۱..... تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ۶۸/۳۰ و موارد الظمان لدروس الزمان، ۷۰/۳

پکا چکیں تو کسی نے دروازہ پر صدادی: اے اہل بیت نبوت! میں اسیر ہوں بھوکا ہوں خدا کے لیے مجھے کچھ کھلاؤ اور ساری روٹیاں اسے دے دی گئیں۔

سب نے پانی پی پی کر رات گزاری لیکن حضرت حسن اور حضرت حسین رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا بھوک کی شدت سے نڈھال ہونے لگے، حضرت علی رَضِیَ اللہ عَنْہُ رسالت مآب حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں پہنچے اور سارا ماجرا عرض کیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ازواج مطہرات سے دریافت فرمایا تو سب کے ہاں یہی جواب ملا کہ برکت ہے، اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہُ تشریف لائے، وہ بھی بھوک سے بے حال ہو رہے تھے کسی نے کہا: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) مقداد بن اَسْوَد رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے پاس کھجوریں ہیں اس کے پاس آدمی بھیجا گیا لیکن وہاں بھی نہ ملیں پھر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت علی رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے فرمایا: یہ ٹوکری لو اور اس کھجور کے درخت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: محمد (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے کہا ہے اپنی کھجوروں سے ہمیں شکم سیر کر دے، اللہ کے حکم سے کھجوریں گرنے لگیں، سب لوگوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھائیں، باقی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا کی خدمت میں بھیج دی گئیں کہ وہ خود کھائیں، اور بچوں کو کھلائیں، اس واقعہ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٥﴾

(نزہۃ المجالس)

①..... ترجمۂ کنز الایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو۔

(پ ۲۹، الذہر: ۸)..... نزہۃ المجالس، باب الکرم والفتوۃ ورد السلام، ۱/ ۲۸۲

ایثار و اخوت کا بے مثال مظاہرہ

جب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ میں ہجرت فرما ہوئے اور مدینہ پاک میں مکہ سے مہاجرین آگئے تو بے روزگار ہونے کی وجہ سے ان کی گزران جنگی سے ہونے لگی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مہاجرین کی آباد کاری کے سلسلہ میں یہ اقدام فرمایا کہ مدینہ کے مسلمانوں (انصار) سے ان مہاجرین کا بھائی چارا کرا دیا، یعنی ہر انصاری کو ایک ایک مہاجر سپرد کیا کہ بحیثیت بھائی کے اپنے مکان میں رکھے اور اس کے لیے خورد و نوش کا انتظام کرے، اسے ”مُواخات“ کہتے ہیں، انصار نے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حکم کی تعمیل اور اخوتِ اسلامی کے جذبہ میں بھائی چارے کی وہ مثال قائم کر دکھائی جس کی نظیر تاریخِ عالم میں ملنی محال ہے۔

ہر انصاری نے اپنے مکان، جائیداد، زمین اور مال و متاع میں اپنے مہاجر بھائی کو برابر کا شریک کر لیا اور آدھا حصہ بانٹ کر دے دیا لیکن مہاجرین نے بھی نہایت خودداری کا ثبوت دیا اور شکریہ کے ساتھ انصار بھائیوں کی جائیدادوں پر قبضہ کر لینے کے بجائے سب کچھ واپس کر دیا اور خود محنت مزدوری کر کے گزراوقات کرنے لگے۔

چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مُواخات کے تحت) حضرت عبدالرحمن بن عوف (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) مہاجر کو حضرت سعد بن ربیع انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بھائی بنا دیا تو حضرت سعد (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے حضرت عبدالرحمن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کہا: انصار میں میں سب سے زیادہ مال دار ہوں میں اپنا مال بانٹ کر نصف آپ کو دیتا ہوں میری دو

بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو جو آپ پسند کریں میں طلاق دیتا ہوں عدت گزرنے پر آپ اس سے نکاح کر لیجئے، حضرت عبدالرحمن رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے کہا: آپ کے اہل اور آپ کا مال آپ کو مبارک ہو، کیا یہاں کوئی بازار تجارت (منڈی) ہے؟ حضرت سعد رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے کہا: ہاں ہے اور انہیں ”بَنُو قَيْنُقَاء“ کے بازار کا بتایا، حضرت عبدالرحمن رَضِيَ اللہ عَنْہُ صبح منڈی گئے، شام کو منافع کا پیہر اور مکھن ساتھ لائے، اسی طرح روزانہ منڈی میں جاتے اور تجارت کرتے رہے، تھوڑے ہی عرصے میں وہ مالدار بن گئے اور انہوں نے شادی بھی کر لی۔

ایک دن عبدالرحمن رَضِيَ اللہ عَنْہُ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کے بدن پر خوشبو لگی تھی، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: مہر کتنا دیا؟ عرض کی: پانچ درہم بھر سونا، فرمایا: ولیہ دو خواہ ایک بکری ہو۔^(۱) (بخاری)

ایثار کی بے نظیر مثال

نماز مغرب کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں کچھ دوسرے صحابی بھی ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہیں کہ ایک شخص

①.....بخاری، کتاب البیوع، باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ: فاذا قضیت الصلاة... الخ،

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں مفلس اور مصیبت زدہ ہوں، وہ مزید کچھ عرض کرنا چاہتا تھا مگر شدت جذبات سے کچھ کہہ نہ سکا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چند لمحے اس کے سراپا کا جائزہ لیتے رہے آپ نے دیکھا کہ ایک شخص پُر اگندہ مو، خستہ حال چہرے پر زندگی کی سختیوں کے نقوش آپ کے فضل و کرم کا امیدوار کھڑا ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک شخص کو فرمایا: جاؤ ہمارے گھر سے اس مہمان کے لیے کھانا لے آؤ، وہ خالی ہاتھ واپس آ گیا اور اُمّ المؤمنین کا پیغام سنا دیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا میرے پاس سوا پانی کے اور کچھ موجود نہیں، سائل یہ سن کر دم بخود رہ گیا کہ میں جس عظیم الشان رسول خدا کے پاس اپنی تنگ دستی کا رونا رونے آیا ہوں خود ان کے گھر کا یہ حال ہے۔

حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دوسری زوجہ مطہرہ کے ہاں سے کھانا لانے کا حکم فرمایا وہاں سے بھی یہی جواب ملا: میرے ہاں سوا پانی کے اور کچھ موجود نہیں، اسی طرح حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باری باری سب ازواج کے ہاں سے کھانا طلب فرماتے رہے مگر سب کے ہاں سے یہی جواب ملا کہ: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے سوا پانی کے اور کچھ موجود نہیں، تو سائل نے تعجب اور حیرانی سے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حاضرین سے فرمایا:

آج کون اس مہمان کی میزبانی کرتا ہے؟ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ (صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم) آج میں اس کی میزبانی کے لیے حاضر ہوں۔ ابو طلحہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ اس مہمان کو اپنے ساتھ اپنے گھر لائے اسے بٹھایا اور اپنی بیوی اُمِّ عَلَیْم سے فرمایا: میرے ساتھ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک مہمان ہے کچھ کھانے کو ہے تو لاؤ، اس نے کہا: تھوڑا سا طعام ہے جو صرف بچوں کے لیے کافی ہوگا، فرمایا: بچوں کو بہلا کر بھوکا ہی سلا دو، جب بچے سو گئے تو دسترخوان پر کھانا رکھ دیا گیا مہمان کے ساتھ میاں بیوی بھی بیٹھ گئے، رنخشناس بیوی نے بتی درست کرنے کے بہانے چراغ گل کر دیا، مہمان سے کہا گیا کہ کھانا کھائیے، مہمان کھانا کھاتا رہا اور یہ دونوں اندھیرے میں اس طرح باتھ اور منہ چلاتے رہے گویا یہ بھی کھا رہے ہیں، مہمان نے کھانا کھالیا اور گھر والے سب فاقہ سے سو رہے، صبح ابو طلحہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابو طلحہ (رَضِيَ اللہ عَنْہُ) تم نے ہمارے مہمان کے ساتھ جو نیک سلوک کیا اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہو گیا اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱) (اور وہ دوسروں کی ضروریات کو اپنے آپ پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو) (بخاری) (۲)

① ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔

(پ ۲۸، الحشر: ۹)

② بخاری، کتاب التفسیر، باب: ویؤثرون علی انفسہم، ۳۴۸/۳، الحدیث: ۴۸۸۹ و

الدر المنثور، ۱۰۶/۸

خیرات کرنے والوں پر طعنہ زنی کرنے والے منافق

جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں صدقہ لانے لگے جب کوئی صحابی زیادہ مال لاتا تو منافق کہتے: دیکھو تو سہی یہ شخص دکھلانے کے لیے کتنا مال لے آیا ہے، اور جب کوئی غریب صحابی تھوڑا مال لے کر آتا تو کہتے: بھلا اس کو صدقہ دینے کی کیا ضرورت تھی یہ جو تھوڑا سا مال لے آیا ہے اللہ کو اس کی کیا پروا ہے۔

چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چار ہزار درہم لائے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہِ خدا میں حاضر ہیں اور چار ہزار میں نے اپنے اہل و عیال کے لیے رکھ لیے ہیں۔ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے۔

حضرت ابو عقیل انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی، اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں اپنے گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خوش ہو کر اس کی قدر و منزلت دکھانے کے لیے فرمایا: ان کھجوروں کو جمع شدہ مال و متاع کے ڈھیر کے اوپر ڈال دو۔

منافقین نے ان پر طعن کی، اللہ تعالیٰ نے منافقین کی مذمت میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

الَّذِينَ يَكْمُرُونَ الصَّوْغَةَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ
الْأَجْهَدَ لَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ^(۱)

پارہ ۱۰، رکوع ۱۶

ترجمہ: وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنتے ہیں (اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں) اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ان آیات کے نازل ہونے سے جب منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ ہمارے لیے بخشش کی دعا فرمائیں، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اِسْتَعْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ
اللَّهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

①..... ترجمہ کنز الایمان : وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنتے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لیے

دردناک عذاب ہے۔ (پ ۱۰، التوبة: ۷۹)

الْفُقَيَّرِينَ ﴿١﴾ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۶)

ترجمہ: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔^(۲)

(خزائن العرفان)

ایثار کا بے نظیر مظاہرہ

یہودی بنی نضیر کو ان کی سازشوں اور شرارتوں کی بناء پر جب ۴ ہجری میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاوطن کر دیا تو ان کے اموال (ارضی اور نخلستان) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبضے میں آ گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام انصار کو بلا کر فرمایا: اگر تم چاہو تو میں بنی نضیر کی ارضی اور نخلستان تم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دوں اس صورت میں مہاجرین تمہارے گھروں میں بدستور رہیں گے اور تمہارے اموال میں بھی حصہ دار رہیں گے اور اگر چاہو تو یہ اموال مہاجرین کو بانٹ دوں اس صورت میں مہاجرین تمہارے گھروں سے اور اموال سے بے دخل ہو جائیں گے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تمام جائیداد آپ مہاجرین کو بانٹ دیں اس صورت میں

① ترجمہ کنز الایمان: تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز نہیں بخشے گا یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ

نہیں دیتا۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۸۰)

② خزائن العرفان، پ ۱۰، التوبہ، تحت الآیۃ: ۸۰ تا ۷۹

بھی مہاجرین ہمارے گھروں میں بدستور رہیں گے اور ہماری جائیداد میں بھی شریک رہیں گے یہ سن کر تمام انصار بول پڑے: یا رسول اللہ! (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم اس پر راضی ہیں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: یا اللہ! تو انصار اور آبائے انصار پر رحم فرما، آپ نے بنو نضیر کی اراضی اور نخلستان مہاجرین کو بانٹ دیئے۔^(۱)

(زرقانی علی المواہب، فتوح البلدان بلاذری)

مے بھری میں جب خیبر فتح ہوا مالِ غنیمت میں مہاجرین کو اس قدر مال و متاع حاصل ہو گیا کہ انہیں انصار کے اموال (ارضی اور نخلستان) کی حاجت باقی نہ رہی انہوں نے انصار کے اموال جن سے مستفید ہو رہے تھے سب کے سب انصار کو واپس کر دیئے۔^(۲)

(مسلم)

مال کا وبال

ثَعْلَبِہ بن حاطب نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے مالدار بناوے میں وعدہ کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھے بہت سا مال دے دیا تو میں زکوٰۃ ادا کرنے کے علاوہ غریب و مساکین اور یتیموں کی خیرات و صدقات کے ذریعے مالی امداد کروں گا اور راہِ خدا میں کثرت سے مال خرچ کرتا رہوں گا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے

①.....شرح الزرقانی علی المواہب، حدیث بنی النضیر، ۲/۵۲۰ وفتوح البلدان، اموال

بنی قریظہ، ۱/۳۰

②.....مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب رد المہاجرین الی الانصار، ص ۹۷۴، الحدیث: ۱۷۷۱

ثعلبہ! تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے بہتر ہے اُس سے جس کا شکر ادا نہ کر سکے، چند یوم بعد ثعلبہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دوبارہ یہی درخواست کی اور کہا: اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی: یا اللہ! ثعلبہ کے مال میں برکت دے، ثعلبہ کی تھوڑی سی بکریوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی اس کی بکریوں میں اضافہ ہونے لگا یہاں تک کہ مدینہ میں اس کی گنجائش نہ ہوئی، ثعلبہ بکریوں کو لے کر جنگل میں چلا گیا بکریوں کی دیکھ بھال کی وجہ سے نمازِ پنجگانہ اور نمازِ جمعہ سے بھی غیر حاضر رہنے لگا، ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ علیہم الرضوان سے پوچھا: ثعلبہ کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اب تو جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ثعلبہ پر افسوس، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے جو عامل مقرر کیے تھے وہ زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے ثعلبہ کے پاس بھی پہنچے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے زکوٰۃ وصول کرنے آئے ہیں، ثعلبہ کو زکوٰۃ دینے میں گرانی محسوس ہوئی بولا: یہ تو ٹیکس ہو گیا تم ابھی واپس جاؤ تاکہ میں سوچ لوں، زکوٰۃ وصول کرنے والے عامل جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ثعلبہ پر افسوس، ثعلبہ پر افسوس، اس پر یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں:

اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ثعلبہ زکوٰۃ کا مال لے کر حاضر ہوا، فاروق اعظم رَضِیَ اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کو واپس لے جاؤ جس چیز کو رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اس کے خلیفہ برحق صدیق اکبر رَضِیَ اللہ عنہ نے رد فرما دیا، عمر (رَضِیَ اللہ عنہ) کی مجال نہیں کہ اسے قبول کر لے، ثعلبہ ناکام و نامراد واپس گیا یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہلاک ہو گیا۔^(۱) (تفسیر خازن، تفسیر مدارک، خزائن العرفان)

ابو اللہ خداح کو جنت کی بشارت

جب آیت مبارکہ: مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا^(۲) نازل ہوئی سنتے ہی حضرت ابو اللہ خداح رَضِیَ اللہ عنہ خوشی کے ساتھ جھومتے ہوئے رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض لینا چاہتا ہے؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ہاں! اے ابو اللہ خداح، ابو اللہ خداح نے عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے دو باغ ہیں ان کے علاوہ میری ملکیت میں کچھ نہیں، میں اپنے دونوں باغ اللہ تعالیٰ کیلئے قرض دیتا ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تو ایک باغ اللہ کیلئے دے دے اور ایک باغ اہل و عیال کے گزارہ کے لیے اپنے پاس رہنے دے، عرض کی:

①.....تفسیر الخازن، ۲/۲۶۳ و تفسیر مدارک، ص ۴۴۶ و خزائن العرفان، پ ۱۰،

التوبة، تحت الآية: ۷۵

②.....ترجمہ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے۔ (پ ۲، البقرة: ۲۴۵)

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک باغ بڑا اور عمدہ ہے اس میں چھ سو درخت کھجور کے ہیں دوسرا باغ چھوٹا اور کمتر ہے آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے بڑا اور عمدہ باغ اللہ کے لیے دے دیا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: إِذَا يُجْزِيكَ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ (اللہ تعالیٰ تجھے اس کے عوض جنت دے گا) ابوالدحداح فرط مسرت سے باغ میں پہنچے، آپ کے بچے اسی بڑے باغ میں تھے پھل کھا رہے تھے اور بچے کھیل رہے تھے، آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا: تم بمع بچوں کے اسی وقت اس باغ کو چھوڑ کر دوسرے باغ میں چلی جاؤ اس لیے کہ میں نے یہ باغ اللہ کی رضا کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا کے لیے اللہ کو دے دیا، رسول اللہ کے حوالے کر دیا ہے، آپ کی بیوی خوش ہو کر بولی: تجھے خیر اور فرحت کی بشارت ہو۔

ہاں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اس کے بعد اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہوئی، ان کی جھولیوں سے پھل نکال کر ایک طرف رکھ دیئے، جو کھجوریں بچوں کے منہ میں تھیں انگلی سے نکالیں اور بچوں سے کہا: اب یہ باغ اللہ کی امانت ہے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امانت ہے اور بچوں کو لے کر دوسرے باغ میں منتقل ہو گئیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اس کی اطلاع ملی تو فرمایا: کُمْ مِنْ عَذَقِ رَدَّاحٍ وَدَارِ فَيَاحٍ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ۔ نہ معلوم ابوالدحداح کے لیے کتنے بے شمار کھجور کے لمبے لمبے درخت ہیں اور کتنے وسیع اور کشادہ مکان ہیں۔^(۱) (تفسیر قرطبی، جلد ۳ صفحہ ۲۳۸)

۱..... الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، پ ۲، البقرة، تحت الآية ۲۴۵، ۱۸۱/۲

جذبہ ایثار کی انتہا

خليفة الرسول صديق اکبر رَضِيَ اللہ عَنْہُ کے زمانہ خلافت میں اسلامی افواج نے ملک شام پر حملہ کیا، یرموک کے مقام پر رومیوں کی ٹڈی دل افواج مقابلہ پر آ گئیں، مسلسل تین دن کی گھمسان کی جنگ لڑنے کے بعد مجاہدین اسلام نے لشکر کفار کو شکست فاش دی، جنگ کے اختتام پر حضرت شُرَحْبیل رَضِيَ اللہ عَنْہُ پانی کی چھاگل لیے میدان جنگ میں زخمیوں کو پانی پلاتے پھر رہے تھے آپ نے ایک زخمی کو دیکھا کہ وہ زخموں سے چور ہے اور کوئی دم کا مہمان ہے یہ زخمی حضرت حارث بن ہشام رَضِيَ اللہ عَنْہُ تھے، حضرت شُرَحْبیل رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے ان کو آواز دی انہیں کچھ ہوش آیا تو حضرت شُرَحْبیل نے کہا: لو یہ پانی پی لو، انہوں نے پانی پینے کے لیے منہ کو کھولا ہی تھا کہ قریب سے ایک دوسرے زخمی کی گراہ سنائی دی، حضرت حارث (رَضِيَ اللہ عَنْہُ) نے اپنا منہ فوراً بند کر لیا اور اشارہ سے کہا: پہلے اس کو پانی پلاؤ، حضرت شُرَحْبیل دوسرے زخمی کے پاس پہنچے تو انہوں نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا یہ زخمی حضرت عکرمہ بن ابو جہل (رَضِيَ اللہ عَنْہُ) تھے حضرت شُرَحْبیل رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے ان سے کہا: پانی پیو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، معاً قریب سے کسی اور زخمی نے آہ کی، حضرت عکرمہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے پانی پینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: پہلے اس کو پانی پلاؤ، حضرت شُرَحْبیل رَضِيَ اللہ عَنْہُ جلدی سے اس تیسرے زخمی کے پاس آئے، یہ تیسرے زخمی حضرت سہیل بن عمرو رَضِيَ اللہ عَنْہُ تھے، لیکن حضرت شُرَحْبیل کے پہنچنے تک جاں بحق ہو چکے تھے، حضرت شُرَحْبیل رَضِيَ اللہ عَنْہُ جلدی سے پلٹے کہ حضرت عکرمہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ کو پانی پلا دیں ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی روح بھی قفس

عُضْرٰی سے پرواز کر چکی ہے پھر وہ جلدی سے حضرت حارث رَضِیَ اللہ عَنْہُ کو پانی پلانے ان کے پاس آئے تو وہ بھی اس عالم فانی سے عالم باقی کو انتقال فرما چکے تھے۔^(۱)
(سیرت ابن ہشام)

انصارِ مدینہ کا جذبہ ایثار

۸۔ ہجری میں رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علاء بن الحضرمی رَضِیَ اللہ عَنْہُ کو علاقہ بحرین میں تبلیغ و دعوتِ اسلام کے لیے بھیجا، بحرین کے حاکم منذر بن ساءِی نے اسلام قبول کر لیا اور عرب کے تمام باشندے مسلمان ہو گئے اہل بحرین میں سے یہود و نصاریٰ نے جزیہ دینا قبول کر لیا جب یہ اطلاع حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملی آپ نے انصار کو بلا کر فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ بحرین کا جزیہ اور مال تمہارے لیے لکھ دوں، انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کی قسم آپ ایسا نہ کیجئے یہاں تک کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے مہاجر بھائیوں کے لیے بھی اس مال کا نصف حصہ لکھ دیں۔^(۲) (بخاری)

بکری کی سری

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک صحابی نے دوسرے صحابی کے

①..... الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، حرف العین، باب عکرمة، ۳/۱۹۱ و تاریخ مدینہ

لابن عساکر، ۷۳/۶۰

②..... بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، باب ما اقطع النبی... الخ، ۲/۳۶۴، الحدیث: ۳۱۶۳

وعمدۃ القاری، کتاب العلم، باب ما یدکر فی المناولۃ، ۲/۳۹، تحت الحدیث: ۶۴

ہاں بکری کی ایک سری ہدیہ بھیجی اس نے سوچا میرا ہمسایہ مجھ سے زیادہ غریب ہے اس نے یہ سری اس کے گھر بھیج دی دوسرے نے سوچا کہ میرا ہمسایہ مجھ سے زیادہ اس سری کا مستحق ہے اس نے تیسرے کے گھر بھیج دی تیسرے نے بھی یہی سوچا اور سری چوتھے کے گھر بھیج دی اسی طرح چوتھے نے پانچویں کے گھر بھیجی پانچویں نے چھٹے کے ہاں پہنچا دی حتیٰ کہ چھٹے نے بھی ساتویں کے گھر بھیجی، تو یہ وہی شخص تھا جس نے سب سے پہلے اپنے ہمسایہ کے ہاں بھیجی تھی اس طرح پھر پھر اسی کے ہاں پہنچ گئی۔^(۱)

(احیاء العلوم)

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شانِ سخاوت

ایک بار حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دو تھیلیاں چاندی سے بھری ہوئی اور ایک لاکھ اسی ہزار درہم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی خدمت میں بطورِ نذرانہ بھیجے، اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے حکم فرمایا: طباق لاؤ، خادمہ نے طباق پیش کر دیا تو فرمایا: غربا و مساکین، یتیموں اور بیواؤں کے لیے منادی کرادو کہ ابھی ابھی آئیں اور اپنا اپنا حصہ حاصل کر لیں، یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے طباق بھر بھر کر مغرب سے پہلے پہلے ساری چاندی اور درہم بانٹ کر ختم کر دیئے، مغرب ہوئی تو فرمایا: کچھ کھانے کو لاؤ کہ روزہ افطار کر لوں، خادمہ نے روٹی اور روغن زیتون پیش خدمت

①..... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة، ۲/۲۱۷، و کتاب ذم البخل وذم حب

کیا آپ نے اس سے روزہ افطار کیا خادمہ نے عرض کی: ام المؤمنین آپ نے تمام مال بانٹ دیا اگر آپ ایک درہم کا گوشت منگالیتیں تو بہتر تھا، فرمایا: ہاں! اگر تم اس وقت یاد دلاتیں تو میں منگالیتی۔^(۱) (کیمیائے سعادت)

صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول جس

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا کہ لشکر مجاہدین کی تیاری کے لیے چندہ دیں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان سے مجھے نہایت مسرت ہوئی اس لیے کہ ان دنوں میں کافی مالدار تھا، میں نے دل میں کہا: آج میں اس کار خیر میں ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر ضرور سبقت لے جاؤں گا کیونکہ اس سے پہلے میں کبھی بھی ان پر سبقت حاصل نہ کر سکا تھا، میں خوشی خوشی اپنے گھر آیا اور اپنے تمام مال کا نصف حصہ لے کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے عمر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جس قدر مال لایا ہوں اسی قدر اپنے گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں، دریں اثناء حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی آگئے اور اس شان سے آئے کہ اپنا تمام مال و متاع اور گھر کا سارا ساز و سامان اٹھا کر لے آئے تھے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

①..... کیمیائے سعادت، فضل سخاوت، ۲/۶۴۲ و احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم

ان سے فرمایا: اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں اپنے گھر والوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ ۷

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس یہ ماجرا سن کر میں کہہ اٹھا ابوبکر صدیق (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) پر میں کسی کارِ خیر میں ہرگز سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔^(۱) (مشکوٰۃ)

حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شانِ سخاوت

غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلان فرمایا: سب لوگ مسجدِ نبوی میں جمع ہوں، مسلمان جمع ہو گئے تو آپ نے جہاد کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی اور ترغیب دی کہ مسلمان جہاد کی تیاری کے لیے مالی حصہ لیں، حضرت عثمان غنی ذوالنورین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں ساز و سامان سے لدے ہوئے ایک سواونٹ پیش خدمت کرتا ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خطبہ جاری رکھا، حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں دو سواونٹ بمع ساز و سامان پیش خدمت کرتا ہوں، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خطبہ جاری رکھا، حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تین سواونٹ

①.....مشکوٰۃ، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ، الفصل الثانی، ۴۱۶/۲،

جمع ساز و سامان پیش خدمت کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر سے اتر آئے اور فرمایا: عثمان (رَضِيَ اللہ عَنْہُ) کے اس عمل کے بعد انہیں آخرت میں اور کس چیز کی ضرورت ہے جو نجات کے لیے درکار ہو! یہ دوبار ارشاد فرمایا۔^(۱) (مشکوٰۃ)

حضرت شیخ سعدی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کسی بزرگ سے لوگوں نے پوچھا سخاوت اور شجاعت میں سے کون سی صفت زیادہ بہتر ہے؟ فرمایا: جس شخص کو سخاوت کی فضیلت حاصل ہے اسے شجاعت کی حاجت نہیں۔

بنشت ست بر گور بہرام گور کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور
بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے کہ زورِ بازو سے دستِ کرم بہتر ہے

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فُصلۃ رزرا چو باغبان بہر دہد بیشتر دہد انگور
اپنے مال سے زکوٰۃ نکالتا رہ کیونکہ جب باغبان انگور کی نیل کی زائد شاخوں کو کاٹ پھینکتا ہے تو انگور کی فصل میں زیادتی ہو جاتی ہے۔^(۲) (گلستان)

آدھی روٹی کا معاوضہ

حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللہ عَنْہُ ایک مرتبہ مدینہ منورہ سے کہیں سفر کو روانہ ہوئے اثنائے سفر میں آپ یہودیوں کے ایک گاؤں میں پہنچے، آپ نے دریافت کیا: آیا یہاں کسی مسلمان کا گھر بھی ہے؟ جواب ملا: ہاں! یہاں ایک بدو مسلمان رہتا ہے جو بے حد

۱..... مشکوٰۃ، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ، الفصل الثانی، ۲/ ۴۲۴،

الحديث: ۶۰۷۲

۲..... گلستان سعدی، ص ۸۴

غریب ہے، آپ اس کے ہاں پہنچے اس غریب بدو نے اپنی بیوی سے کہا: ایک مہمان آ گیا ہے اس کے کھانے کا کچھ انتظام کرو، بیوی نے جواب دیا: گھر میں سوائے جو کے تھوڑے سے آٹے کے اور کچھ نہیں ہے، شوہر بولا: کہیں سے گندم کا آٹا ادھار لے آؤ، بیوی نے پاس پڑوس سے گندم کا آٹا ادھار لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہی، گھر آ کر اپنے شوہر سے بولی: گندم کا آٹا تو کہیں سے نہیں مل سکا مجبوراً جو کی تین روٹیاں پکا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی گئیں، آپ نے سوچا کہ اس شخص کے تین بچے ہیں اور دو یہ میاں بیوی خود، یہ پانچ ہوئے اور چھٹا میں شامل ہو گیا ہوں، اور روٹیاں صرف تین ہیں، یہ سوچ کر آپ نے چھٹا حصہ یعنی آدھی روٹی خود کھا کر باقی واپس کر دی کہ خود کھائیں اور بچوں کو کھلائیں، جب آپ رخصت ہونے لگے تو فرمایا: تم کسی دن مدینہ آنا اور عمر کا نام پوچھ کر مجھے ملنا۔

کچھ مدت بعد اس بدو کی بیوی نے اصرار کیا کہ مدینہ جا کر عمر (رضی اللہ عنہ) سے ملے، وہ شخص مدینہ پہنچا اور آپ سے ملا، اس وقت آپ کا تجارتی قافلہ مدینہ میں پہنچ رہا تھا بہت سے اونٹوں پر مال لدا ہوا تھا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ سب اونٹ بمع مال و دولت اس بدو کو بخش دیئے وہ بدو اپنی خوش بختی پر نازاں و فرحاں واپس لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آیا میں نے اس میزبان بدو کی میزبانی کا حق ادا کر دیا؟ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! حق تو شاید اس ایک لقمہ کا بھی ادا نہ ہوا کیونکہ اس غریب نے تمہاری مہمان نوازی کے

لیے ادھار لینے سے بھی دریغ نہ کیا تھا اور اپنی بساط سے زیادہ تمہاری خدمت کی تھی لیکن تمہارے لیے اونٹوں کی قطار مال و متاع سمیت دے دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

باقی ماندہ چادر کسے دی جائے؟

حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہ عَنْہُ اپنے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ خواتین کو چادریں تقسیم کر رہے تھے آخر میں ایک چادر بچ رہی آپ اس تردد میں تھے کہ یہ چادر کسے دی جائے حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كَلْثُومَ اے امیر المومنین یہ چادر آپ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹی کو عنایت فرمادیں جو آپ کے پاس ہے ان کی مراد حضرت اُمّ کلثوم بنت علی تھیں۔^(۱) (بخاری، باب الجہاد)

واضح رہے کہ حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت علی مرتضیٰ رَضِيَ اللہ عَنْہُ کو ان کی بیٹی اُمّ کلثوم بنت فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللہ عَنْہُمَا کے لیے پیغام نکاح دیا تھا شیر خدا حضرت علی رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے آپ کا پیغام منظور فرمایا اور ۱۰ ہجری میں ان کا نکاح چالیس ہزار درہم مہر پر اُمّ کلثوم سے کر دیا تھا۔^(۲) (تاریخ کبیر الطبری، کامل ابن اثیر، کتاب الثقات از ابن حبان، معارف ابن قتیبہ)

①.....بخاری، کتاب الجہاد والسير، باب حمل النساء القرب... الخ، ۲/۲۷۶،

الحديث: ۲۸۸۱

②.....تاریخ الطبری، ۳/۲۵۰ و کتاب الثقات لابن حبان، ۱۰/۱۹۲ و المعارف لابن قتیبة،

جائیدادِ شمع

مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو گزارہ کے لیے زمین کے قطعات عطا فرمائے تھے، (یہ قطعات زمین فح خیبر کے بعد جنگ خیبر میں شریک تمام صحابہ میں تقسیم کیے گئے تھے) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حصے میں جو زمین آئی اس کا نام شمع تھا اس کے علاوہ یہود بنی حارثہ سے بھی ان کو ایک قطعہ زمین حاصل ہوا تھا اس کا نام بھی شمع تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کے یہ دونوں قطعات اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے اور اس وقف میں یہ شرائط مقرر کر دیں: یہ زمین نہ فروخت ہوگی نہ ہبہ کی جائے گی، نہ وراثت میں منتقل ہوگی، جو کچھ اس سے حاصل ہوگا وہ فقراء، ذوی القربی، غلاموں اور مہمانوں کا حق ہے۔^(۱)

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان سخاوت

خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑا لوگ بہت پریشان تھے ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج شام تک اللہ تمہاری پریشانی دور کر دے گا چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے آئے، مدینہ منورہ کے تاجر غلہ خریدنے کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ بتاؤ کہ ملک شام سے یہ غلہ جو میرے پاس آیا ہے تم اس پر کس قدر نفع دو گے؟ تاجروں نے کہا:

۱.....بخاری، کتاب الوصایا، باب وما للوصی... الخ، ۲/۴۲، الحدیث: ۲۷۶۴

دس روپیہ کے غلہ پر دو روپے، حضرت عثمان ذوالنورین رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے، آخر ہوتے ہوتے ان تاجروں نے کہا: جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت پندرہ روپے دیں گے، حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے، تاجروں نے تعجب سے کہا: وہ زیادہ دینے والا کون ہے مدینہ کے تاجر تو ہم ہی لوگ ہیں، آپ نے فرمایا: مجھے ایک روپیہ کے مال کی دس روپے قیمت مل رہی ہے کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجروں نے انکار کر دیا، حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: تم لوگوں کو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اللہ کی راہ میں فقراء مدینہ کو دے دیا۔ (سیرت رسول عربی)

بیر رومہ

جب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے اور مکہ سے اصحابِ رسول بھی ہجرت کر کے آ گئے تو بیٹھے پانی کی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو بڑی تکلیف تھی، صرف ایک بیٹھا کنواں تھا جس کا نام بیر رومہ تھا اور یہ کنواں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا وہ اس کا پانی جس قیمت میں چاہتا تھا بیچتا تھا حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللہ کی راہ میں وقف کر دے اس کو جنت ملے گی، حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے اس کنویں کو خرید کر وقف کر دیا۔^(۱) (سیرت رسول عربی)

①.....ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۳۹۳/۵،

الحديث: ۳۷۲۳ مختصراً

مسجد نبوی کی توسیع

مسجد نبوی پہلے بہت چھوٹی تھی ایک زمین اسکے قریب بک رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس زمین کو خرید کر میری مسجد میں شامل کر دے اسکو جنت ملے گی حضرت عثمان ذوالنورین رَضِيَ اللہ عنہ نے بیس ہزار یا پچیس ہزار روپے میں خرید کر مسجد میں شامل کر دی۔^(۱) (سیرت رسول عربی)

یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چار دن کے پے درپے فاقے پیش آ گئے حضرت عثمان رَضِيَ اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے کئی بورے آٹے کے اور کئی بورے گیہوں اور کئی بورے چھوہاروں کے ایک بکری کا گوشت اور تین سو روپے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر بھیج دیئے اور اس کے ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ کھانا تیار کرنے میں دیر ہوگی میں پکا ہوا کھانا بھی بھیجتا ہوں چنانچہ بہت سی روٹیاں اور بھٹنا ہوا گوشت تیار کرا کر بھیجا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مسجد سے گھر تشریف لائے تو ام المؤمنین رَضِيَ اللہ عنہا سے پوچھا یہ کھانے پینے کی چیزیں کہاں سے آئیں؟ اُم المؤمنین رَضِيَ اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عثمان غنی (رَضِيَ اللہ عنہ) نے بھیجی ہیں حضور

۱..... السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الجہاد، ۳/۳۱، الحدیث: ۴۳۹۱ بالفاظ مختلفہ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا: یا اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔^(۱)

سخاوت کے بادشاہ

حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رَضِيَ اللہ عَنْہُ حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے یہ تینوں اہل قافلہ سے آگے نکل گئے اور ان کا سامان سفر بھی قافلہ میں پیچھے رہ گیا، راستہ میں انہیں بھوک لگی دیکھا کہ قریب ہی ایک چھوٹی سی بستی ہے تینوں بستی میں آئے، ایک بڑھیا ملی، فرمایا: ہمیں پیاس لگی ہے کچھ پینے کے لیے ہو تو لاؤ، بڑھیا نے کہا: آپ تشریف رکھیں میں ابھی دودھ لاتی ہوں، اس بڑھیا کے پاس ایک بکری تھی اس نے اس کا دودھ نکالا اور پیش کر دیا، ان صاحبان نے دودھ پی لیا پھر فرمایا: کچھ کھانے کو ہے؟ بڑھیا نے کہا: ہاں! اسی بکری کو ذبح کر لو، انہوں نے بکری کو ذبح کیا بڑھیا نے گوشت پکا کر انہیں کھلا دیا اس کے بعد تینوں حضرات روانہ ہو گئے، بڑھیا کا خاوند جب گھر آیا تو وہ خفا ہوا کہ تو نے بکری ایسے لوگوں کو کھلا دی جنہیں تو پہچانتی بھی نہ تھی کہ وہ کون ہیں۔

کچھ عرصہ بعد یہ دونوں محنت مزدوری کے لیے مدینہ منورہ کو گئے ایک دن حضرت امام حسن رَضِيَ اللہ عَنْہُ نے اس بڑھیا کو بازار میں دیکھا تو پہچان گئے کہ یہ وہی بڑھیا ہے جس نے ان کی میزبانی کی تھی، آپ اس کو بڑی شفقت کے ساتھ اپنے مکان پر لائے

①..... تاریخ مدینہ لابن عساکر، ۵۲/۳۹

اسے کھانا کھلایا پھر فرمایا: ہم وہی ہیں جن کو تُو نے بکری کا دودھ پلایا اور پھر اسی بکری کا گوشت کھلایا تھا آج ہم تیرے اس احسان کا بدلہ دینا چاہتے ہیں یہ فرما کر آپ نے اسے ایک ہزار اشرفیاں اور ایک ہزار بکریاں عنایت کیں، پھر آپ نے بڑھیا کو حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ نے بھی بڑھیا کو ایک ہزار اشرفیاں اور ایک ہزار بکریاں عنایت کیں پھر آپ نے اسے حضرت عبداللہ بن جعفر رَضِیَ اللہ عنہ کے پاس بھیجا انہوں نے فرمایا: اگر تو ان کے پاس پہنچنے سے پہلے میرے پاس آ جاتی تو میں تمہیں اس قدر مال دیتا کہ وہ دونوں صاحبان نہ دے سکتے۔ یہ فرما کر آپ نے اس بڑھیا کو دو ہزار اشرفیاں اور دو ہزار بکریاں عنایت کیں اس قدر داؤد و شش پا کر بڑھیا بے حد مسرور ہوئی اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ جن مسافروں کو اس نے ایک بکری کا گوشت کھلایا تھا وہ اس قدر عالی مقام اور سخاوت کے بادشاہ ہیں۔^(۱) (کیمیائے سعادت)

عبداللہ بن جعفر رَضِیَ اللہ عنہ اور حبشی غلام

حضرت عبداللہ بن جعفر رَضِیَ اللہ عنہ بڑے رحم دل اور سخی تھے، یتیموں بیواؤں کی کفالت اور غرباء و مساکین کی مالی مدد سے دریغ نہ فرماتے تھے، آپ کی دریا دلی اور سخاوت مشہور تھی آپ ایک دفعہ کسی سفر میں تھے اثنائے سفر میں کھجوروں کا ایک باغ نظر آیا آپ مکان دور کرنے اور کچھ دیر آرام کرنے کے خیال سے اس باغ میں آئے

۱..... کیمیائے سعادت، فضل سخاوت، ۶۴۳/۲

غسل کیا نماز پڑھی اور لیٹ گئے۔

آپ نے دیکھا کہ ایک حبشی غلام باغ کی رکھوالی کر رہا ہے جب کھانے کا وقت ہوا تو اس غلام کے لیے تین روٹیاں لائی گئیں غلام ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھانے بیٹھا ہی تھا کہ وہاں ایک کتا آیا اور غلام کے سامنے بیٹھ کر دم ہلانے لگا غلام نے ایک روٹی کتے کے آگے ڈال دی، کتا روٹی کھا کر پھر دم ہلانے لگا غلام نے دوسری روٹی کتے کے آگے ڈال دی، کتے نے دوسری روٹی بھی کھالی اور پھر دم ہلانے لگا تو غلام نے تیسری روٹی بھی کتے کے آگے ڈال دی اور خود کچھ کھائے بغیر اٹھ کھڑا ہوا۔

حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ بڑے غور کے ساتھ یہ ماجرا دیکھ رہے تھے، آپ نے اس غلام کو اپنے پاس بلا کر پوچھا: تجھے روزانہ کتنی روٹیاں کھانے کو ملتی ہیں؟ اس نے کہا: صرف تین روٹیاں، فرمایا: تو پھر تو نے یہ تینوں روٹیاں کتے کو کیوں کھلا دیں؟ اس نے کہا: یہ کتا میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اس خیال سے کہ یہ کہیں دور سے آیا ہوگا اور بھوکا بھی ہوگا میں نے تینوں روٹیاں اس کو کھلا دیں، آپ نے پوچھا: تو پھر آج تم کیا کھاؤ گے؟ وہ بولا: آج میں بھوک پر صبر کروں گا اور اللہ کا شکر کروں گا حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ یہ سن کر نہایت متاثر ہوئے کہنے لگے: سُبْحٰنَ اللہ لوگ مجھ کو سخی سمجھتے ہیں لیکن یہ شخص تو مجھ سے کہیں بڑھ کر سخی نکلا پھر آپ نے اس کے مالک سے اسے خرید لیا اور آزاد کر دیا پھر باغ کو خریدا اور فرمایا: میں نے یہ باغ تیری ملکیت میں دیدیا اور خود اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔^(۱) (احیاء العلوم)

1..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۳/۳۱۸

میں اللہ کو کیا جواب دیتا

حضرت امام حسن رَضِیَ اللہ عنہ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اس نے لکھی ہوئی درخواست پیش کی آپ نے درخواست کو پڑھے بغیر بلاتامل فرمایا: تیری حاجت پوری کی جائے گی، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے نواسہ رسول اس کی درخواست کو پڑھ کر جواب دیا ہوتا، فرمایا: جب تک میں درخواست کو پڑھتا ہوں شخص میرے سامنے کھڑا رہتا، پھر اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے مواخذہ کرتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل کیا، تو میں کیا جواب دیتا۔^(۱) (احیاء العلوم)

تو میں تجھے انتظار کی زحمت نہ دیتا

حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا اور بولا: اے فرزند رسول! میں ایک مفلس نادار شخص ہوں، میں صاحبِ اہل و عیال ہوں، مجھے اپنے پاس سے اپنے رات کے کھانے میں سے کچھ عنایت فرمائیں، فرمایا: بیٹھ جاؤ میرا رزق ابھی راہ میں ہے، کچھ دیر بعد چند آدمی حاضر ہوئے بولے: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہ عنہ نے یہ پانچ تھیلیاں بھیجی ہیں، ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار ہیں، امیر معاویہ رَضِیَ اللہ عنہ معذرت خواہ ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فی الحال ان کو اپنے خدام پر خرچ کریں مزید نذرانہ عنقریب ارسال کر دوں گا، امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ نے پانچوں تھیلیاں سائل کو عنایت فرمادیں اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا: تجھ کو بہت دیر انتظار کرنا پڑا، سر دست

۱..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ۳/ ۴۰۳

بہی کمتر عطیہ ہے، اگر میں جانتا کہ اتنی قلیل مقدار ہوگی تو میں تجھے انتظار کی زحمت نہ دیتا
مجھے معذور سمجھنا۔^(۱) (کشف المحجوب)

ایثار و سخاوت کی انوکھی مثال

حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے عہدِ خلافت میں ایک عرب امیر سعید بن
عاص رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کا سخاوت میں ہاتھ اس قدر کھلا تھا کہ جب کوئی حاجت مند آتا اور
اسکے پاس کچھ موجود نہ ہوتا تو اسے مطلوبہ رقم کا پرونوٹ^(۲) لکھ دیتے، ان کے انتقال کے
بعد اس قسم کی رقوم کا حساب کتاب ہوا تو پتا چلا کہ تین لاکھ بیس ہزار کی رقم واجب الادا
ہے، کسی طرح اسکی اطلاع حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ کو بھی ہوگئی، آپ نے ازراہ
ہمدردی یہ رقم مرحوم امیر کے بیٹے عمرو بن سعید کو بھیج دی اور کہلوا یا کہ: اسے تقسیم کر کے
مرحوم کا بوجھ ہلکا کرو، عمرو بن سعید نے شکریہ کے ساتھ رقم امیر معاویہ کو واپس بھیج دی اور
جواباً کہلوا دیا: امیر المؤمنین اگر میں یہ رقم قبول کر لوں گا تو اس سے میرے والد مرحوم کی
سخاوت پر حرف آئے گا، امیر معاویہ نے دریافت کیا: پھر تمہارے والد کا یہ بوجھ کس طرح
اُترے گا؟ عمرو بن سعید نے جواب دیا: امیر المؤمنین! میرے والد کا کل اسی رقم میں خرید
لیں میں اسے لوگوں میں تقسیم کر کے والد مرحوم کا بوجھ اتار دوں گا، امیر معاویہ نے یہ
محل خرید لیا اور عمرو بن سعید نے یہ رقم اسی طرح تقسیم کر دی گویا اسے ملی ہی نہ تھی۔^(۳)

①..... کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتہم من اہل البیت، ص ۷۷

②..... پرونوٹ (Promissory Note): اقرار نامہ جو مقروض قرض خواہ کو دیتا ہے۔

③..... تاریخ الاسلام للذہبی، ۳/ ۴۹۹

اتنی سی بات کے لیے چندہ کیوں کرتے ہو

ابراہیم بن عثبہ چار ہزار روپیہ کے مقروض تھے اور ادا نہ کر سکتے تھے اس ندامت کی وجہ سے انہوں نے لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیا تھا، ان کے ایک دوست نے چندہ کر کے ان کا قرض ادا کرنا چاہا لوگوں نے بقدر حیثیت چندہ دیا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے تو آپ نے دریافت فرمایا: کل قرضہ کس قدر ہے؟ اس نے کہا: چار ہزار روپیہ، فرمایا: اتنی سی بات کے لیے چندہ کیوں کرتے ہو امام اعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی وقت چار ہزار روپے ادا کر دیئے۔^(۱)

خیر میں اسراف نہیں

حضرت حسن بن سہل رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ پریشان حالی میں بھی سائل کو کبھی خالی نہ جانے دیتے، جو کچھ آپ کے پاس موجود ہوتا غریب و مساکین کو تقسیم کر دیا کرتے تھے، ایک دفعہ حضرت ثعلب رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ آپ سے ملنے آئے تو آپ سے کہا: لَيْسَ فِي السَّرْفِ خَيْرٌ (اسراف میں بھلائی نہیں ہے) آپ نے جواب دیا: بَلْ لَيْسَ فِي الْخَيْرِ سَرْفٌ (بلکہ خیر میں اسراف ہوتا ہی نہیں ہے)۔^(۲) (کتاب الاذکیاء)

عثمان کو اب کچھ نقصان نہیں ہو سکتا

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہ

۱..... المناقب للکردری، الباب الرابع عشر فی ذکر سماحتہ وبذلہ... الخ، ۱/۲۶۱

۲..... کتاب الاذکیاء، الباب العاشر فی سیاق المنقول من ذلك عن الوزراء، ص ۶۸

وَسَلَّمَ غَزْوَهُ تَبَوُّكُ كَ انتِظَامَاتِ مِیْنِ مَصْرُوفِ تَحْتِ اَوْرِ مَجَاهِدِیْنِ كَ لِیْهِ سَامَانِ تِیَارِ كَر رَہے تَحْتِ حَضْرَتِ عِثْمَانِ غَنِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِیْكَ ہزار اشرفیاں لے كَر حَاضِر ہوئے اَوْر حَضْرَہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام كِی گود مِیْنِ ڈال دیں، مِیْنِ نَے دِیكھا كَہ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِن اشرفیوں كِو اپنی گود مِیْنِ اُلْتَتے پِلتتے تَحْتِ اَوْر فرماتے تَحْتِ: عِثْمَانِ كِو اب كَچھ نَقْصَانِ نَہِیْن ہوسكتا آج كَے بَعْدِ جُو چاہِیْن كَرِیْن، اِس كِو مُتَعَدِّ بَار دہرایا۔^(۱) (مسند احمد)

امام مالک اور امام شافعی رَحِمَهُمَا اللہُ تَعَالٰی

ایک مرتبہ حضرت امام شافعی رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ حضرت امام مالک رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ كَے پاس ملاقات كِیلئے تَشْرِیْف لے گئے، حضرت امام مالک كَے دروازے پَر خراسان كَے گھوڑوں اَوْر مصر كَے خچروں كا گلہ موجود پایا، امام شافعی نَے فرمایا: یَہ كِس قَدْر بہتر گھوڑے اَوْر عمدہ خچر ہِیْن، امام مالک رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ نَے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! یَہ سب مِیْنِ نَے آپ كِو تحفہ دے دیئے۔ امام شافعی رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ نَے فرمایا: آپ اِن مِیْنِ سَے اِیْكَ تَو اپنی سواری كَے لِیْے رَکھ لِیْس، امام مالک رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ نَے فرمایا: مجھے اللہ تَعَالٰی سَے شَرْم آتی ہِے كَہ جِس زَمِیْن مِیْنِ اِسكے مُجُوب رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُوجُود ہِیْن اِس زَمِیْن پَر سوار ہو كَر چلوں اَوْر میری سواری كَے سُم اِس زَمِیْن كِو پامال كَرِیْن۔ (معجم موفق)

روٹی كَے ٹکڑے

حضرت ابوالحسن اَنطاكی رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ كَے ہاں تِیْس مَہْمَان آ گئے، آپ كَے پاس

۱.....المسند للإمام أحمد بن حنبل، ۷/۳۵۸، الحديث: ۲۰۶۵۵

گنتی کی چند روٹیاں تھیں، ان سے سب شکم سیر نہ ہو سکتے تھے، آپ نے روٹیوں کو توڑ کر ٹکڑے بنا کر پھر دسترخوان بچھایا اور اس پر ٹکڑے بکھیر دیئے، مہمانوں سے فرمایا: تم کھانا کھاؤ میں چراغ کی بتی درست کرتا ہوں سب ہاتھ منہ چلاتے رہے گویا کہ کھارہے ہیں، جب چراغ جلا کر لایا گیا تو دیکھا کہ روٹیوں کے سب ٹکڑے جوں کے توں موجود ہیں اس خیال سے کسی نے کچھ نہ کھایا تھا کہ دوسرے کھالیں۔^(۱) (احیاء العلوم)

چھٹی ہیر جنجالوں

حضرت سید صید علی شاہ صاحب سوہاوی (کشمیری) رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کا لنگر ہمیشہ جاری رہتا تھا، سینکڑوں مہمان اور غریب و مساکین روزانہ آپ کے دسترخوان پر شکم سیر ہوتے تھے نیز طلبہ کے لیے قیام و طعام کا مستقل انتظام تھا جو تحائف بصورت نقد و جنس آتے مستحقین کو تقسیم فرما دیا کرتے تھے، انتقال سے چند یوم پہلے بہ یک وقت کئی ہزار کی رقم آگئی آپ نے اپنے داماد سائیں ولی شاہ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ بیوگان، یتامی اور مساکین کو بلا کر یہ تمام رقم تقسیم کر دو اور پھر مجھے اطلاع دو چنانچہ ایک ہی دن میں یہ ساری رقم تقسیم کر دی گئی، سائیں ولی شاہ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے جب حضرت سید صید علی شاہ صاحب رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کی خدمت میں عرض کی: قبلہ! حسب الحکم تمام روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں، تو آپ نے فرمایا: چھٹی ہیر جنجالوں، یعنی ہیر جنجال سے چھوٹ گئی، پھر فرمایا: شکر ہے کہ اب مجھے اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائے گا کہ صید علی متاع دنیا چھوڑ آیا ہے۔
(مشائخِ چشت)

۱..... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان الاثار و فضله، ۳/ ۳۱۸

ارشاد شیخ سعدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

از زر و سیم راحتے برساں خویشتن ہم تمھے برگیر
و آنکہ ایں خانہ از تو خواہد ماند نشتے از سیم و نشتے از زر گیر
سونے اور چاندی (جو مال تجھ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس) سے دوسروں کو راحت (آسائش)
پہنچا اور اس سے خود بھی فائدہ اٹھا، یہ گھر آخر کار تجھے چھوڑنا ہی ہے خواہ تو نے اس کو سونے چاندی
کی اینٹوں سے تعمیر کر لیا ہو۔ (گلستان)

آج بچے کے لیے جوتا خرید رہے ہیں

حضرت یوسف بن خالد السمتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ایک حاجی نے امام
اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی خدمت میں ایک ہزار پاپوش بطور تحفہ بھیجے، ایک یاد و دن
گزرے ہوں گے کہ میں نے دیکھا، آپ اپنے صاحبزادے کے لیے بازار سے جوتا
خرید رہے ہیں، میں نے تعجب سے پوچھا: ابھی تو کل آپ کے پاس ایک ہزار پاپوش
تحفہ آئے تھے آج بچے کے لیے جوتا خرید رہے ہیں، فرمایا: میرا قاعدہ ان تحفوں کے
متعلق یہی ہے کہ اپنے شاگردوں اور متوسلین میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ (معجم)

اتنے سے معاملہ پر یہ جھگڑے

امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک بار جب کہ آپ سفر حج میں تھے عبد اللہ سہمی
بھی آپ کے ساتھ تھا کسی منزل میں ایک بدوی نے اسے پکڑا اور امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ

عَلَيْهِ کے سامنے لا کر کہا: اس پر میرے کچھ روپے قرض ہیں اور یہ ادا نہیں کرتا، امام اعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے عبد اللہ سے حقیقت دریافت کی اس نے کہا: میں نے اس کا کچھ نہیں دینا ہے، امام اعظم نے بدوی سے پوچھا: آخر کتنے درہموں پر جھگڑا ہے؟ اس نے کہا: چالیس درہم، مُتَعَجَّب ہو کر فرمایا: زمانہ سے حمیت اٹھ گئی، اتنے سے معاملہ پر یہ جھگڑے، یہ فرما کر چالیس درہم آپ نے اپنے پاس سے بدوی کو دے دیئے۔ (معجم)

تمہارے دروازے پر تھیلی پڑی ہے اسے اٹھا لو!

کوفہ میں ایک خوشحال تاجر کا کاروبار حوادثِ زمانہ کی نذر ہو گیا اور وہ پائی پائی کا محتاج ہو گیا خویش واقارب نے آنکھیں پھیر لیں اور احباب اس سے ملنے سے احتراز کرنے لگے بقول شاعر:

بوقت تنگ دستی آشنا بیگانہ مے گردو صراحی چوں شود خالی جدا بیانہ مے گردو
ایک دن گلی میں ککڑیاں بیچنے والا آیا محلے کے بچے ککڑیاں خریدنے اور کھانے لگے اس کی چھوٹی بچی یہ دیکھ کر دوڑتی ہوئی اپنی ماں کے پاس آئی بولی: امی! ککڑی لے دیجئے، اس کی ماں کے پاس پیسے نہ تھے، آنکھوں میں آنسو بھر لائی، باپ دیکھ کر تڑپ اٹھا: وَقَصَدَ مَجْلِسَ الْبُرْكَاءِ وَهُوَ مَجْلِسُ أَبِي حَنِيفَةَ اس نے مجلس برکت میں جانے کا ارادہ کیا، امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی مجلس اسی نام سے مشہور تھی، اس نے سوچا کہ امام اعظم سے کچھ رقم بطور قرض حاصل کرے، حضرت امام اعظم کی مجلس میں بہت سے لوگ حاضر تھے یہ تاجر مجلس میں پہنچا، السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر ایک طرف

بیٹھ گیا، دل میں کئی بار آیا کہ حضرت امام سے عرض نہ دعا کرے لیکن شرم و حیا کے باعث حرفِ مدعا زبان پر نہ لاسکا، کچھ دیر بعد خاموشی سے اُٹھ کر چلا، امام اعظم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نور فرست سے سمجھ گئے کہ یہ کوئی حاجت مند ہے لیکن شرافت کی وجہ سے اپنا مدعا بیان نہیں کر سکا ہے، امام اعظم مجلس سے اُٹھے راز داری کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے چلتے گئے، وہ تاجرا نے گھر میں داخل ہو گیا تو امام اعظم واپس آ گئے۔

رات ہوئی تو امام اعظم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے پانچ سو درہم کی تھیلی اٹھائی اور تاجر کے مکان پر پہنچ کر دستک دی جب وہ باہر نکلا تو امام اعظم نے تھیلی اس کی دلیز پر رکھ دی اور یہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے: دیکھو! یہ تمہارے دروازے پر تھیلی پڑی ہے اسے اٹھا لو یہ تمہارے لیے ہے، تاجر نے تھیلی تو اٹھالی مگر چونکہ امام اعظم اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے چھپائے ہوئے تھے پہچان نہ سکا کہ یہ کون ہیں، گھر میں داخل ہو کر تھیلی کو کھولا تو اس میں ایک پرچہ لکھا ہوا دیکھا: هَذَا الْمَقْدَارُ جَاءَ بِهِ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَيْكَ مِنْ وَجْهِ حَلَالٍ فَلْيَفْرُغْ بِالْكَ يَرْقُم أَبُو حَنِيفَةَ تِیرے پاس لایا جو حلال طریقہ سے حاصل کی گئی ہے قلب کی فراغت سے اسے استعمال کرو۔ (مناقب موفق)

امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کی شانِ سخاوت

امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کا تجارتی کاروبار اس قدر وسیع تھا کہ لاکھوں کا کاروبار ہوتا تھا تجارت اور کسبِ مال سے ان کا مقصود زیادہ تر عوام کو فائدہ پہنچانا تھا آپ نے غریب مساکین، یتیموں، بیواؤں اور علما اور طالب علموں کے وظیفہ مقرر فرما رکھے تھے

اور تمام منافع ہر سال ان پر تقسیم کر کے ان کے گھروں میں پہنچا دیا کرتے تھے، کوئی شخص ملنے آتا تو اس کا حال پوچھتے حاجت مند ہوتا تو اس کی حاجت پوری کر دیا کرتے تھے، آپ کا معمول تھا کہ گھر والوں کے لیے کوئی چیز خرید کرتے تو علما و مشائخ کے لیے بھی اسی قدر خرید کر کے ان کے گھروں میں پہنچا دیتے۔

ایک دفعہ کچھ لوگ ملنے آئے ان میں ایک شخص ظاہری شکل و صورت اور لباس سے مفلوک الحال دکھائی دیا، جب لوگ رخصت ہو کر چلنے لگے تو آپ نے اس مفلوک الحال سے فرمایا: ذرا ٹھہر جاؤ، پھر آپ نے اپنی جانماز کی طرف اشارہ کیا کہ اس کو اٹھانا، اس نے دیکھا کہ ایک ہزار روپیہ کی تھیلی رکھی ہے، اس نے عرض کی: حضور! میں دولت مند ہوں، مجھے اس کی احتیاج نہیں؟ آپ نے فرمایا: تو صورت ایسی بنانی چاہیے کہ دیکھنے والوں کو شبہ نہ ہو۔ (معجم)

نخیاں ز اموال بر مے خورند نخیاں غم سیم و زر مے خورند
سخی اپنے مال کا پھل کھاتے ہیں، بخیل سونے اور چاندی کا غم کھاتے ہیں
(حضرت سعدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ)

دس ہزار روپیہ کا قرضہ معاف

حضرت شعیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کے ساتھ جارہا تھا کہ دور سے ایک آدمی آتا ہوا دکھائی دیا، اس نے جونہی امام اعظم کو دیکھا فوراً ایک گلی میں مڑ گیا۔ میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی مگر امام اعظم

نے اسے نام لے کر پکارا، فرمایا: جس راہ پر تم چلے آ رہے تھے اسی راہ پر چلے آؤ، وہ ٹھہر گیا جب ہم اس کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ شخص شرمایا ہوا اور گھبرایا ہوا تھا، امام اعظم نے فرمایا: تم نے اپنی راہ کیوں بدلی؟ بولا: آپ کی دس ہزار کی رقم میرے ذمے قرض ہے ادا کرنے میں بہت تاخیر ہو چکی ہے ابھی تک ادا کرنے کی استطاعت نہیں اس لیے آپ کو دیکھ کر ندامت ہوئی اور میں نے راستہ بدل لیا۔

امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: سُبْحَنَ اللهُ! بس اتنی سی بات کے لیے تم نے مجھ سے چھپنے کی کوشش کی وَ قَدْ وَهَبْتُ مِنِّي كُلَّهُ (میں نے اپنی طرف سے قرض کی تمام رقم تجھے بخش دی) پھر فرمایا: بھائی! مجھے دیکھ کر تیرے دل میں ندامت اور دہشت کی جو کیفیت پیدا ہوئی، خدا کے لیے معاف کر دے۔ (مجمع)

عطاء غوث اعظم فَدَسِ سِرُّهُ

ایک مرتبہ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی فَدَسِ سِرُّهُ حج کے لیے بغداد شریف سے روانہ ہوئے، بہت سے فقرا اور درویش بھی آپ کے ہمراہ تھے، یہ بابرکت قافلہ جب موضع حله پہنچا تو آپ نے فرمایا: ہم اس بستی میں قیام کرنا چاہتے ہیں قیام کے لیے کسی ایسے غریب کا مکان تلاش کرو جو تمام مکانوں سے زیادہ خستہ و شکستہ ہو، بستی کے امیروں اور رئیسوں میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حضور میرے محل اور بنگلہ میں قیام فرمائیں، امرا و وزرا منت سماجت کرنے لگے کہ حضور ہم آپ کے خادم ہیں ہمارے محلات اور عظیم الشان بنگلے آپ کے لیے حاضر ہیں لیکن غوث اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے

صاف انکار فرمادیا، تلاش بسیار کے بعد ایک ایسا مکان مل گیا جو نہایت خستہ و شکستہ تھا اس مکان میں ایک بہت ہی غریب بوڑھا اپنی بوڑھی بیوی اور ایک بچی کے ساتھ رہتا تھا، غوث اعظم نے اس بڑے میاں سے فرمایا: کیا تم اجازت دیتے ہو کہ ہم آج کی رات تمہارے مکان میں بسر کر لیں، غریب بوڑھا یہ سن کر اس قدر خوش ہوا کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے، بڑی لجاجت سے بولا: حضور! اس سے بڑھ کر ہماری اور کیا خوش بختی ہو سکتی ہے کہ آپ ہم غریبوں کی بوسیدہ جھونپڑی کو زینت بخش کر ہمیں سرفراز فرمائیں، حضرت غوث اعظم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ اپنے ہمراہیوں سمیت اس بوڑھے کے مکان میں رونق افروز ہو گئے، موضعِ حلہ اور مضافات سے لوگ جوق در جوق نذر و نیاز لے کر حاضر ہونے لگے، اگلے دن روانگی کے وقت تک سینکڑوں مویشی جمع ہو چکے تھے اور نقد و جنس کے انبار لگ چکے تھے، حضور غوث اعظم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے یہ تمام مویشی اور نقد و جنس کے انبار مالک مکان بڑے میاں کو عطا فرمادیئے اور اپنے ہمراہیوں سمیت سفر پر روانہ ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے اس غریب بوڑھے کو آپ کے قدموں کی برکت سے اس قدر دولت عطا فرمادی کہ وہ اس علاقہ کا سب سے بڑا مالدار امیر بن گیا۔ (اخبار الاخیار)

سحائے غوث اعظم قدس سرہ

حضور غوث اعظم قدس سرہ نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ شکستہ خاطر ایک گوشہ میں مغموم بیٹھا ہے، فرمایا: کس حال میں ہو اور کیا حال ہے؟ درویش نے عرض کی: میں دریا کے کنارے گیا تھا، ملاح کو دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں تھا کہ کشتی میں بیٹھ

کر پار اتر جاتا ابھی اس درویش کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تیس اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلی غوث اعظم کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کی آپ نے وہ تھیلی جوں کی توں اس درویش کو عطا فرمادی اور فرمایا: یہ لے جاؤ اور ملاح کو دے دو۔ (اخبار الاخیار)

جمع کرنا ہمارا شیوہ نہیں

کسی شخص نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی خدمت میں کچھ روپے بطور نذر پیش کیے، آپ نے مولانا سید بدر الدین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے فرمایا: ان کو اسی وقت تقسیم کر دو، مولانا نے حسب الحکم فقر و مساکین کو تمام روپے تقسیم کر دیئے، کچھ دیر بعد مولانا نے دیکھا کہ ایک روپیہ فرش پر گرا پڑا ہے آپ نے اٹھالیا اور اس خیال سے کہ کل صبح فقراے خانقاہ کے کام آجائے گا اپنے پاس رکھ لیا، جب آپ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو حضرت بابا صاحب نے نیت توڑ دی اور مولانا سے پوچھا: مولانا! کیا وجہ ہے کہ نماز بے ذوق ہے، آیا تمہارے پاس کوئی روپیہ باقی تو نہیں رہ گیا؟ مولانا نے عرض کی: حضور! ہاں، ایک روپیہ میرے پاس ہے، میں نے اس خیال سے رکھ لیا کہ کل صبح کام آجائے گا، حضرت بابا صاحب نے وہ روپیہ مولانا سے لے کر پرے پھینک دیا اور غصہ کے ساتھ فرمایا: اسے کیوں رکھ چھوڑا، اگر کوئی لینے والا نہیں تھا تو باہر پھینک دیا ہوتا، جمع کرنا ہمارا شیوہ نہیں۔ (سیر الاولیاء)

لوگوں کو ٹھنڈا پانی ہی پلا دو

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے گھر میں اکثر فاقہ رہتا،

آپ کے اہل و عیال کی زندگی نہایت تنگ دستی میں بسر ہوتی تھی مگر اس کے باوجود سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں روپے جو نذرانہ میں آتے اسی وقت غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کو تقسیم کر دیتے اور اپنے اہل و عیال کے لیے کچھ بھی نہ رکھتے جس دن کوئی چیز نہ ہوتی خدام سے فرماتے: لوگوں کو ٹھنڈا پانی ہی پلا دو تاکہ کوئی دن بخشش و عطا سے خالی نہ جائے۔

شانِ سخاوت

خواجہ نظام الدین اولیاء رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کا مَطْنَح ہمیشہ گرم رہتا، کئی ہزار فقر و مساکین روزانہ کھانا کھاتے خانقاہ میں جو کچھ آتا شام تک تقسیم ہو جاتا، حکم تھا کہ کوئی چیز بچا کر نہ رکھی جائے، جب خانقاہ میں زیادہ مال و اسباب جمع ہو جاتا آپ رونے لگتے اور فرماتے سب کچھ اسی وقت تقسیم کر دیا جائے، جمعہ کے روز تمام خانقاہ کو خالی کرنے کا حکم فرماتے، جب خادم آ کر اطلاع دیتا کہ اب کوئی چیز باقی نہیں رہی جھاڑ و تنک دے دی گئی ہے تو آپ اظہارِ اطمینان فرماتے اس کے بعد جامع مسجد تشریف لے جاتے اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ ایک بار ایک سوداگر لٹ گیا وہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے صاحبزادے کی سفارش لے کر حضرت محبوب الہی کی خدمت میں پہنچا، آپ نے خادمِ خاص کو فرمایا: صبح سے چاشت تک جو کچھ آئے اس سوداگر کو دے دیا جائے، چاشت تک بارہ ہزار اشرفیاں آئیں یہ تمام اشرفیاں سوداگر کو دے دی گئیں۔

(سیر الاولیاء)

بلکہ سب تمہارا ہے

ایک مرتبہ کسی مرید نے پانچ سواشر فیاں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیں اس وقت ایک قلندر فقیر حضرت کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا: اس میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے حضرت نے مسکرا کر فرمایا: کچھ نہیں بلکہ سب تمہارا ہے اور سب اشر فیاں قلندر فقیر کو عنایت کر دیں۔

یہ مردہ مال کیوں رکھ چھوڑا ہے؟

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو فرمایا: کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں، فرمایا: کیا میں نے نماز پڑھ لی؟ عرض کی گئی: جی ہاں! فرمایا: میں دوبارہ پھر پڑھتا ہوں۔ ہر نماز کو اسی طرح تکرار سے پڑھتے اور فرماتے: ہم جارہے ہیں، ہم جارہے ہیں، پھر خادم کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اگر گھر میں کوئی سامان رہ گیا تو کل قیامت کے دن اس کا حساب دینا پڑے گا، خادم نے سب کچھ لوگوں میں تقسیم کر دیا البتہ وہ غلہ رہنے دیا جو درویشوں کے لیے تھا، آپ نے خادم سے فرمایا: یہ مردہ مال کیوں رکھ چھوڑا اس کو بھی نکال پھینکنا اور گھر میں جھاڑو دے دو، خادم نے غلہ خانہ کے دروازے کھول دیئے اور سب غلہ تقسیم کر دیا، خدام نے عرض کی: حضور! آپ کے بعد ہم غریبوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا: گھبرانے کی ضرورت نہیں ہمارے روضہ سے تمہیں اتنا مل جائے گا جو تمہاری ضروریات کے لیے کافی ہوگا، خدام نے عرض کی: ہم میں سے آمدنی کو کون تقسیم کرے گا؟ فرمایا: تقسیم کرنے کا وہ حقدار

ہوگا جو اپنے حصہ سے دستبردار ہوگا، بروز چہار شنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۲۵۰ ہجری کو آپ رحلت فرما گئے۔^(۱) (اخبار الاحیاء)

ان میں سے کون زیادہ نئی ٹھہرا؟

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: مصر میں ایک شخص کے گھر لڑکا پیدا ہوا وہ شخص نہایت غریب تھا اس کے پاس ضروری اخراجات کے لیے کچھ بھی نہ تھا مجبور ہو کر وہ اپنے ایک دوست کے پاس پہنچا تا کہ وہ اس کی کچھ مدد کر سکے اس کا دوست خود بھی غریب تھا، وہ اس شخص کو لے کر مصر کے چند مالدار لوگوں کے پاس باری باری پہنچا لیکن کسی نے اس کی کچھ مدد نہ کی تو پریشان ہو کر وہ اس شخص کے ہمراہ سیدھا قبرستان جا پہنچا اس نے ایک قبر کے پاس کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی اور پھر صاحبِ قبر سے یوں خطاب کیا: اے اللہ کے نیک بندے! تجھ پر اللہ اپنی رحمت نازل کرے، دنیا کی زندگی میں تو ہمیشہ سخاوت کرتا رہا غریبوں کے دکھ درد میں انکی مدد کرتا رہا، تو نے کسی سوالی کو مایوس نہ کیا تھا لیکن آج میں اس غریب کی پریشانی کو دور کرنے کی خاطر بہت سے مالدار لوگوں کے پاس گیا مگر کسی نے کچھ نہ دیا، اگر آج تو اس دنیا میں ہوتا تو ہم اس قدر پریشان نہ ہوتے۔

اتنا کہہ کر وہ اس شخص کے ساتھ اپنے گھر آیا اور کہا: میرے پاس صرف ایک اشرفی رکھی ہے اس اشرفی کو توڑا کر آدھی رقم اس شخص کو دیتے ہوئے کہا: لو یہ تمہیں بطور قرض

۱..... اخبار الاحیاء، ذکر شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی، ص ۱۸

دیتا ہوں اس سے کام نکالو، وہ خوش ہو کر چلا گیا۔

رات کو اس شخص کے دوست نے خواب میں اُس صاحبِ قبر کو دیکھا، اس نئی مرد نے کہا: جو کچھ تم نے میری قبر پر کہا تھا میں نے سُن لیا تھا چونکہ اہلِ قبور کو جواب دینے کی اجازت نہیں اس لیے اب میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ تو صبح میرے گھر جا میرے لڑکوں سے کہنا کہ چولہے کے پاس پانچ سواشریاں دفن ہیں انہیں نکال کر اس ضرورت مند شخص کو دے دیں۔

صبح وہ اس کے گھر گیا اس کے لڑکوں سے اس کا پیغام کہہ سنایا انہوں نے چولہے کے قریب زمین کھودی تو واقعی پانچ سواشریاں برآمد ہوئیں اس نے ان سے کہا: یہ اشرفیاں ضروری نہیں کہ سب کی سب دے دو یہ تمہاری ملکیت ہیں جتنی چاہو دو، نہ چاہو تو کچھ بھی نہ دو، تمہیں اختیار ہے، لڑکے بولے: سبحان اللہ! ہمارا مرحوم باپ تو مرنے کے بعد بھی سخاوت کرے اور ہم بخل سے کام لیں، انہوں نے سب اشرفیاں اس کے حوالے کر دیں اور کہا: آپ مہربانی کر کے اس حاجت مند شخص کو پہنچا دیں، جب وہ اس شخص کے پاس پہنچا تو اس شخص نے ان میں سے ایک اشرفی لے کر تڑوائی آدھی رقم سے اس کا قرض ادا کیا اور بولا: بس اب مجھے ان کی ضرورت باقی نہیں رہی مجھے قرض ادا کرنے کے لیے صرف آدھی اشرفی ہی درکار تھی یہ سب اشرفیاں لے جاؤ اور محتاجوں کو بانٹ دو، حضرت خرگوشی فرماتے ہیں: میں فیصلہ نہیں کر سکا کہ ان سب میں کون سب سے زیادہ سخی ٹھہرا۔^(۱) (کیمیائے سعادت)

۱..... کیمیائے سعادت، فضل سخاوت، ۶۴۳/۲

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی شانِ سخاوت

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے کچھ مرید جو موتی اور جواہرات کی تجارت کرتے تھے جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ یکا یک جہاز کو طوفان نے گھیر لیا، جب جہاز غرق ہونے لگا تو انہوں نے حضرت شیخ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے روحانی مدد طلب کی اور جہاز بفضلِ تعالیٰ طوفان سے بچ کر صحیح و سلامت عدن کے ساحل تک پہنچ گیا، تاجروں نے اپنے مال کا تیسرا حصہ نکال کر بطور نذر حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی جانب سے خواجہ فخر الدین گیلانی کو اپنا نمائندہ بنا کر ان کے ذریعہ ستر لاکھ روپیہ کی مالیت کے موتی اور جواہرات حضرت کی خدمت میں بھیج دیئے۔

خواجہ فخر الدین گیلانی حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مال و متاع پیش کر کے قبول کر لینے کی التجاء کی، آپ نے اس نذرانہ کو قبول فرمایا مگر تین دن کے اندر اندر یہ سارا مال فقرا و مساکین کو تقسیم کر کے ختم کر دیا، خواجہ فخر الدین گیلانی یہ دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنا تمام مال فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیا اور تارک الدنیا ہو کر حضرت شیخ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے، پانچ برس حضرت شیخ کی خدمت کرتے گزر گئے تو آپ سے اجازت لے کر فریضہ حج ادا کرنے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے لیکن راستہ ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔

ملکہ جہاں کی سخاوت

سلطان علاؤ الدین حسن کا گھوئی بہمن کی وفات کے بعد ۵۹۰ھ ہجری میں اس کا بیٹا سلطان محمد شاہ تخت نشین ہوا اس کی والدہ ملکہ جہاں نے جب حج کا ارادہ کیا تو سلطان نے مُنادی کرادی کہ جو شخص مرد ہو یا عورت ملکہ جہاں کے ہمراہ سعادت حج حاصل کرنا چاہتا ہو اس کے تمام اخراجات سلطان ادا کرے گا، کئی ہزار مرد و زن حج کے ارادے سے جمع ہو گئے ملکہ جہاں ان سب کے ہمراہ روانہ ہوئیں عظیم الشان قافلہ بندرگاہ پہنچ کر بحری جہازوں میں سوار ہوا ایک مہینہ اور سات دن بحری سفر طے کر کے بخیر و عافیت جدہ پہنچ گیا اور پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر سب نے فریضہ حج ادا کیا، ملکہ جہاں نے عرب کے فقرا و مساکین کو اس قدر خیرات تقسیم کی کہ سب مالا مال ہو گئے، ملکہ جہاں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایک سال قیام کیا اس عرصہ میں آپ نے اعلان کرایا کہ جو غریب والدین غربت کی وجہ سے اپنی بیٹیوں یا بیٹوں کی شادی نہیں کر سکتے وہ ہمیں اطلاع دیں ہم ان سب کی شادیوں کے تمام اخراجات پورے کریں گے، لوگ درخواستیں لے کر آنے لگے ملکہ جہاں ہر ایک درخواست گزار سے بخندہ پیشانی دریافت کرتیں، خرچ کے لیے کتنا روپیہ درکار ہے؟ جتنا کوئی بتاتا اس سے زیادہ عنایت فرمادیتیں چنانچہ ایک سال کے عرصہ میں چار ہزار لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں اپنے خرچ سے کرا دیں سارے ملک میں ملکہ جہاں کی فیاضی اور سخاوت کی دھوم مچ گئی۔

(تاریخ فرشتہ)

کریم النفس خلیفہ

ایک دیہاتی نہایت غریب تھا، اس کے بال بچے فاقوں پر فاقے کرتے نڈھال ہو چکے تھے اللہ کی قدرت دیکھئے کہ اس علاقہ میں قحط واقع ہو گیا کنویں اور تالاب خشک ہو گئے یہاں تک کہ لوگ پانی کو بھی ترس گئے، ایک دن اس کی بیوی نے کہا: سنا ہے کہ خلیفہ بغداد بڑا ہی کریم النفس ہے، تم اس کے پاس جاؤ شاید ہمارا فقر و فاقہ دور ہو جائے، وہ بولا: خلیفہ کے پاس جانے کے لیے کوئی تحفہ و نذرانہ بھی تو ہونا چاہیے خالی ہاتھ کیونکر چلا جاؤں، میرے پاس اس کے لائق ہدیہ کہاں ہے؟ بیوی نے کہا: ہمارے فلاں گڑھے میں جو صاف و شفاف کچھ پانی جمع ہے ایسا پانی خلیفہ نے کہاں دیکھا ہوگا، تم اس میں سے ایک گھڑا پانی لے جاؤ، بیوی کی یہ رائے مرد کی سمجھ میں آ گئی گھڑا بھر کر لے چلا، عورت نے مصلیٰ بچھایا اور اس پانی کے صحیح و سلامت پہنچ جانے کی دعائیں مانگنے لگی،

مولا ناروم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

زن مصلیٰ باز کردہ از نیاز رُبّ سلم ورد کردہ در نماز

(مثنوی معنوی)

اس کا شوہر بھی رُبّ سلم کا ورد کرتا گیا کہ یا الہی! یہ گھڑا صحیح و سلامت منزل مقصود تک پہنچا دے، بغداد پہنچا خلیفہ کے دربار میں حاضر ہوا، خلیفہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ دیہاتی نے بتایا: هَذَا مَاءُ الْجَنَّةِ (یہ جنت کا پانی ہے) ایسا نفیس پانی کسی نے نہ پیا ہوگا، خلیفہ نے گھڑا کھولنے کا حکم دیا چونکہ عرصہ سے بند تھا کھولتے ہی دربار میں بدبو

پھیل گئی لیکن خلیفہ نے یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ ہم کو اس کی بدبو سے ایذا پہنچی ہے بلکہ اس نے غریب دیہاتی کا دل رکھنے کی خاطر ایک گلاس بھروا کر چکھا اور بہت تعریف بھی کی کہ: نہایت لطیف و نفیس پانی ہے، پھر حکم کیا یہ گھڑا خالی کر کے اس پانی کو خاص اہتمام کے ساتھ فلاں مقام پر رکھا جائے، جب گھڑا خالی کر دیا گیا تو فرمایا: اس دیہاتی کا گھڑا اشرفیوں سے بھر کر دے دیا جائے، اس کے بعد خلیفہ نے اس دیہاتی کو رخصت کرتے ہوئے خدام سے کہا: اس کو دریائے دجلہ کے راستے سے لے جانا تا کہ اس کی ٹکان دور ہو اور اسے فرحت بھی حاصل ہو، دیہاتی دجلہ کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو گیا کہ اللہ! اللہ! یہ خلیفہ کیسا کریم ہے اس کو میرے گدے لے پانی کی کیا ضرورت تھی جس کے پاس اس قدر لطیف و شیریں پانی کا دریا بہتا ہو۔ (مشنوی روم)

اب فرحت حاصل ہوئی ہے

حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں ایک شخص نے بارہ ہزار روپے بطور نذر پیش کیے اس رقم کو تقسیم کرنے میں ایک رات کا توقف ہو گیا دوسرے روز آپ نے ساری رقم غربا و مساکین کو تقسیم کر دی پھر فرمایا: رات کو مجھے اس مردار کی موجودگی کے باعث نیند نہیں آئی جب میں نے اسے دور کر دیا تو اب فرحت حاصل ہوئی۔ (تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی)

ناگہاں بانگے برآمد خواجہ مرد خورده خورد و ماندہ ماند و دادہ بُرد

یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ اس کی بیماری کو طویل کر دے

ایک شخص بڑا کنجوس تھا مالدار ہونے کے باوجود کبھی صدقہ و خیرات نہ کرتا، نہ کسی سائل کو کچھ دیتا، یہ شخص جب بیمار پڑا اور مرض شدت اختیار کر گیا تو اس نے سوچا شاید میرا آخری وقت آ پہنچا اس نے کئی دیگ پلاؤ پکوا یا اور غربا و مساکین کو تقسیم کر دیا، غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کو نئے کپڑے سلوا کر دیئے اور روزانہ روپے پیسے سوالیوں کو بانٹنے لگا، حضرت حاتمِ اَصَم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے لوگوں نے ذکر کیا کہ فلاں شخص جو بخل میں مشہور ہے سخت بیمار ہے اور اب وہ دل کھول کر صدقہ و خیرات کر رہا ہے، آپ اس کے حق میں دعا فرمائیں، حاتمِ اَصَم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہِ رب العزت میں یوں دعا کی: یا اللہ! تو اس شخص کی بیماری کو طویل کر دے تاکہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہو اور غربا و مساکین کو بھی فائدہ پہنچے۔ (تذکرۃ اولیاء)

خیاں ز اموال بر مے خوردن خیاں غم سیم و زر مے خوردن
(شیخ سعدی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ)

شیخ سعدی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کا ارشاد

حضرت مصلح الدین سعدی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: سخاوت یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے جو کچھ زائد ہو سب خیرات کر دیا جائے، پھر اس نے پوچھا: بخل کیا ہے؟ فرمایا: مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور نہ مستحقین کو کچھ دیا جائے، پوچھا: ایثار کیا ہے؟ فرمایا: جس چیز کی خود کو اشد ضرورت ہو اسے دوسروں کی

ضرورت پوری کرنے میں صرف کر دیا جائے یہ سخاوت کا کمال ہے۔ پوچھا: اور بخل کا کمال کیا ہے؟ فرمایا: بخل کا کمال یہ ہے کہ جس چیز کی خود کو ضرورت ہو اسے اپنی ذات کے لیے بھی خرچ نہ کیا جائے اور اسی تاک میں رہے کہ کہیں اور سے ہی یہ ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ (گلستان)

پھلدار درخت کو لوگ پتھر مارتے ہیں

بیرم خان مغل بادشاہ اکبر کا سپہ سالار اور اتالیق تھا، یہ شخص جس قدر عالی مرتبہ، شجاع اور بہادر تھا اسی قدر رحم دل، فیاض اور سخی بھی تھا، ایک دن بیرم خان گھوڑے پر سوار بڑی شان و شوکت کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ ایک شخص نے اسے تاک کر ایک پتھر کھینچ مارا، بیرم خان نے گھوڑے کو روک لیا اور ملازم کو حکم دیا کہ اس شخص کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دے دی جائے، ملازم نے اشرفیوں کی ایک تھیلی اس شخص کو دے دی، وہ شخص چلا گیا تو ملازم نے حیران ہو کر عرض کی: سرکار! اس شخص نے آپ کے ساتھ انتہائی گستاخی کی تھی اسے قرار واقعی سزا دینے کے بجائے آپ نے اسے انعام سے نوازا اس میں کیا حکمت ہے؟ تو بیرم خان نے مسکرا کر جواب دیا: پھلدار درخت کو لوگ پتھر مارتے ہیں تو درخت انہیں پھل دیتا ہے، نہ کہ سزا۔

بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی اَحْسَنُ اِلٰی مَنْ اَسَا
برائی کا بدلہ برائی سے دینا آسان ہے، اگر تو مرد ہے تو جو تیرے ساتھ بُرائی کرے تو اس کے ساتھ نیکی کر۔

جو دوسخائے تخت دھنی

خاندانِ راشدیہ کے آفتابِ درخشاں حضرت پیرسائیں حزب اللہ شاہ صاحب (پیرگوٹھ ضلع خیرپور میرس) الملقب بہ تخت دھنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کا دستِ کرم اس قدر وسیع تھا کہ سینکڑوں مہمان اور مُتَوَسِّلین روزانہ آپ کے لنگر سے شکم سیر ہوتے، آپ کے دَر بَار دُر بار میں کوئی حاجتمند حاضر ہوتا آپ اس کی حاجت روائی فرماتے، کوئی مظلوم آتا آپ اس کی داد رسی فرماتے، بیوگان و یتامی کی سرپرستی فرماتے اور غربا و مساکین کی ضروریات کی کفالت فرماتے تھے، ہر سوالی آپ کے درِ دولت سے خوشحال بن کر جاتا، آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ ہمیشہ سائل کے سوال اور اس کی توقع سے کہیں زیادہ مرحمت فرمایا کرتے تھے، نیز آپ کا دستور تھا کہ نقد و جنس وغیرہ اشیاء میں سے کوئی چیز کل کے لیے نہ رہنے دیتے تھے، خدام کو آپ نے سخت تاکید کر رکھی تھی کہ تمام مال و متاع سورج غروب ہونے تک ٹھکانے لگا دیا کریں حتیٰ کہ بعد نماز عشا گھڑوں سے پانی تک گرا دیا جاتا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو کل کی مطلقاً فکر نہ کرنی چاہیے اس لیے کہ رازق مطلق نے جو کچھ کسی کے نصیب میں لکھ دیا ہے وہ اسے بہر صورت مل کر رہتا ہے، زروسیم کی ریل پیل رہنے کے باوجود کثرتِ داد و دہش کی وجہ سے آپ مقروض رہتے تھے چنانچہ جب آپ کا وصال ہوا ساڑھے چار لاکھ روپے اس انتہائی ارزانی کے دور میں آپ کے ذمے قرض نکلا اور یہ تمام قرض ان کے صاحبزادے حضرت شاہ مردان شاہ اول الملقب بہ کوٹ دھنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے ادا کیا، حضرت قبلہ پیر سید حزب

اللہ شاہِ رَحْمۃُ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے وقت فرمایا: میں اپنے دل میں تین حسرتیں لے کر جا رہا ہوں:

- اول: یہ کہ راہِ سلوک میں میرے مریدوں میں سے کوئی صاحبِ برداشت نہ ملا۔
 - دوم: یہ کہ بہ یک وقت کسی سائل نے مجھ سے ایک لاکھ روپے کا سوال نہ کیا۔
 - سوم: یہ کہ کسی نے مجھ سے میرے سر کی قربانی طلب نہ کی۔
- (یکے ازارشادات مولانا محمد صالح صاحبِ رَحْمۃُ اللہ علیہ)

میں نے بلخ کے کتوں کو بھی اسی حالت میں دیکھا ہے

حضرت شقیق بلخی رَحْمۃُ اللہ علیہ اپنے شہر سے چل کر حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمۃُ اللہ علیہ کے شہر میں ان کی ملاقات کے لیے آئے اور ان^(۱) سے پوچھا: آپ کے شہر کے فقیر کس حال میں ہیں؟ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: نہایت اچھی حالت میں ہیں، اگر انہیں کچھ مل جاتا ہے تو شکر کرتے ہیں اور نہیں ملتا تو صبر کرتے ہیں۔ حضرت شقیق رَحْمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے بلخ کے کتوں کو بھی اسی حالت میں دیکھا۔

①..... یہاں لکھا تھا کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمۃُ اللہ علیہ نے حضرت شقیق رَحْمۃُ اللہ علیہ سے پوچھا جبکہ احیاء العلوم میں اس کے برعکس ہے یعنی حضرت شقیق رَحْمۃُ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم بن ادھم رَحْمۃُ اللہ علیہ سے پوچھا، اسی طرح آخر تک حضرت شقیق کے بجائے حضرت ابراہیم بن ادھم کا اور حضرت ابراہیم بن ادھم کے بجائے حضرت شقیق کا نام لکھا تھا، چونکہ مؤلف نے احیاء کا حوالہ دیا ہے لہذا ہم نے اس واقعہ کو احیاء کے مطابق درست کر کے لکھ دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ علمہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا: آپ فقیروں کی کس حالت کو درست سمجھتے ہیں؟ فرمایا: اگر کچھ نہ پائیں تو شکر کریں اور کچھ پائیں تو دوسروں کو عطا کر دیں۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر کو بوسہ دیا اور کہا: حقیقت یہی ہے۔^(۱) (احیاء العلوم)

سونے کی سیل

آصف الدولہ نے دیکھا کہ ایک بڑھیا اصطبل میں اس کے گھوڑے کے سُم سے پتھر کی ایک سیل رگڑ رہی ہے تو آصف الدولہ نے پوچھا: مائی! کیا کر رہی ہو؟ بڑھیا نے جواب دیا: بیٹا میں نے سنا ہے کہ آصف الدولہ کے گھوڑے کا سُم اگر پتھر پر پڑ جائے تو وہ سونا بن جاتا ہے، آصف الدولہ نے کہا سچ ہے مگر تم کو رگڑنا نہیں آتا، تم سیل چھوڑ جاؤ، میں سونا بنا دوں گا وہ بڑھیا سیل چھوڑ کر چلی گئی، آصف الدولہ نے ملازم کو حکم دیا پتھر کی سیل کے برابر سونے کی سیل بنوا کر لاؤ، ملازم زرگر سے سونے کی سیل بنوا کر لے آیا، اگلے دن بڑھیا آصف الدولہ کے پاس آئی آصف الدولہ نے سونے کی سیل اس کو دیتے ہوئے کہا: لو تمہاری پتھر کی سیل سونے کی بن گئی۔

۱..... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، بیان احوال السائلین، الجزء الرابع، ص ۲۶۵

ماخذ و مراجع

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه و سال طبع
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۳ھ
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی متوفی ۷۴۱ھ	المطبعة السیعیة مصر ۱۳۱۷ھ
مدارک التنزیل	امام عبداللہ بن احمد بن محمود نفی متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۳۰ھ
الدر المنثور	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
صحیح البخاری	محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۹۱ھ
سنن الترمذی	محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	سلیمان بن الاثعث البجستانی متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن نسائی	احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
الموطأ	مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الكبير	سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الأوسط	سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المعجم الصغير	سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۴ھ

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ و سال طبع
السنن الکبریٰ	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ
شرح السنۃ	ابو محمد حسین بن مسعود البغوی متوفی ۵۶۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
فردوس الاخبار	ابوشجاع شیرویہ بن شہر دار دیلمی متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
حلیۃ الاولیاء	ابونعم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
المستدرک	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مشکاة المصابیح	محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی متوفی ۷۴۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
فیض القدير	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
عمدة القاری	بدرالدین محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
البدایۃ والنہایۃ	ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر ۷۷۷ھ	دارالفکر بیروت
مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۱۹ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد محبوفی متوفی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
عمل الیوم واللیلۃ	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
الزهد الكبير	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالبحان بیروت ۱۴۰۸ھ
المناقب للکردری	محمد بن محمد معروف بابن البرار کردری متوفی ۸۲۷ھ	کونست پاکستان
کتاب الاذکیاء	امام عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۸ھ
تاریخ مدینہ دمشق	ابن عساکر علی بن حسن شافعی متوفی ۵۷۷ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
تاریخ الاسلام	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ	دار الغرب الاسلامی بیروت ۱۴۲۲ھ

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ و سال طبع
تاریخ الطبری	ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ	دارالمعارف مصر
الاستیعاب	ابو یوسف عبد اللہ بن محمد قرطبی متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
الشمائل المحمدیہ	امام محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
کتاب الفقات	الحافظ محمد بن حبان متوفی ۳۵۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
المعارف لابن قتیبة	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم متوفی ۲۷۶ھ	باب المدینہ کراچی
السیرۃ النبویہ	ابو محمد عبد الملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
شرح المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف متوفی ۱۱۲۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
احیاء علوم الدین	امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجیہ تہران ۱۳۷۲ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار متوفی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجیہ تہران ۱۳۷۹ھ
سیر الاولیاء	سید محمد بن مبارک کرمانی متوفی ۷۷۰ھ	مشتاق بک کارنر لاہور
کشف المحجوب	علی بن عثمان جویری متوفی بین ۴۸۱-۵۰۰ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
الزواج	علامہ ابن حجر بیہقی متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
موارد الظمآن	نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان بیہقی ۸۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
نزهة المجالس	عبد الرحمن بن عبد السلام صفوری شافعی متوفی ۸۹۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی ضلع خیر پور
گلستان سعدی	مشرف الدین بن مصلح الدین متوفی ۶۹۱ھ	انتشارات عالمگیر ایران
کلیات اقبال	شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال	فیضان الکیڈمی لاہور ۱۹۹۸ء
اردو لغت	مجلس ترقی اردو بورڈ	ترقی اردو بورڈ کراچی ۱۹۸۱ء

نصبہ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ کتب و رسائل

- 01.....صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا عشق رسول.....(کل صفحات: 274)
- 02.....بہار شریعت، جلد اول (حصہ 1 تا 6).....(کل صفحات: 1360)
- 03.....بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13).....(کل صفحات: 1304)
- 04.....اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ.....(کل صفحات: 59)
- 05.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن.....(کل صفحات: 422)
- 06.....گلدستہ عقائد و اعمال.....(کل صفحات: 244)
- 07.....بہار شریعت (سولہواں حصہ).....(کل صفحات: 312)
- 08.....تحقیقات.....(کل صفحات: 142)
- 09.....اچھے ماحول کی برکتیں.....(کل صفحات: 56)
- 10.....جنتی زیور.....(کل صفحات: 679)
- 11.....علم القرآن.....(کل صفحات: 244)
- 12.....سوانح کربلا.....(کل صفحات: 192)
- 13.....اربعین حنفیہ.....(کل صفحات: 112)
- 14.....کتاب العقائد.....(کل صفحات: 64)
- 15.....منتخب حدیثیں.....(کل صفحات: 246)
- 16.....اسلامی زندگی.....(کل صفحات: 170)
- 17.....آئینہ قیامت.....(کل صفحات: 108)
- 18 تا 24.....فتاوی اہل سنت.....(سات حصے)
- 25.....حق و باطل کا فرق.....(کل صفحات: 50)

- 26..... بہشت کی کنجیاں..... (کل صفحات: 249)
- 27..... جہنم کے خطرات..... (کل صفحات: 207)
- 28..... کراماتِ صحابہ..... (کل صفحات: 346)
- 29..... اخلاق الصالحین..... (کل صفحات: 78)
- 30..... سیرت مصطفیٰ..... (کل صفحات: 875)
- 31..... آئینہ عبرت..... (کل صفحات: 133)
- 32..... بہار شریعت جلد سوم..... (کل صفحات: 1332)
- 33..... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ..... (کل صفحات: 470)
- 34..... فیضانِ نماز..... (کل صفحات: 49)
- 35..... 19 دُرود و سلام..... (کل صفحات: 16)
- 36..... فیضانِ یسّ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم..... (کل صفحات: 20)
- 37..... سرمایہ آخرت..... (کل صفحات: 195)
- 38..... مکاشفۃ القلوب..... (کل صفحات: 692)
- 39..... سیرت رسول عربی..... (کل صفحات: 758)

”بِسْمِ اللّٰهِ“ لکھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، داناے غیوب،
مُنَوَّرَہُ عَنِ الْعُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے
اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کیلئے عمدہ شکل میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ تحریر کیا
اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دے گا۔“

(فیضان سنت، ج ۱، ص ۸۶، بحوالہ الدر المنثور، ج ۱، ص ۲۷، دار الفکر بیروت)

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❀ سنتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❀ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی اِثعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی اِثعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-511-7



0101152



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net